تذکرۂ مخطوطات

ادارۂ ادبیات اردو

سلسلۂ مطبوعات ادارۂ ادبیاتِ اُردو شمارہ ۱۶۱

تذکرۂ مخطوطات

جلد دوم

یعنی

کتب خانۂ ادارۂ ادبیاتِ اُردو کے پانچ سو عربی، فارسی، اُردو اور ہندی

قلمی کتابوں کا تذکرہ

مرتبہٗ

سید محی الدین قادری زورؔ

معتمد اعزازی ادارۂ ادبیات اُردو

حیدرآباد دکن

۱۳۷۰ھ

بار اول — ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء

قیمت — پانچ روپے

مطبوعہ

(طارق برقی پریس گلباغ عابد روڈ حیدرآباد)

ملنے کا پتہ

سب رس کتاب گھر۔ خیرت آباد

حیدرآباد دکن

تذکرۂ مخطوطات ادارۂ ادبیات اردو جلد دوم

فہرست مندرجات

۱- فہرست مخطوطات عربی	۵
۲- فہرست مخطوطات فارسی	۷
۳- فہرست مخطوطات اردو	۱۳
۴- فہرست مخطوطات ہندی	۱۹
۵- دیباچۂ مرتب	۲۰
۶- تذکرۂ مخطوطات	۱
۷- فہرست مخطوطات بلحاظ موضوع	۱۵۳
۸- اشاریہ	

فہرست مخطوطاتِ عربی

نمبر سلسلہ	نمبر مخطوطہ	نام کتاب	نام مصنف
۱	۳۲	شمائل نبی و ادعیہ	ہمدم شیرازی
۲	۳۸	رسالہ جات ادعیہ و درود	عصمت اللہ بخاری
۳	۵۴	ادعیہ	؟
۴	۵۵	حاشیہ قطبی	میر سید شریف
۵	۵۶	کتاب الحکم العطایہ	ابو العباس احمد بن محمد بن عیسٰی البرنسی
۶	۹۰	قصائد نعت و منقبت	مولوی حیدر و عبدالرحیم وغیرہ
۷	۱۰۱	دعائے داؤد	سید ابراہیم سید
۸	۱۰۷	رسالہ ابو لہب	؟
۹	۱۹۰	مجموعہ قطبی و میر	قطب الدین شیرازی و میر سید شریف
۱۰	۱۹۸	قطبی	قطب الدین شیرازی
۱۱	۱۹۹	حاشیہ میر	میر سید شریف
۱۲	۲۱۳	شمائل نبیؐ	؟
۱۳	۲۲۲	فرض الصلوات	؟
۱۴	۲۵۶	سورہ مائدہ	؟
۱۵	۲۰۳	ضابطہ قواعد الحساب سنہ ۱۰۹۵ھ	عصمت اللہ بن عبدالرسول سہارنپوری
۱۶	۲۷۴	شرح مفتاح العلوم	سید شریف جرجانی
۱۷	۲۷۵	حاشیہ خیالی	ملا خیالی
۱۸	۲۷۶	شرح عقائد الاسلامیہ	علامہ سعد الدین تفتازانی
۱۹	۲۷۷	قطر الندا	شیخ جمال الدین محمد بن یوسف بن ہشام الانصاری
۲۰	۲۷۸	ہدایہ اولین	علامہ مرغینانی
۲۱	۲۷۹	رسالہ شہاب	نجم الدین شہاب عبداللہ
۲۲	۲۸۶	شرح مواقف	سید شریف علی الجرجانی
۲۳	۲۸۸	مشکوٰۃ المصابیح سنہ ۷۳۷ھ	ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الطبریزی
۲۴	۲۹۰	کنز الدقائق	ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی
۲۵	۲۹۱	رسالہ سلم العلوم	؟
۲۶	۲۹۳	رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن العثمانی الشافعی
۲۷	۲۹۴	رسائل فقہ	؟
۲۸	۲۹۸	خطبۃ الحاجۃ من علماء کلکتہ	قاضی محمد ارتضا علی خاں صدر الصدور مدراس
۲۹	۳۲۶	نان و حلوا	محمد بہاء الدین الآملی
۳۰	۳۶۳	رقعات	شاہ عبدالقادر سوکھرپوری و مولانا روشن علی جونپوری
۳۱	۳۶۴	حاشیہ بر رسالہ میر	محمد عبدالکریم شہید
۳۲	۳۶۹	دعائے صبحی	حسن استر آبادی

۳۳	۳۷۲	دعائے سریانی معہ ترجمہ فارسی	حضرت عبداللہ ابن عباس
۳۴	۳۷۷	سر الاسرار	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۳۵	۳۷۸	کتاب الطریقہ	" "
۳۶	۳۷۹	سر السلوک	" "
۳۷	۳۸۰	حزب البحر	
۳۸	۳۹۳	شرح امالی	سید علی ترمذی
۳۹	۴۲۲	قرآن شریف	
۴۰	۴۳۲	تذکرہ الاثام	ابن حجر
۴۱	۴۳۸	شرح مایۃ عامل	عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی
۴۲	۴۴۸	ترجمہ چہل حدیث	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۴۳	۴۵۰	شرح مایۃ عامل	عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی
۴۴	۴۵۵	حاشیہ شرح ملا جامی	؟
۴۵	۴۹۴	درود تاج	۔
۴۶	۴۹۵	ادعیہ دلائل الخیرات	۔
۴۷	۴۹۶	ادعیہ حزب اعظم	؟
۴۸	۴۹۷	شرح قصیدہ خزرجیہ	غلام نقشبند شفیعی

فہرست مخطوطات فارسی

نمبر سلسلہ	نمبر مخطوطہ	نام کتاب	نام مصنف
۱	۱	نفحات الانس من حضرات القدس سنہ ۸۸۳ھ	عبدالرحمن ابن احمد الجامی (متوفی سنہ ۸۹۸ھ)
۲	۲	سلک السلوک سنہ ۷۳۳ھ	ضیاء الدین نخشبی
۳	۳	رقعات	امان اللہ حسینی
۴	۴	گلستاں	سعدی شیرازی
۵	۵ الف	دیوان مظہر	مرزا مظہر جان جاناں
۶	ب	قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولی سنہ ۹۸۰ھ	سید شاہ نعمت اللہ ولی (متوفی سنہ ۸۳۴ھ)
۷	۶	بیان روح	سید عبدالرحمن حسینی القادری (متوفی قریب سنہ ۱۱۳۲ھ)
۸	۹	مجمع الانشاء	مرزا فضل اللہ خاں
۹	۱۰ الف	کارستان سنہ ۱۰۵۱ھ	ملا منیر
۱۰	ب	شرح کارستان	؟
۱۱	۱۱	مقدم الصلوٰۃ	ظہیر گرامی
۱۲	۱۲	تاریخ عادل شاہ	نور اللہ بن قاضی سید علی محمد الحسینی القادری
۱۳	۱۳	علوم انسانی	مرزا مہدی خاں کوکب
۱۴	۱۴	سلک السلوک	ضیاء الدین نخشبی
۱۵	۱۵	اخص الخواص	خواجہ عثمان ہارونی
۱۶	۱۶	رسالہ وجود	؟
۱۷	۱۷	مقام محمود	سید عبدالرحمن القادری (متوفی قریب سنہ ۱۱۳۲ھ)
۱۸	۱۸	نفس رحمانی	سید عبدالرحمن الحسینی القادری
۱۹	۱۹	رسالہ علم اقرب (سنہ ۷۰۹ھ)	؟
۲۰	۲۰	انشائے یوسفی	؟
۲۱	۲۱	بیاض رقعات	؟
۲۲	۲۲	رقعات	امان اللہ حسینی
۲۳	۲۳	جامع القوانین (انشائے خلیفہ)	خلیفہ شاہ محمد
۲۴	۲۵	رسالہ جات وجود	میر شاہ ظہور الدین محمد کرم اللہ حسینی قبل سنہ [illegible]
۲۵	۲۵	رسالہ وجود	شیخ فرید الدین
۲۶	۲۶	سرمۂ اغنیا	مرزا عبدالقادر بیدل
۲۷	۲۷	رقعات	لالہ تلسی رام منشی
۲۸	۲۸	اساس الاسلام	عابد
۲۹	۲۹	منہاج العابدین	عابد
۳۰	۳۰	عالمگیر نامہ	؟

۳۱	۳۱	سفینۃ الاولیاء سنہ ۱۰۴۹ھ	محمد دارا شکوہ شاہزادہ
۳۲	۳۲	بہار دانش سنہ ۱۰۶۱ھ	محمد صالح
۳۳	۳۳	شمائل نبی و ادعیہ	ہمام شیرازی
۳۴	۳۴	جغرافیائے طبیعی	مرزا مہدی خاں کوکب
۳۵	۳۵ الف	حق نما	شہزادہ دارا شکوہ
۳۶	۳۵ ب	رسالہ تشریح احادیث	؟
۳۷	۳۵ ج	ذکر خفی و جلی	؟
۳۸	۳۶	طور معرفت	مرزا عبدالقادر بیدل
۳۹	۳۷	توزک قطب شاہیہ	میر روشن علی (؟)
۴۰	۳۸	رسالہ جات ادعیہ و اوراد	مولانا عصمت اللہ بخاری
۴۱	۳۹	وصایا قبل سنہ ۱۱۷۶ھ	؟
۴۲	۴۰	رقعات	مرزا بیدل
۴۳	۴۱ الف	دیوان	محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۴۴	۴۱ ب	قصیدہ در مدح محبوب سبحانی	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
۴۵	۴۲	قوت لایموت	سید فضل علی شفائی خاں
۴۶	۴۳	دیوان	میر تقی میر
۴۷	۴۵	رقعات	محمد مراد
۴۸	۴۶	تواریخ فرخندہ	محمد قادر خاں منشی بیدری
۴۹	۴۷	مقدمات طبیعیات	مرزا مہدی خاں کوکب
۵۰	۴۹	مخزن اسرار	نظامی گنجوی
۵۱	۴۹ الف	فراست نامہ	؟
۵۲	ب	رسالہ سلوک	؟
۵۳	ج	رسالہ بی بی فاطمہ	؟
۵۴	۵۰	اساس المصلی	رکن الدین سندھی
۵۵	۵۱	گلدستہ محسنی سنہ ۱۲۶۹ھ	محمد محسن مصطفیٰ آبادی
۵۶	۵۲	نل دمن	فیضی فیاضی
۵۷	۵۳ الف	شرح میر شمس الدین سنہ ۱۲۵۳ھ	میر شمس الدین محمد فیض
۵۸	ب	اعمال معما	مصنف نامعلوم غالباً فیض
۵۹	۶۹	مثنوی	شاہ شرف بوعلی قلندر
۶۰	۷۶	شجرۂ چشتیہ	مسکین شاہ
۶۱	۷۷ الف	شجرہ سہروردیہ	" "
۶۲	ب	شجرہ کبرویہ	" "
۶۳	۸۹	روزنامچہ رزیڈنسی سنہ ۱۸۵۳ء	؟
۶۴	۹۲	خطوط و قطعات	نعمت خاں عالی
۶۵	۱۰۱	دعائے داؤد سریانی	سید ابراہیم سید وغیرہ
۶۶	۱۰۱ ب	شرح محبت نامہ	؟
۶۷	۱۰۸	عروض سیفی	سیفی
۶۸	۱۱۳	دستور الامتیاز سنہ ۱۱۶۰ھ	؟
۶۹	۱۱۵	زاد المسافرین سنہ ۷۲۹ھ	حسین بن معین
۷۰	۱۲۹	واحد باری	اشرف
۷۱	۱۵۲	ہفت بند	ملا حسین واعظ کاشفی
۷۲	۱۵۲	گرزنان قبل سنہ ۱۰۵۰ھ	ابراہیم
۷۳	۱۶۰	سجانیہ قبل سنہ ۱۲۲۰ھ	سید عبدالقادر فخری
۷۴	۱۸۵	علوم انسانی	مرزا مہدی خاں کوکب
۷۵	۱۸۶	حقیقت المحققین سنہ ۱۱۷۹ھ	سید سلطان محی الدین بادشاہ سالک غوث نما
۷۶	۱۸۷	شرح جامع عباسی قبل سنہ ۱۱۵۰ھ	علامہ محمد ابن خاتون
۷۷	۱۸۹	مجموعہ کلام شعرائے عالی مقام	سعدی، جامی، مشہدی، شوکت
۷۸	۱۹۲	ضرب ثالث	عبدالنبی ابن قاضی عبدالرسول

۷۹	۱۹۳	خلاصۃ المسائل	تاج محمود قادری
۸۰	۱۹۴	حسنات العارفین ۱۰۶۲ھ	شہزادہ دارا شکوہ
۸۱	۱۹۶	سوالات دارا شکوہ وجوابات بابا لعل	دارا شکوہ و بابا لال
۸۲	۱۹۷	تبصر القراء	حسن القاری
۸۳	۲۰۱	مجموعہ ادعیہ	؟
۸۴	۲۰۴	معرفت السلوک	شیخ محمود چشتی
۸۵	۲۰۵	نشاط العشق ۸۳۴ھ	عبداللہ بن حسن بن علی المکی الحسنی الجیلانی
۸۶	۲۰۹	مجموعہ مستزاد	عطار، رومی، شاہ محمد غوث گوالیاری، سالک
۸۷	۲۱۱	شرح جلالی ۱۲۲۵ھ	محمد اعلم لکھنوی
۸۸	۲۱۳	قانونچہ بہرہ بخش	امر سنگھ خاکی
۸۹	۲۱۶	بوستان	سعدی شیرازی
۹۰	۲۱۹	آمدن نامہ	؟
۹۱	۲۲۰	انشائے وحشا	سید نثار علی بخاری ولد سید اعظم بخاری بریلوی
۹۲	۲۲۱	مقالہ پارسی ۱۱۰۲ھ	محمد سعید جہند المتخلص مستمند
۹۳	۲۲۳	رسالہ درویشی	؟
۹۴	۲۲۹	زبدۃ الحساب	حافظ احمد ابن شیخ محمد مغربی
۹۵	۲۳۰	گلزار شفیق ۱۱۰۶ھ	حکومت رائے
۹۶	۲۳۱	نگارین نامہ	؟
۹۷	۲۳۲	پربودھ چندر	بنوالی چند
۹۸	۲۳۳	گیتا مترجم مراۃ الحقائق	عبدالرحمن بن عبدالرسول عباسی
۹۹	۲۳۴	شری مہادیو کا ارشاد ماتا پاروتی کو	"
۱۰۰	۲۳۵	مکتوب در اوصاف برج	؟
۱۰۱	۲۳۶	شری مہادیو کا ارشاد شری کرشن کو	عبدالرحمن بن عبدالرسول عباسی
۱۰۲	۲۳۷	اتمان شتیا مترجمہ کشف الانوار	"
۱۰۳	۲۳۸	رسالہ اطوار	"
۱۰۴	۲۳۹	ذکر و فکر صوفیا	؟
۱۰۵	۲۴۰ الف	شرح اسامی دیوان حافظ	میر سید علی ہمدانی
۱۰۶	ب	کلام صوفیا	؟
۱۰۷	۲۴۱	روح الارواح	؟
۱۰۸	۲۴۲	مقدمہ وجود	؟
۱۰۹	۲۴۳	مخزن طب قطب شاہی	؟
۱۱۰	۲۴۵	مرثیہ محتشم	محتشم کاشی
۱۱۱	۲۴۶	رسائل طغرائی	ملا طغرائی
۱۱۲	۲۴۷	بہیم کہانی	؟
۱۱۳	۲۴۸	مجموعہ قواعد خوشنویسی	میر دلاور علی دانش
۱۱۴	۲۴۹	حروفات سروتہ ہر	سیاوخش ابن اورمیفار
۱۱۵	۲۵۰ الف	تحفۃ النصائح ۷۹۵ھ	شیخ یوسف چشتی دہلوی
۱۱۶	ب	ضمیمہ تحفۃ النصائح	؟
۱۱۷	۲۵۲	باغ ابراہیم ۱۲۴۲ھ	غلام حسین بن زین العابدین
۱۱۸	۲۵۳	کلام انور	انوار اللہ خاں فضیلت جنگ
۱۱۹	۲۵۴	بخت کہانی	محمد افضل شاہ قادری
۱۲۰	۲۵۸	مرات المسائل ۱۳۰۷ھ	عزت خاں برہان پوری
۱۲۱	۲۵۹	عوامل النحو	؟
۱۲۲	۲۶۰	ترجمہ مفتاح الفلاح	جمال الدین محمد بن حسین خوانساری
۱۲۳	۲۶۱	تزک آصفیہ	شاہ تجلی علی
۱۲۴	۲۶۲	معرفت انسا	؟
۱۲۵	۲۶۳	رسالہ منطق	ابوالبقا بن عبدالباقی الحسینی

۱۲۶	۲۶۴	قصۂ دلربا ۱۱۵۰ھ	سدانند ولد چھبیل داس
۱۲۷	۲۶۵	مکاتبات علامی سنہ ۱۰۱۵ھ	عبدالصمد بن افضل محمد
۱۲۸	۲۶۶	قصۂ بہرام گور	غلام احمد
۱۲۹	۲۶۷	انشائے نعمتی	نعمت اللہ بنی اسرائیل
۱۳۰	۲۶۸	دیوان بیدل	مرزا عبدالقادر بیدل
۱۳۱	۲۶۹	نورس نامہ	ملا ظہوری
۱۳۲	۲۷۰	جامع القوانین سنہ ۱۰۸۵ھ	خلیفہ شاہ محمد
۱۳۳	آ ۲۷۱	زاد المومنین	حسین ابن حسن
۱۳۴	۲۷۲	تاریخ ٹیپو سلطان	؟
۱۳۵	۲۸۰	لوائح	جامی
۱۳۶	۲۸۱	صدق مقال	ملا ظہوری
۱۳۷	۲۸۲	جامع القوانین معروف بہ انشائے خلیفہ	خلیفہ شاہ محمد
۱۳۸	۲۸۳	روضۃ الشہداء	ملا حسین واعظ کاشفی
۱۳۹	۲۸۴	شمائل الاتقیا	رکن عماد دبیر
۱۴۰	۲۸۵	بہار دانش سنہ ۱۰۶۱ھ	محمد صالح
۱۴۱	۲۸۷	روضۃ الصفا	محمد خاوند شاہ
۱۴۲	۲۸۹	سالوتر اپان سنہ ۱۰۸۱ھ	عبداللہ ابن صفی
۱۴۳	۲۹۲	تحفۃ النصائح	سید یوسف حسینی شاہ راجو
۱۴۴	۲۹۸	خطبۃ الحاقیہ من علماء کلکتہ	قاضی محمد ارتضا علی خاں
۱۴۵	۲۹۹	شرح گلستان	محمد نور اللہ احراری
۱۴۶	۳۰۰	دل افروز سنہ ۱۲۴۸ھ	فدائی
۱۴۷	۳۰۲	پندنامہ لقمان سنہ ۱۱۳۰ھ	فتح شریف بلخی
۱۴۸	۳۰۳	تحفۃ الاحرار	جامی
۱۴۹	۳۰۴	مکتوبات سید عبدالقادر جیلانیؒ	علی بن حسام الدین متقی
۱۵۰	۳۰۵	وصایائے نوشیروان عادل	؟
۱۵۱	۳۰۶	وصایائے عبداللہ انصاری	خواجہ عبداللہ انصاری
۱۵۲	۳۰۷	رسالہ نصیحت	امام غزالی
۱۵۳	۳۰۸	رسالہ نصائح	؟
۱۵۴	۳۰۹	رسالہ سوال و جواب	؟
۱۵۵	۳۱۱	تواریخ ایمہ	یکرنگ
۱۵۶	۳۱۳	احکام الصلوٰۃ	؟
۱۵۷	۳۱۶	روضۃ الاحباب	عطاء اللہ بن فضل اللہ الملقب بہ جمال الحسینی
۱۵۸	۳۱۷	سیر محمدی سنہ ۸۳۱ھ	محمد علی سامانی
۱۵۹	۳۱۹	مناقب غوثیہ	محمد صادق شہابی سعدی قادری
۱۶۰	۳۲۵	یوسف زلیخا سنہ ۹۹۹ھ	جامی
۱۶۱	۳۲۶	نان و حلوا	محمد بہاء الدین الآملی
۱۶۲	۳۳۳	رسالہ طب	؟
۱۶۳	۳۵۱	مثنوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی
۱۶۴	۳۵۲	دیوان اسیر	جلال الدین اسیر
۱۶۵	۳۵۳	دیوان حافظ	حافظ
۱۶۶	۳۵۴	مخزن اسرار	نظامی
۱۶۷	۳۵۵	رسالہ نجوم	؟
۱۶۸	۳۵۶	رویت الحق سنہ ۱۰۰۰ھ	شیخ محمود
۱۶۹	۳۵۷	لیلاوتی سنہ ۹۹۵ھ	بھاسکر اچارج ترجمہ فیضی
۱۷۰	۳۵۸	دیوان	شمس تبریز
۱۷۱	۳۵۹	مخزن اسرار	نظامی گنجوی
۱۷۲	۳۶۱	عروس عرفان سنہ ۱۱۱۶ھ	قاضی محمود بحری

۱۷۳	۳۶۴	رسالہ	بایزید بسطامی
۱۷۴	۳۶۶	عقائد دینیہ	ضیاء الدین بن سدید جرجانی
۱۷۵	۳۶۷	نصائح خواجہ عبداللہ انصاری	خواجہ عبداللہ انصاری
۱۷۶	۳۶۸	ترجمہ اعتقادات	محمد کریم ابن شیخ احمد سلامہ
۱۷۷	۳۶۹ الف	خاصیت چہل اسمار باری تعالیٰ	شیخ شہاب الدین مقتول
۱۷۸	۳۶۹ ب	دعائے صبوحی	حسن استر آبادی
۱۷۹	۳۷۲	دعائے سریانی معہ ترجمہ فارسی	حضرت عبداللہ ابن عباس
۱۸۰	۳۷۴	انشائے تسکین	غفور علی تسکین
۱۸۱	۳۷۵	گلستان	سعدی
۱۸۲	۳۷۶	یوسف زلیخا ۹۹۹ھ	جامی
۱۸۳	۳۸۱	عنصر دوم	مرزا عبدالقادر بیدل
۱۸۴	۳۸۲	چہار عنصر	"
۱۸۵	۳۸۳	دیوان بیدل	"
۱۸۶	۳۸۴	عنصر سوم	"
۱۸۷	۳۸۵	سرمہ اغنیا	
۱۸۸	۳۸۶	تاریخ فرشتہ	ابوالقاسم فرشتہ
۱۸۹	۳۸۷	لمعات	شیخ عراقی
۱۹۰	۳۸۸	جامع عباسی (قبل ۱۰۳۱ھ)	بہاء الدین محمد آملی
۱۹۱	۳۸۹	تکملہ جامع عباسی ۱۰۳۱ھ	نظام بن حسین ساوی
۱۹۲	۳۹۰	رسالہ شاہ مدار	؟
۱۹۳	۳۹۱	خلاصہ شاہنامہ ۱۰۶۳ھ	توکل بیگ
۱۹۴	۳۹۲	محامد حمادیہ	محمد برہان الدین خاں
۱۹۵	۳۹۳	شرح امالی	سید علی ترمذی
۱۹۶	۳۹۴	جام زر یا چہار چمن	حکیم ناصری

۱۹۷	۳۹۶	مجرب نسخہ جات	شیخ داؤد حرارت
۱۹۸	۳۹۸	نسخہ مکوڑا چولی	حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز
۱۹۹	۳۹۹	سفینۃ الاولیاء	دارا شکوہ
۲۰۰	۴۰۸	نصاب العارفین ۱۳۲۵ھ	حسین علی شاہ
۲۰۱	۴۱۰	دہ مجلس	محتشم کاشی
۲۰۲	۴۱۱	عقائد اسلام	عبدالجلیل
۲۰۳	۴۱۲	تنبیہ الغافلین	بہاء الدین محمد ابراہیم ترمذی
۲۰۴	۴۱۳	مثلث روحی اور دیگر نقلیں	سید حسینی بادشاہ قادری
۲۰۵	۴۱۴	بوستاں	سعدی شیرازیؒ
۲۰۶	۴۱۵	دیوان حافظ	حافظ شیرازیؒ
۲۰۷	۴۱۶	دستور المبتدی	شیخ صفی بن نصیر
۲۰۸	۴۱۸	اصطلاحات حدیث	عبدالاول ابن علاء الحسینی
۲۰۹	۴۱۹	احکام الصلوٰۃ	؟
۲۱۰	۴۲۱	فتوح الغیب	شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی
۲۱۱	۴۲۳	سوانح دکن	منعم ہمدانی اورنگ آبادی
۲۱۲	۴۲۴	منتخب	؟
۲۱۳	۴۲۵	نور القلوب	؟
۲۱۴	۴۲۶	لوائح	جامی
۲۱۵	۴۲۷	دیوان برہمن	چندر بھان برہمن
۲۱۶	۴۲۸	قواعد فارسی	روشن علی جونپوری
۲۱۷	۴۲۹	محمود اللغات فرہنگ بہار دانش ۱۱۵۰ھ	شیخ محمود بن شیخ عبدالواحد بن قاضی شمس الدین بریلوی
۲۱۸	۴۳۳	رسالہ تجوید	؟
۲۱۹	۴۳۴	اثبات الاحوطیہ فی الجمع بین الظہر والجمعہ	محمد افضل
۲۲۰	۴۳۹	یادگار غلام حسین	؟

۲۲۱	۴۴۳	سراپائے ماہ لقا	سید ابوالقاسم میر عالم
۲۲۲	۴۴۶	سعادت الکونین ۱۲۲۴ھ	مفتی محمد اکرام الدین نبیرہ عبدالحق محدث دہلوی
۲۲۳	۴۴۷	تمہیدات عین القضاۃ	عین القضات
۲۲۴	۴۴۹	شرح تہذیب	؟
۲۲۵	۴۵۱	ہدایہ	علامہ مرغینانی
۲۲۶	۴۵۲	حفظ مراتب ۱۰۰۹ھ	خوب محمد چشتی
۲۲۷	۴۵۳	کتاب خیر در مدح پیر دستگیرؒ ۱۲۵۹ھ	قاضی خیر الدین حسین فاروقی
۲۲۸	۴۵۴	کلام خیر	قاضی خیر الدین حسین فاروقی
۲۲۹	۴۵۹	رسالہ مقداریہ	میر محمد مومن پیشوائے قطب شاہیہ
۲۳۰	۴۶۰	مجموعہ فضائل ۱۱۴۵ھ	خلیفہ شاہ محمد
۲۳۱	۴۶۱	انشائے نعمتی	نعمت اللہ
۲۳۲	۴۶۲	زینت قاری ۱۱۰۶ھ	محی الدین
۲۳۳	۴۶۳	سفر السعادہ	شیخ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی گازرونی
۲۳۴	۴۶۴	گلستان	سعدی شیرازی
۲۳۵	۴۶۷	ترکیب بند کرامت	بلہار
۲۳۶	۴۷۱	جواہر الحکم ۱۳۲۲ھ	محمد مہدی خراسانی
۲۳۷	۴۷۳	عشرت کدہ آفاق	چندو لال شاداں
۲۳۸	۴۷۴	عشرت کدہ آفاق	″
۲۳۹	۴۷۵	مکاتیب خواجہ بندہ نوازؒ	سید محمد حسینی بندہ نواز
۲۴۰	۴۷۶	انشائے مروارید	ملا خیر
۲۴۱	۴۷۷	کارستان	″
۲۴۲	۴۷۸	رقعات قاضی زین الدین	قاضی محمد زین الدین
۲۴۳	۴۷۹	تاریخ دکن	؟
۲۴۴	۴۸۰	وفات نامہ	؟
۲۴۵	۴۸۱	عقائد نامہ	؟
۲۴۶	۴۸۲	نام حق ۶۹۳ھ	شرف بخاری
۲۴۷	۴۸۳	مفتاح الصلوٰۃ ۱۲۰۱ھ	؟
۲۴۸	۴۸۴	خیر الزاد الیوم المعاد	محمد خیر الدین العمری
۲۴۹	۴۹۰	مقدمہ شرح جام جہاں نما	شیخ خوب محمد چشتی
۲۵۰	۴۹۱	شراب جام	″

فہرست مخطوطاتِ اردو

نمبر سلسلہ	نمبر مخطوطہ	نام کتاب	نام مصنف
۱	۷	نظم شادی قبل ۱۲۰۶ھ	عظیم الدین شاہ قادری
۲	۸	روضۃ الشہداء ۱۱۳۷ھ	محمد ولی فیاض ویلوری (متوفی ۱۱۵۰ھ)
۳	۲۳	صرف و نحو قبل ۱۲۳۰ھ	مصنف نامعلوم
۴	۳۹	وصایا قبل ۱۲۷۶ھ	؟
۵	۴۴	دیوان اول اردو	میر تقی میر
۶	۵۷	قیامت نامہ	شاہ رفیع الدین دہلوی
۷	۵۸	پنچھی باچھا ۱۲۳۶ھ	شیخ وجیہہ الدین وجدی
۸	۵۹	ہدایت ہندی ۱۱۰۰ھ	شیخ داؤد ضعیفی
۹	۶۰	عقاید نامہ	محمد باقر آگاہ ۱۱۸۵ھ
۱۰	۶۱	تحفۃ النساء	محمد باقر آگاہ
۱۱	۶۱	ہشت بہشت ۱۱۸۵ھ تا ۱۲۰۰ھ	محمد باقر آگاہ
۱۲	۶۳	سوالات گدٹوین وجوابات ہادی ۱۲۴۲ھ	محمد ہادی
۱۳	۶۴	رسالہ بے نماز	؟
۱۴	۶۵	تاریخ ہندوستان قبل ۱۱۹۶ھ	؟
۱۵	۶۶	جنگ نامہ محمد حنیف ۱۰۹۲ھ	سیوک
۱۶	۶۸	نامہ علی ۱۱۱۰ھ	شاہ عبدالعلی راجی
۱۷	۷۰	فقہ ہندی ۱۲۰۷ھ	عبدی
۱۸	۷۱	خوان نعمت ۱۲۱۷ھ	نعمت اللہ
۱۹	۷۲	دہ مجلس ۱۲۴۲ھ	فاضل
۲۰	۷۳	اسرار غوثیہ قبل ۱۱۹۰ھ	؟
۲۱	۷۴	چہار کرسی	؟
۲۲	۷۵	مراقبات سلوک ۱۲۰۶ھ	محمد مسکین شاہ
۲۳	۷۸	بہارِ گلشن قریب ۱۲۵۰ھ	شوق
۲۴	۷۹	وفات نامہ خاتونِ جنت	؟
۲۵	۸۰	نور نامہ ۱۱۱۱ھ	شاہ عنایت
۲۶	۸۱	معجزہ خاتون جنت قبل [illegible]	قادر

۲۷	۸۲	مثنوی نادر سنہ ۱۲۳۰ھ	نادر
۲۸	۸۳	سیف الملوک سنہ ۱۰۳۵ھ	ملا غواصی
۲۹	۸۴	چندر بدن و ماہیار قبل سنہ ۱۰۴۸ھ	مقیمی
۳۰	۸۵	چہار درویش سنہ ۱۲۲۵ھ	محمد علی خاں شوق
۳۱	۸۶	تنبیہ النار قبل سنہ ۱۱۹۵ھ	خواجہ رحمت اللہ
۳۲	۸۷	چندر بدن و ماہیار سنہ ۱۰۴۸ھ	مقیمی
۳۳	۸۸	وفات نامہ خاتون جنت سنہ ۱۲۲۴ھ	؟
۳۴	۸۹	روزنامچہ رزیڈنسی سنہ ۱۸۵۳ء	؟
۳۵	۹۱	وفات نامہ آنحضرتؐ سنہ ۱۱۱۱ھ	دریا
۳۶	۹۳	دیوان ولی	ولی اورنگ آبادی
۳۷	۹۵	در اسرار قبل سنہ ۸۲۵ھ	خواجہ بندہ نوازؒ
۳۸	۹۶	تاریخ تمدن یورپ	مرزا مہدی خاں کوکب
۳۹	۹۷	بازو فاختہ قبل سنہ [illegible]ھ	؟
۴۰	۹۸ الف	معراج نامہ	سید بلاقی
۴۱	ب	وفات نامہ سرور کائناتؐ	دریا
۴۲	۹۹	قصائد قبل سنہ ۱۱۹۰ھ	ہدایت
۴۳	۱۰۰	دیوان	میر احمد علی عصر
۴۴	۱۰۱	دعائے داؤد	سید ابراہیم سید
۴۵	۱۰۲	ریاض الجنان سنہ ۱۲۰۷ھ	محمد باقر آگاہ
۴۶	۱۰۳	ایمان درپن	محمد علی شاہ الفت
۴۷	۱۰۴	کلمۃ الحقایق	شاہ برہان الدین جانم
۴۸	۱۰۵	روپ سنگار سنہ ۱۲۱۵ھ	محمد باقر آگاہ

۴۹	۱۰۶	شرح محبت نامہ	؟
۵۰	۱۰۹	شمائل النبیؐ	عبدالمجید ترین
۵۱	۱۱۰	حاشیہ من درپن سنہ ۱۲۰۹ھ	محمد باقر آگاہ
۵۲	۱۱۲	دیوان ولی	ولی اورنگ آبادی
۵۳	۱۱۴	چشمۂ فیض سنہ ۱۲۳۸ھ	میر شمس الدین محمد فیض
۵۴	۱۱۶	کلیات	مرزا رفیع سودا
۵۵	۱۱۷	پھول بن	ابن نشاطی
۵۶	۱۱۸	گلزار نامہ خاتون جنت	؟
۵۷	۱۱۹	علوم طبعی	مرزا مہدی خاں کوکب
۵۸	۱۲۰ الف	کسب محویت	شاہ صدر الدین
۵۹	ب	چکی نامہ	خواجہ بندہ نوازؒ
۶۰	۱۲۱	مذہب عشق سنہ ۱۲۱۷ھ	نہال چند لاہوری
۶۱	۱۲۲	روضۃ الشہداء سنہ ۱۱۴۳ھ	ولی ویلوری
۶۲	۱۲۳	نوسرہار سنہ ۹۰۹ھ	اشرف
۶۳	۱۲۴	ارشاد نامہ	شاہ برہان الدین جانم
۶۴	۱۲۵	وفات نامہ	اماتی
۶۵	۱۲۶ الف	قصیدہ معجزہ	جنونی گجراتی
۶۶	ب	〃	〃
۶۷	۱۲۷	مولود نامہ سنہ ۱۰۰۹ھ	عبدالملک بھروچی
۶۸	۱۲۸	بیاض کلام	عاجز۔ ولی۔ سراج۔ سودا۔ داؤد۔ صائب۔
۶۹	۱۲۸ ب	قصۂ سیاہ پوش	رحمٰن شاہ
۷۰	۱۲۸ ج	قصۂ رسیا	؟
۷۱	۱۲۸ د	منتخب دیوان	مدینہ
۷۲	۱۲۹	واحد باری سنہ ۹۰۹ھ	اشرف

۷۳	۱۳۰	تنبیہ النساء قبل ۱۱۹۵ھ	خواجہ رحمت اللہ
۷۴	۱۳۱	کشف الخلاصہ ۱۲۳۲ھ	حافظ میر شجاع الدین
۷۵	۱۳۲	قصص الانبیاء ۱۱۹۱ھ	غوثی
۷۶	۱۳۳	رضوان شاہ و روح افزا ۱۰۹۴ھ	فائض (فائز)
۷۷	۱۳۴	مراثی ۱۲۰۷ھ	محمد باقر آگاہ
۷۸	۱۳۵	فیض جاری ۱۲۵۶ھ	میر شمس الدین محمد فیض
۷۹	۱۳۶	منتخب دیوان	شاہ نصیر
۸۰	۱۳۶ب	″ ″	سودا
۸۱	۱۳۶ج	″ ″	جعفر علی زٹلی
۸۲	۱۳۶د	″	صاحب قران
۸۳	۱۳۷	محبوب القلوب ۱۲۰۷ھ	محمد باقر آگاہ
۸۴	۱۳۸ الف	ضیافت نامہ ۱۱۹۱ھ	شاہ غوثی
۸۵	۱۳۸ب	احوال قیامت	غلام دستگیر
۸۶	۱۳۹	ظفر نامہ ۱۲۰۳ھ	محمود
۸۷	۱۴۰	روضۃ الشہداء ۱۳۷ھ	ولی ویلوری
۸۸	۱۴۱	کلیات قبل ۱۲۲۰ھ	شیر محمد خاں ایمان
۸۹	۱۴۲ الف	دیوان ناسخ دوم قبل ۱۲۴۰ھ	شیخ امام بخش ناسخ
۹۰	ب	دیوان ناسخ اول قبل ۱۲۵۰ھ	″ ″
۹۱	۱۴۳	ہمیشہ بہار ۱۲۰۵ھ	سید حسین علی خاں
۹۲	۱۴۴	دین دیپک	محمد علی شاہ رفعت
۹۳	۱۴۵	تاریخ بدر ۱۲۷۶ھ	واجد علی شاہ
۹۴	۱۴۶	مرغوب الطبع	سید حسین علی خاں
۹۵	۱۴۷	سحر البیان ۱۱۹۹ھ	میر حسن
۹۶	۱۴۸	کلیات	مرزا رفیع سودا
۹۷	۱۴۹	چار درویش ۱۲۵۰ھ	سید حسین علی خاں
۹۸	۱۵۰	حملہ حیدری ۱۲۶۰ھ	محمد مرزا مرزا
۹۹	۱۵۱	مذہب عشق ۱۲۱۷ھ	نہال چند لاہوری
۱۰۰	۱۵۳	چہار درویش ۱۲۱۵ھ	میر امن دہلوی
۱۰۱	۱۵۴	شرح خمینی قریب ۱۲۵۰ھ	شاہ علی ادہونوی
۱۰۲	۱۵۵	نظم انور ۱۲۴۰ھ	فقیر اللہ شاہ حیدر
۱۰۳	۱۵۶	آتا ولی	″
۱۰۴	۱۵۷	تحفۃ النصائح ۱۰۴۵ھ	قطب الدین رازی
۱۰۵	۱۵۸	پنچھی باچھا ۱۲۳۶ھ	وجدی
۱۰۶	۱۵۹	معراج نامہ ۱۰۸۰ھ	سید بلاقی
۱۰۷	۱۶۱	دہ مجلس قبل ۱۲۵۰ھ	؟
۱۰۸	۱۶۲	ہجویہ نظمیں ۱۲۰۱ھ	آفتی
۱۰۹	۱۶۳	تکرار عشق قبل ۱۲۳۰ھ	؟
۱۱۰	۱۶۴	منظومات ہجویہ ۱۲۰۰ھ	ہدایت
۱۱۱	۱۶۵	رسالہ اصلاح مسلماناں	؟
۱۱۲	۱۶۶	رسالہ شرک و بدعت قبل ۱۲۳۵ھ	؟
۱۱۳	۱۶۷	مسدس اکبر ۱۲۸۷ھ	میر کاظم علی خاں شعلہ

۱۱۴	۱۶۸	علوم طبعی	مرزا مہدی خاں کوکب
۱۱۵	۱۶۹	طوطی نامہ ۱۲۱۵ھ	سید حیدر بخش حیدری
۱۱۶	۱۷۰	مثنوی ضیائے دکن ۱۳۰۹ھ	سید باقر حسین ضیا
۱۱۷	۱۷۱	دواوین مزاج قبل ۱۲۷۶ھ	حکیم محمد مظفر الدین خاں مزاج
۱۱۸	۱۷۲	پدماوت ۱۲۱۱ھ	عبرت و عشرت
۱۱۹	۱۷۳	اگر گل قبل ۱۲۵۰ھ	؟
۱۲۰	۱۷۴	دیوانچہ ۱۲۰۳ھ	افسق
۱۲۱	۱۷۵	اربع عناصر الوجود	؟
۱۲۲	۱۷۶	رمز محل	؟
۱۲۳	۱۷۷	معرفت حق	؟
۱۲۴	۱۷۸	رسالہ وجودیہ	؟
۱۲۵	۱۷۹	رسالہ چہل تن	؟
۱۲۶	۱۸۰	پھولبن ۱۰۷۶ھ	ابن نشاطی
۱۲۷	۱۸۱	ابراہیم نامہ ۱۰۱۲ھ	عبدل
۱۲۸	۱۸۲	کلیات ۱۰۲۵ھ	محمد قلی قطب شاہ
۱۲۹	۱۸۳	تاریخ تمدن یورپ	مرزا مہدی خاں کوکب
۱۳۰	۱۸۴	معلومات سائنس	" " "
۱۳۱	۱۸۸	حالات و تصانیف محمد شمس الدین صدیقی ۱۳۶۰ھ	محمد شمس الدین صدیقی
۱۳۲	۱۹۲	تنبیہ النساء	خواجہ رحمت اللہ
۱۳۳	۱۹۴	مسئلہ وحدت الوجود	؟
۱۳۴	۲۰۰	قصۂ دائی حلیمہ	؟
۱۳۵	۲۰۲ الف	قصۂ بادشاہ روم	؟
۱۳۶	ب	قطعہ رمضان شاہ	رمضان شاہ
۱۳۷	۲۰۳	مناقب	عادل
۱۳۸	۲۰۶	نکات الواصلین	سید سلطان محی الدین بادشاہ قادری
۱۳۹	۲۰۷	انتخاب رسالہ رفیع الدین	؟
۱۴۰	۲۰۸	توحید مطلق وجدانی الحق	سید سلطان محی الدین بادشاہ
۱۴۱	۲۰۹	مجموعہ مستزاد	سالک، محمد غوث
۱۴۲	۲۱۰	منتخب دیوان	عاشق
۱۴۳	۲۱۲	پندنامہ ۱۰۸۶ھ	؟
۱۴۴	۲۱۵	دیوان	میر انشاء اللہ خاں انشاء
۱۴۵	۲۱۷	وفات نامہ رسالت پناہ ۱۱۱۱ھ	دریا
۱۴۶	۲۱۸	ریاض الجمال ۱۲۰۷ھ	محمد باقر آگاہ
۱۴۷	۲۱۹	آمدن نامہ	؟
۱۴۸	۲۲۲	دیوان فی الحال شاہ	عبد القادر فی الحال شاہ
۱۴۹	۲۲۴	واسوخت قلق	خواجہ اسد اللہ آفتاب الدولہ قلق
۱۵۰	۲۲۵	واسوخت رند	سید محمد خاں رند
۱۵۱	۲۲۶	واسوخت آباد	مہدی حسین خاں آباد
۱۵۲	۲۲۷ الف	واسوخت جان	میر یار علی جان لکھنوی
۱۵۳	ب	احوال شب زفاف	جان
۱۵۴	ج	واسوخت بسمل	بسمل لکھنوی
۱۵۵	د	مسدس برق	مرزا محمد رضا برق
۱۵۶	ہ	مسدس عیشی	طالب علی خاں عیشی لکھنوی
۱۵۷	۲۲۸	پنچھی باچھا ۱۲۴۶ھ	وجدی
۱۵۸	۲۵۱	دس فرائض اسلام	؟
۱۵۹	۲۵۳	کلام النور	انوار اللہ فضیلت جنگ
۱۶۰	۲۵۶	قصہ کنور و چندر کرن	احمد علی
۱۶۱	۲۵۷	ترجمہ قرآن شریف	شاہ عبد القادر دہلوی
۱۶۲	ب	رسالہ نماز	؟

۱۶۳	۲۹۵	دوہ دلیا ۱۲۲۳ھ	عزیز اللہ ہم رنگ اورنگ آبادی
۱۶۴	۲۹۶	محبوب القلوب ۱۲۰۷ھ	محمد باقر آگاہ ویلوری
۱۶۵	۲۹۷	دیوان رنگین	سعادت یار خاں رنگین
۱۶۶	۳۰۱	ہدایات ہندی ۱۱۰۱ھ	شیخ داؤد ضعیفی
۱۶۷	۳۰۲	پندنامۂ لقمان	فتح شریف بلخی
۱۶۸	۳۱۰	داستان بارہ امام قبل ۱۱۹۷ھ	یکرنگ
۱۶۹	۳۱۲	جامع المعجزات	سید عالم بیجاپوری
۱۷۰	۳۱۴	ریاض العارفین	اسحٰق
۱۷۱	۳۱۵	ریاض العارفین	"
۱۷۲	۳۱۸	احکام الصلوٰۃ ۱۰۷۷ھ	؟
۱۷۳	۳۲۰	سب رس	شاہ ولی اللہ قادری
۱۷۴	۳۲۱	سحر البیان ۱۱۹۹ھ	میر حسن دہلوی
۱۷۵	۳۲۲	اعجاز احمدی	نوازش علی خاں شیدا
۱۷۶	۳۲۳	سحر البیان ۱۱۹۹ھ	میر حسن دہلوی
۱۷۷	۳۲۴	دلدل قواز ۱۲۳۱ھ	عبد القادر
۱۷۸	۳۲۷	نامہ حضرت سلطان (یا سراج المومنین)	عبد المالک
۱۷۹	۳۲۸	مصباح الصلوٰۃ	قادر علی کمتر
۱۸۰	۳۲۹	جنگ نامہ محمد حنیف ۱۰۹۲ھ	سیوک
۱۸۱	۳۳۰	نور نامہ ۱۱۱۶ھ	شاہ عنایت
۱۸۲	۳۳۱	ریاض السلاطین	صبغۃ اللہ بن محمد غوث مدراسی
۱۸۳	۳۳۲	فرس نامہ	سعادت یار خاں رنگین
۱۸۴	۳۳۴	نور اسلام	؟
۱۸۵	۳۳۵	عین مقصود	واعظ
۱۸۶	۳۳۶	اعجاز اسلام	شیخ آدم
۱۸۷	۳۳۷	غزلیات	حبیب اللہ ذکا
۱۸۸	۳۳۸	دیوان	سلطان
۱۸۹	۳۳۹	بوستان خیال	شاہ سراج اورنگ آبادی
۱۹۰	۳۴۰	طلسم اعظم	فیض حسین لکھنوی
۱۹۱	۳۴۱	کلیات	کاظم علی کاظم
۱۹۲	۳۴۲	دیوان	یوسف علی خان ناظم نواب رامپور
۱۹۳	۳۴۳	انتخاب کلام میر و شاہی وغیرہ	میر و شاہی وغیرہ
۱۹۴	۳۴۴	بیاض اشعار	•
۱۹۵	۳۴۵	وفات نامہ زہرا	؟
۱۹۶	۳۴۶	حکمت بزرجمہر ۱۲۵۰ھ	؟
۱۹۷	۳۴۷	بیان رحم کا	؟
۱۹۸	۳۴۸	مسائل طبیعی	؟
۱۹۹	۳۴۹	کتاب ادویات	؟
۲۰۰	۳۵۰	دیوان معین	محمد معین الدین خاں امانت جنگ معین الدولہ
۲۰۱	۳۶۰	قواعد فصیحیہ	حافظ محمد حسین بن حسن نقشبندی
۲۰۲	۳۶۵	بہارستان عشق ۱۲۱۳ھ	عزیز الدین خاں مستقیم جنگ نامی ملک الشعرائے ارکاٹ
۲۰۳	۳۷۰	بیاض قدیم مراثی	مرزا شاہی کا شاہ راجو، خوشنود، رہی وغیرہ
۲۰۴	۳۷۱	تفسیر اذا جاء	؟
۲۰۵	۳۷۲	سحر البیان ۱۱۹۹ھ	میر حسن دہلوی
۲۰۶	۳۹۵	مجرب طبی نسخے	؟
۲۰۷	۳۹۷	طبی نسخے	سید شاہ فخر الدین قادری
۲۰۸	۴۰۰	دیوان سوز	میر محمد علی سوز

۲۰۹	۴۰۱	پنچھی باچھا ۱۱۴۶ھ	وجدی
۲۱۰	۴۰۲	روضۃ الشہداء سنہ ۱۱۳۰ھ	ولی ویلوری
۲۱۱	۴۰۳	چہار درویش سنہ ۱۲۱۵ھ	؟
۲۱۲	۴۰۴	سحر البیان ۱۱۹۹ھ	میر حسن
۲۱۳	۴۰۵	روضۃ الشہداء سنہ ۱۱۳۰ھ	ولی ویلوری
۲۱۴	۴۰۶	مرغوب الطبع سنہ ۱۲۴۰ھ	سید حسین علی خاں
۲۱۵	۴۰۷	اٹا ولی قبل سنہ ۱۲۶۰ھ	سید حسینی بادشاہ
۲۱۶	۴۰۸ب	چار کرسی طریقت	فقراللہ شاہ حیدر
۲۱۷	۴۰۹	لاڈ کپور و قاضی	سید حسینی بادشاہ
۲۱۸	۴۱۷	شمائل نامہ	عثمان
۲۱۹	۴۲۰	مجموعہ لغت	؟
۲۲۰	۴۳۰	دیوان سلام و نوحہ جات	حسام الملک خان خاناں آصفی
۲۲۱	۴۳۱	دیوان آصفی	" "
۲۲۲	۴۳۵	خلاصۃ التصانیف	ترجمہ غزالی
۲۲۳	۴۳۶	احکام معاد و معاش	" "
۲۲۴	۴۳۷	نورنامہ	شاہ عنایت
۲۲۵	۴۳۹	یادگار غلام حسین	غلام حسین
۲۲۶	۴۴۰	اعمال نجوم	؟
۲۲۷	۴۴۱	نقوش و عملیات	؟
۲۲۸	۴۴۲	رسالہ قارورہ	؟
۲۲۹	۴۴۴	قواعد احمدی	شیخ احمد سوداگر
۲۳۰	۴۴۵	فیض احمدی سنہ ۱۳۱۰ھ	شیخ احمد پارسا
۲۳۱	۴۴۸	ترجمہ چہل حدیث	؟
۲۳۲	۴۵۴	کلام منیر	قاضی منیر الدین حسین فاروقی
۲۳۳	۴۵۶	قواعد عثمانیہ سنہ ۱۳۳۵ھ	محمد قوی الاسلام عباسی بدایونی
۲۳۴	۴۵۷	تاریخ کیمیا	سید محمد ضمیر نقوی
۲۳۵	۴۵۸	انوار	سید علی اختر
۲۳۶	۴۶۵	مولود نبیؐ	نامعلوم
۲۳۷	۴۶۶	کرامت غوث اعظمؓ	؟
۲۳۸	۴۶۷	ترکیب بند کرامت	بلہار
۲۳۹	۴۶۸	قصہ جولاہے کا	؟
۲۴۰	۴۶۹	قصیدہ منقبت	سنی
۲۴۱	۴۷۰	منتخب کلام خاموشؒ	شاہ معین الدین خاموشؒ
۲۴۲	۴۷۳	طبیعیات (نیچرل فلاسفی)	محمد مہدی خاں کوکب خراسانی
۲۴۳	۴۸۵	رسالہ سقہ نامہ	؟
۲۴۴	۴۸۶	رسالہ خرقہ خلافت	؟
۲۴۵	۴۸۷	غزلیات شائق	مفتی اعظم علی شائق حیدرآبادی
۲۴۶	۴۸۸	کلام نعتیہ	حافظ و بندہ وغیرہ
۲۴۷	۴۸۹	علوم طبیعی	مرزا مہدی خاں کوکب
۲۴۸	۴۹۲	کلام المعی (تنویر تخیل)	سید نجم الدین المعی
۲۴۹	۴۹۸	دیوان درد	خواجہ میر درد
۲۵۰	۴۹۹	دیوان درد	" "
۲۵۱	۵۰۰	علوم الاقوام	؟

تذکرۂ مخطوطات جلد دوم

فہرست مخطوطات ہندی

نمبر سلسلہ	نمبر مخطوطہ	نام کتاب	نام مصنف
۱	۶۸	کہانی چتر مکت	زین العابدین
۲	۹۴	بھاگوت گیتا	
۳	۱۱۱	مورکہ سمجھاوے	فقیر اللہ فقیر
۴	۲۴۰	پریم کہانی	
۵	۲۵۴	بکٹ کہانی	محمد افضل شاہ فاروقی

دیباچہ

ادارۂ ادبیات اردو ۱۹۳۱ء (مطابق ۱۳۴۹ھ) میں آج سے بیس سال قبل قائم ہوا تھا۔ اس نے اپنے کتب خانے میں جدید مطبوعات کے علاوہ قدیم، نادر اور کمیاب مطبوعہ کتابوں اور گراں بہا مخطوطات، اسناد، خطوط، اور کاغذات کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کرلیا ہے جو کسی بڑے سے بڑے تحقیقاتی کتب خانے اور ثقافتی مرکز کے لئے باعث فخر ثابت ہوسکتا ہے۔

ادارے میں قلمی کتابوں کی فراہمی کے اسباب اور ابتدائی کوششوں اور عطیوں کی تفصیل "تذکرۂ اردو مخطوطات" کے دیباچہ میں درج ہوچکی ہے۔ یہ تذکرہ ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد کل ہند اردو کانگریس کے انتظامات اور اردو انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب میں ارباب ادارہ ایسے مصروف ہوگئے کہ راقم الحروف بھی تذکرہ نگاری کے سلسلہ کو جاری نہ رکھ سکا۔

اس اثنا میں ملک ایک ایسے انقلاب سے روشناس ہوا جو قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں صدیوں بلکہ بعد ہی رونما ہوتے ہیں۔ اس انقلاب سے حیدرآباد کا بھی متاثر ہونا ضروری تھا۔ اور یہ اس طرح اس کی زد میں آیا کہ اس سرزمین پر اردو زبان کا چراغ جھلملاتا نظر آنے لگا۔ اور ایک بار تو ایسا اندیشہ پیدا ہوگیا تھا کہ شاید علم وفضل اور شعر وادب کے خزانے زمانہ کی دستبرد سے فنا نہ ہوجائیں۔ اس کے بعد ہی راقم الحروف کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ادارے کے مخطوطات کی کم از کم تفصیلی فہرستیں ہی شائع کردینی چاہئیں۔

۱۹۴۳ء میں جو تذکرہ اردو مخطوطات شائع ہوا تھا اس میں مخطوطات پر تفصیلی اور تقابلی نظر ڈالی گئی تھی۔ اب نہ اتنا وقت تھا اور نہ اگلی سی صحت۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ کم سے کم وقت اور محنت میں زیادہ سے زیادہ مخطوطات کا ایک اجمالی تذکرہ قلم بند ہوجائے۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھکر تذکرۂ مخطوطات ادارہ کی یہ دوسری جلد مرتب کی گئی ہے۔ اس میں پانچ سو قلمی کتابوں کی تفصیلات پیش نظر ہوگئی ہیں۔ پہلی جلد میں صرف ۲۰۵ ایسے مخطوطات کو پیش کیا گیا تھا جو قدیم یا جدید اردو میں لکھے گئے ہیں۔ اس دوسری جلد میں عربی، فارسی، اردو، اور ہندی چاروں زبانوں کی کتابیں شامل ہیں۔ اور اس کو کتب خانہ کی فہرست کے سلسلے کے مطابق بلا ترتیب موضوع یا بلالحاظ زبان قلمبند کیا گیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ابھی کہا گیا اصل مقصد تذکرہ لکھنے سے زیادہ فہرست مرتب کرنا تھا۔

ادارے نے ابتدا میں زیادہ تر اردو مخطوطات کے جمع اور محفوظ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا لیکن اس سلسلے میں بعض عربی اور فارسی کی ایسی کتابیں بھی جمع ہوگئیں جن کے اردو میں ترجمے کئے گئے تھے اور ان کا موجود رہنا تحقیقی اور تقابلی کام کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری تھا۔ چونکہ ادارے کے قلمی ذخیرے کا زیادہ تر حصہ علم دوست اصحاب کے عطیوں اور امانتوں پر مشتمل ہے اس لئے عطیہ دینے والے اصحاب نے اردو اور اردو سے تعلق رکھنے والی قلمی کتابوں کے ساتھ ساتھ بعض غیر متعلق مخطوطات بھی عطا کردیئے تھے اس لئے وہ بھی

اس مجموعے میں شامل ہو گئے اور اس طرح یہ کتب خانہ روز بروز ترقی کرتا گیا۔ معطیینؔ اور ان کے معطیہ مخطوطات کی فہرست اس دیباچہ کے آخر میں بطور خاص درج ہے جن کا ذکر زیر نظر تذکرے میں آچکا ہے۔ راقم الحروف ان سب اصحاب کا اپنی اور ادارہ کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس کو یقین ہے کہ وہ بھی خوش ہوں گے کہ ادارے نے ان کے عطیوں کو نہ صرف جلد بندی وغیرہ کر کے محفوظ حالت میں رکھا بلکہ ان سے عوام کو استفادہ کرنے کے مواقع بھی بہم پہنچائے۔

چونکہ اس تذکرے کو اسٹاک رجسٹر کے سلسلے کے مطابق مرتب کیا گیا ہے اس لئے ابتدا میں عربی، فارسی، اردو، اور ہندی کتابوں کی علحدہ علحدہ فہرستیں ہر زبان کے اہلِ ذوق کے لئے درج کر دی گئی ہیں۔ ان سے معلوم ہو گا کہ اس جلد میں ۴۸ عربی، ۲۵۰ فارسی، ۲۵۱ اُردو، اور ۵ ہندی کے اس طرح جملہ ۵۵۴ مخطوطات روشناس کر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ بعض جلدوں میں ایک سے زیادہ کتابیں ہیں اور بعض کتابیں ایک سے زیادہ زبانوں میں لکھی گئی ہیں اس لئے ان کا شمار ایک سے زیادہ زبانوں کی فہرست میں درج ہے۔

ادارے میں ہندی، سندھی، پنجابی، اور دیگر السنہ ہند کے مخطوطات بھی خاصی تعداد میں محفوظ ہیں۔ اور ان کا حال اپنے اپنے نمبر پر اس تذکرے کی آئندہ جلدوں میں شائع ہو گا۔ یہ امر بطور خاص قابلِ ذکر ہے کہ اس جلد دوم میں بھی متعدد کتابیں ایسی ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح ایسے حضرات سے رہا ہے جو مسلمان نہ تھے۔ ذیل کی فہرستوں کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ علم و فضل اور شعر و ادب کسی ایک مذہب و ملت ہی کا ورثہ نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی زبان ہی کسی ایک فرقے کی ملک رہ سکتی ہے۔

عہدِ حاضر میں بعض تنگ نظر اصحاب فارسی اور اردو کو صرف مسلمانوں کی زبان سمجھ کر ان کو یا تو ملک بدر کرنا چاہتے ہیں یا ان کے ساتھ بے اعتنائی برتنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر لاعلمی کا شکار ہیں۔ اور جو جانتے ہیں وہ غلط تعصب میں مبتلا ہیں۔ زندہ اور آزاد قومیں اپنے اسلاف کے کارناموں کی نہ صرف قدر کرتی ہیں بلکہ ان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چونکہ اہلِ ہند ابھی ابھی آزاد ہوئے ہیں اس لئے ان میں آزادی کے جوہر رفتہ رفتہ نمایاں ہوتے جائیں گے اور مسلمانوں کی طرح ہندو بھی جو اس ملک میں اکثریت رکھتے ہیں اس واقعہ پر بجا طور پر فخر کریں گے کہ ان کے آباء و اجداد نے اردو تو خیر اسی ملک کی زبان ہے لیکن فارسی زبان اور شعر و ادب میں بھی استادانہ اور ادیبانہ مہارت پیدا کی تھی۔ ذیل کی فہرستوں سے پتہ چلے گا کہ ادارۂ ادبیات اردو کا یہ ثقافتی خزانہ ہندستان کے بین قومی اتحاد اور مشترکہ تہذیب و ادب کا آئینہ دار ہے۔ اور اردو اور فارسی علم و فضل کے ذوق میں مسلمانوں کے ساتھ ہندو بھی برابر کے حصہ دار رہے ہیں۔

(۱) اس جلد کی مندرجہ حسب ذیل فارسی و اُردو کتابیں صرف ہندو مصنفوں ہی کی تصنیف و تالیف ہیں۔

نمبر	نام مصنف یا مؤلف	نام کتاب	نمبر مخطوطہ
۱	لالہ تلسی رام	رقعات	۲۷
۲		بھاگوت گیتا	۹۴
۳	نہال چند لاہوری (۱۲۱۷ھ)	مذہب عشق (قصہ بکاؤلی)	۱۲۱
۴	〃	〃 (دوسرا نسخہ)	۱۵۱
۵	لچھمی نارائن شفیقؔ	قصیدہ درجواب سوداؔ	۱۳۶ (۵)
۶	امر سنگھ خاکی	قادر نچہ بہرہ بخش	۲۱۳

۷	حکومت رائے (۱۱۸۶ء)	گلزار شفیق	۲۳۰
۸	بنوالی چند	پربودھ چندر	۲۳۲
۹	سدا نند ولد چھبیل داس (۱۱۵۰ء)	قصۂ دلربا	۲۶۴
۱۰	سورج بھان گوڑ (۱۲۰۶ء)	توحید الوجود	۳۴۳ ب
۱۱	چندر بھان برہمن	دیوان برہمن	۴۲۷
۱۲	چندو لال شاداں	عشرت کدۂ آفاق	۴۷۳
۱۳	"	" "	۴۷۴
۱۴	نیم چند حیدر آبادی	گل با صنوبر	۱۶۹ ب

(۲) حسب ذیل کتابوں کے کاتب ہندو ہیں۔ اس جلد کے مندرجہ نصف سے زیادہ مخطوطات کے کاتبوں کے نام معلوم نہیں ہو سکے ہیں ورنہ یہ فہرست شاید اور زیادہ طویل ہوتی۔

نمبر	نام کاتب	نام کتاب	نمبر مخطوطہ
۱	لالہ دولت رائے (۱۱۹۲ء)	دیوان فارسی میر تقی میر	۴۳
۲	رادھا کشن (۱۱۹۲ء)	دیوان اردو میر	۴۴
۳	مکھن لال (۱۱۹۱ء)	کہانی چتر مکت	۶۷
۴	موتی لال ولد بہادر سنگھ (۱۲۴۰ء)	مثنوی بو علی قلندر	۶۹
۵	گھاسی رام (۱۲۳۰ء)	بھاگوت گیتا	۹۴
۶	موتی لال ولد بہادر سنگھ (۱۲۴۰ء)	مورکھ سمجھاوے	۱۱۱
۷	منوہر لال (۱۱۹۱ء)	دیوان ولی	۱۱۲
۸	" "	دستور الامتیاز	۱۱۳
۹	موتی لال (۱۲۴۰ء)	زاد المسافرین	۱۱۵
۱۰	ہیم راج سکسینہ (۱۲۱۳ء)	کلیات سودا	۱۱۶
۱۱	لالہ دولت رائے (۱۱۹۵ء)	کلیات سودا	۱۴۸
۱۲	مکھن لال (۱۱۹۵ء)	کلیات سودا	۱۴۸
۱۳	اکھی لال (۱۲۴۴ء)	حکایات العارفین	۱۹۴
۱۴	" "	وحدت الوجود	۱۹۵
۱۵	" "	سوالات دارا شکوہ و جوابات بابا لعل	۱۹۶
۱۶	موتی لال ولد بہادر سنگھ (۱۲۴۰ء)	بکٹ کہانی	۲۵۴
۱۷	" "	قصہ کنور روپ چند رکرن	۲۵۵

۱۸	لالہ منوہر لال (۱۲۳۰ آ)	سالوتر اسپان	۲۸۹
۱۹	سورج بھان گوڑ (۱۳۰۶ آ)	منتخب دیوان ناظم	۳۴۲
۲۰	" " "	انتخاب میرو شاہی	۳۴۳
۲۱	پورن مل (۱۰۷۱ آ)	دیوان برہمن	۴۲۷
۲۲	تلوک چند "	" "	۴۲۷
۲۳	بھگوتی داس "		۴۲۷

(۳) اس جلد کی حسب ذیل کتابیں ہندو صاحبانِ ذوق کی فرمائش پر لکھی گئی ہیں۔

نمبر	نام سرپرست	نام کتاب	نمبر مخطوطہ
۱	لالہ دُرگا پرشاد	سرمۂ اغنیاء بیدل	۲۶
۲	"	رقعات تلسی رام	۲۷
۳	مہاراجہ چندو لال	قوتِ لایموت	۴۲
۴	"	تاریخ دکن	۴۷۹
۵	ٹھاکر بدن سنگھ ولد بھوانی سنگھ	بھاگوت گیتا	۹۴
۶	مہاراجہ گوبند بخش	باغِ ابراہیم	۲۵۲
۷	موہن لال	جامع القوانین	۲۷۰
۸	راجہ یوراج میسور	سالوتر اسپان	۲۸۹
۹	بابو گر چرن سین	گلِ باصنوبر	۱۶۹ ب
۱۰	لالہ گندھیا لال	قواعد فارسی	۴۲۸

(۴) حسب ذیل کتابیں ہندو اربابِ علم کی ملک یا ان کے زیرِ مطالعہ رہ چکی ہیں۔

نمبر	نام علمدوست	نام کتاب	نمبر مخطوطہ
۱	لالہ لچھمی پرشاد	سرمۂ اغنیاء بیدل	۲۶
۲	" "	رقعات تلسی رام	۲۷
۳	بہاری لال (۱۲۲۰ آ)	دیوانِ حافظ	۴۱۵
۴	تارہ چند	"	۴۱۵
۵	منوہر ہری	دیوانِ برہمن	۴۲۷

(۵) اس جلد کی حسب ذیل کتابیں سنسکرت اور قدیم ہندی کی تصنیفات کا ترجمہ ہیں۔

نمبر	نام کتاب	نام مترجم	نمبر مخطوطہ
۱	نل دمن	فیضی فیاضی	۵۲
۲	چتر مکت	زین العابدین	۶۷
۳	پربودھ چندر	بنوالی چند	۲۳۲
۴	بھگوت گیتا	عبدالرحمٰن	۲۳۳
۵	شری مہادیو کا ارشاد ماتا پاروتی کے نام	عبدالرحمٰن	۲۳۴
۶	اوصاف روح	"	۲۳۵
۷	شری مہادیو کا ارشاد شری کرشن کو	"	۲۳۶
۸	انمان شتیا	"	۲۳۷
۹	بشست و رامچندر جی کی گفتگو	"	۲۳۸
۱۰	پیم کہانی	؟	۲۴۷
۱۱	بکٹ کہانی	محمد افضل	۲۵۴
۱۲	کنور روپ چندر کرن	احمد علی	۲۵۵
۱۳	سالوتر اسپاں (۸۱۰ھ)	عبداللہ بن صفی	۲۸۹
۱۴	لیلاوتی	فیضی	۳۵۷

ادارے کے اس قلمی کتب خانے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں متعدد مشاہیر علم و ادب کی اکثر و بیشتر تصنیفات کے متعدد نسخے محفوظ ہو گئے ہیں جو تحقیقی یا تقابلی کام کرنے والوں کے لیے مفید ثابت ہوں گے۔ چنانچہ حسب ذیل مصنفین ایسے ہیں جن کے چار یا اس سے زیادہ مخطوطوں کا ذکر صرف اس جلد دوم میں درج ہو چکا ہے۔

نمبر	نام مصنف	نمبر مخطوطات
۱	شہزادہ دارا شکوہ	۳۱-۳۵الف-۳۵ب-۱۹۴-۲۹۹۔
۲	مرزا عبدالقادر بیدل	۲۶-۳۶-۴۰-۲۶۸-۳۸۲-۳۸۵۔
۳	مرزا مہدی خاں کوکب	۱۳-۳۴-۴۷-۹۶-۱۱۹-۱۹۸-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۴۶۱-۴۶۲-۴۸۹۔
۴	میر ولی محمد فیاض ولی ویلوری	۸-۱۲۲-۱۴۰-۴۰۵۔
۵	میر شمس الدین محمد فیض	۵۲الف-۵۲ب-۱۱۴-۱۳۵۔
۶	شیخ وجیہہ الدین وجدی	۵۸-۱۵۸-۲۲۸-۴۰۱۔
۷	محمد باقر آگاہ	۶۰-۶۱-۶۲-۱۰۲-۱۰۵-۱۱۰-۱۳۴-۱۴۷-۲۱۸-۲۹۶۔
۸	محمد مسکین شاہ	۷۵-۷۶-۷۷الف-۷۷ب۔
۹	عبدالرحمٰن بن عبدالرسول عباسی	۲۳۲-۲۳۴-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸۔

ذیل میں صرف اُن خواتین واصحاب کے نام معہ صراحت مخطوطات درج ہیں جن کی معطیہ قلمی کتابوں کا ذکر اس تذکرۂ مخطوطات جلد دوم میں شائع ہو رہا ہے۔

مولوی ابوسعد سید اسمٰعیل صاحب سید شوراپوری

نمبر	نام مخطوطہ	نمبر کتب خانہ
۱	حاشیہ شرح ملا جامی	۴۵۵

محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر

۱	بوستان خیال۔ شاہ سراج	۳۳۹
۲	قرآن شریف	۴۲۲

مولوی مرزا باسط بیگ صاحب بی اے ایچ. راس

۱	حسنات العارفین۔ داراشکوہ	۱۹۴
۲	مسئلہ وحدت الوجود	۱۹۵
۳	سوالات داراشکوہ وجوابات بابالال	۱۹۶

مولوی خواجہ حمید الدین صاحب شاہد ایم اے

۱	دیوان عاجز	۱۲۸ ب
۲	کلام ولی، سراج، داؤد وغیرہ	۱۲۸ ج
۳	قصہ سیہ پوش۔ رحمٰن شاہ	۱۲۸ د
۴	قصہ رسیا	۱۲۸ ہ
۵	منتخب دیوان مدنیہ	۱۲۸ و

مولوی مرزا ضامن علی صاحب غازی صفوی

۱	تفسیر سورۂ اذا جاء	۳۷۱

نمبر	نام مخطوطہ	نمبر کتب خانہ
۲	دعائے سریانی معہ ترجمہ فارسی	۳۷۲
۳	سحر البیان۔ میرحسن	۳۷۳
۴	انشائے تسکین از غفور علی تسکین	۳۷۴
	گلستان سعدی	۳۷۵
۶	منتخب دیوان ناظم	۳۴۲
۷	انتخاب کلام میر و شاہی	۳۴۳
۸	کلیات کاظم	۳۴۱

مولوی میر اس علی صاحب نبیرۂ حضرت میر محمد مومنؒ

۱	شرح مائۃ عامل از عبد القاہر جرجانی	۴۵۰
۲	ہدایہ از علامہ مرغینانی	۴۵۱
۳	حفظ مراتب از خوب محمد چشتی	۴۵۲
۴	مقدمہ شرح جام جہاں نما۔ از خوب محمد چشتی	۴۹۰
۵	شراب جام از شیخ خوب محمد چشتی	۴۹۱

مولوی محمد عبد الحق صاحب محتسب بنولہ

۱	رسالہ اصلاح مسلمانان از سید قاسم	۱۶۵
۲	رسالہ شرک و بدعت از خرم علی	۱۶۶

مولوی عبد القادر سروری صاحب پروفیسر اردو

۱	پھولبن از ابن نشاطی	۱۸۰

نواب عزیز یار جنگ عزیز مرحوم

۱	چشمۂ فیض از میر شمس الدین فیض	۱۱۴

۲	دیوان عصر از میر احمد علی عصر	۱۰۰	
۳	دوادین مزاج از حکیم مظفر الدین خاں	۱۷۱	

مولوی فیض انصاری صاحب ناگپور

۱	دودھ دلیا از ہمرنگ اورنگ آبادی	۲۹۵	

نواب عنایت جنگ بہادر

۱	سیف الملوک از غواصی	۸۳	
۲	چندر بدن و مہیار از مقیمی	۸۷	
۳	نامہ علی از شاہ عبد العلی راجی	۶۸	
۴	روضۃ الشہدا از ولی ویلوری	۱۴۰	
۵	پنچھی باچھا از وجدی	۱۵۸	
۶	محبوب القلوب از محمد باقر آگاہ	۱۳۷	
۷	سحر البیان از میر حسن	۱۴۷	
۸	کلیات سودا	۱۴۸	
۹	دیوان یقین	۱۳۶	ز
۱۰	قصیدۂ صاحب	۱۳۶	ہ
۱۱	ہفت بند کاشفی	۱۳۶	ج
۱۲	کلام مقبول و زٹلی	۱۳۶	و
۱۳	منتخب دیوان نصیر	۱۳۶	ا
۱۴	" " سودا	۱۳۶	ب
۱۵	دیوان صاحبقراں	۱۳۶	د
۱۶	دیوان میر فارسی	۴۳	
۱۷	دیوان میر اردو	۴۴	
۱۸	کلیات ایمان	۴۱	
۱۹	چہار درویش میر امن	۴۰۳	
۲۰	" "	۱۵۳	
۲۱	دین دیپک از محمد علی شاہ الفت	۱۴۴	
۲۲	ایمان درپن از محمد علی شاہ الفت	۱۰۳	
۲۳	تناولی از فقیر اللہ شاہ حیدر	۱۵۶	
۲۴	نظم انور " "	۱۵۵	
۲۵	مرغوب الطبع از سید حسین علی خاں	۴۰۶	
۲۶	" " " "	۱۴۶	
۲۷	چار درویش " "	۱۴۹	
۲۸	ہمیشہ بہار " "	۱۴۳	
۲۹	حملۂ حیدری از محمد مرزا	۱۵۰	
۳۰	اتا ولی از سید حسینی بادشاہ	۴۰۷	
۳۱	لاٹرو کپور " "	۴۰۹	
۳۲	بھاگوت گیتا	۹۴	
۳۳	کہانی چتر مکت از زین العابدین	۹۷	
۳۴	اگر گل از عبد الغفور	۱۴۳	
۳۵	مناقب عادل	۲۰۳	
۳۶	ترجمہ شرح چغنی از شاہ علی	۱۵۴	
۳۷	تاریخ بدر از واجد علی شاہ	۱۴۵	
۳۸	وفات نامہ زہرا از کثیر	۳۴۵	
۳۹	بیاض اشعار	۳۴۴	
۴۰	بہار گلشن از شوق	۷۸	
۴۱	نصاب العارفین از حسین علی شاہ	۴۰۸	
۴۲	چار کرسی طریقت از فقیر اللہ شاہ حیدر	۴۰۸	ب
۴۳	دہ مجلس از محتشم	۴۱۰	
۴۴	عقاید اسلام از عبد الجلیل	۴۱۱	
۴۵	تنبیہ الغافلین از بہاء الدین ترمذی	۴۱۲	
۴۶	مثلث روحی	۴۱۳	
۴۷	مکر زناں از ابراہیم	۱۵۲	
۴۸	تحفۃ النصائح از شیخ یوسف چشتی	۲۵۰	
۴۹	ضمیمہ تحفۃ النصائح " "	۲۵۰	ب
۵۰	دس فرائیض اسلام	۲۵۱	

مولوی سید محمدؐ صاحب ایم اے

۱	دیوان مظہر جانِ جاناں	۵
۲	قصیدہ از شاہ نعمت اللہ ولی	۵ ب
۳	دیوان انشار	۲۱۵
۴	بہارستان عشق از نامی	۳۶۵
۵	شرح تہذیب	۴۴۹
۶	قواعد عثمانیہ از قوی الاسلام	۴۵۶
۷	تاریخ کیمیا از سید محمد ضمیر نقوی	۴۵۷

مولوی محمد آبا سیٹھ صاحب میسور

۱	تاریخ ٹیپو سلطان	۲۷۲
۲	سالوتر اسپاں از عبداللہ صیفی	۲۸۹
۳	سر الاسرار از شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۳۷۷
۴	کتاب الطریقہ 〃 〃	۳۷۸
۵	سر السلوک 〃 〃	۳۷۹
۶	حزب البحر 〃	۳۸۰
۷	عنصر دوم از مرزا عبدالقادر بیدل	۳۸۱
۸	چہار عنصر 〃 〃	۳۸۲
۹	دیوان بیدل 〃 〃	۳۸۳
۱۰	عنصر سوم 〃	۳۸۴
۱۱	سرمۂ اغنیا 〃	۳۸۵

مولوی میر کاظم علی صاحب برق موسوی

۱	تکرار عشق	۱۶۳
۲	مسدس اکبر از شعلہ موسوی	۱۶۷
۳	مجموعہ کلام شعرائے عالی مقام	۱۸۹
۴	شمائل نبی و ادعیہ ہمدم شیرازی	۳۳۳

۵	ادعیہ	۵۴
۶	شمائل نبی	۲۱۴

مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری ایم اے

۱	دیوان ولی اورنگ آبادی	۱۱۲
۲	دستور الامتیاز	۱۱۳

مولوی لطیف احمد صاحب فاروقی ایم اے

۱	دیوان سلطان	۳۳۸

مولوی محبوب علی خاں صاحب

۱	دیوان اول ناسخ	۱۴۲ ب
۲	دیوان دوم 〃	۱۴۲ د

صاحبزادہ میر محمد علی خاں میکش مرحوم

۱	دعائے داؤد سریانی	۱۰۱

مولوی سید محمد نقی صاحب رضوی

۱	طوطی نامہ از حیدری	۱۶۹
۲	چہار درویش از میر امن	۱۵۳
۳	گل باصنوبر از نیم چند	۱۶۹ ب
۴	پدماوت از عبرت و عشرت	۱۷۲

سید محی الدین قادری زور

۱	نفحات الانس از جامی	۱
۲	وصایا	۳۹
۳	گلدستہ محسنی از محمد محسن مصطفیٰ آبادی	۵۱
۴	کتاب الحکم العطایا از ابو العباس احمد	۵۶
۵	رسالۂ بے نماز	۶۲

۶	چہار کرسی	۷۴
۷	وفات نامہ خاتون جنت	۷۹
۸	معجزۂ خاتون جنت از قادر	۸۱
۹	وفات نامۂ خاتون جنت	۸۸
۱۰	وفات نامۂ آنحضرتؐ از دریا	۹۱
۱۱	بازو خاختہ	۹۷
۱۲	گلزار نامۂ خاتون جنت	۱۱۸
۱۳	اسرار غوثیہ	۷۳
۱۴	ابراہیم نامہ از عبدل بیجاپوری	۱۸۱
۱۵	کلیات محمد قلی قطب شاہ	۱۸۲
۱۶	تنبیہ النسار از خواجہ رحمت اللہ	۱۹۱
۱۷	مجموعہ ادعیہ	۲۰۱
۱۸	مخزن طب قطب شاہی	۲۴۳
۱۹	وفات نامۂ رسالت پناہ	۲۱۷
۲۰	کلام انور از انوار اللہ خاں فضیلت جنگ	۲۵۲
۲۱	انشائے نعمتی از نعمت اللہ	۲۶۷
۲۲	دوہرہ ولیا از عزیز اللہ ہمرنگ	۲۹۵
۲۳	دیوان معین	۳۵۰
۲۴	پندنامہ	۲۱۲
۲۵	مجموعہ لغت	۴۲۰
۲۶	دیوان سلام و نوحہ جات آصفی	۴۳۰
۲۷	دیوان آصفی	۴۳۱
۲۰	ہمراپائے ماہ لقا از میر عالم	۴۴۳
۲۹	کتاب نیر از قاضی نیر الدین	۴۵۲
۳۰	کلام نیر " "	۴۵۴
۳۱	رسالۂ مقداریہ از میر محمد مومن	۴۵۹
۳۲	انشائے نعمتی از نعمت اللہ	۴۶۱
۳۳	مولود نبی از نامور	۴۶۵
۳۴	کرامت غوث اعظمؓ	۴۶۶
۳۵	ترکیب بند کرامت از بہار	۴۶۷
۳۶	قصہ جولاہے کا	۳۶۸
۳۷	قصیدۂ منقبت از سنی	۳۶۹
۳۸	منتخب کلام خاموش	۳۷۰

محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ

۱	علوم انسانی از مرزا مہدی خاں کوکب	۱۳
۲	جغرافیائے طبیعی " "	۳۴
۳	مقدمات طبیعیات " "	۴۷
۴	تاریخ تمدن یورپ " "	۹۶
۵	علوم طبیعی " "	۱۱۹
۶	" " "	۱۶۸
۷	تاریخ تمدن یورپ " "	۱۸۳
۸	معلومات سائنس " "	۱۸۴
۹	علوم انسانی " "	۱۸۵
۱۰	جواہر الحکم " "	۴۷۱
۱۱	طبیعیات " "	۴۷۲
۱۲	علوم طبیعی " "	۴۸۹

مولوی نصیر الدین صاحب ایم اے

۱	دہ مجلس از فاضل	۶۲

مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی

۱	جنگنامۂ محمد حنیف از سیوک	۶۶
۲	روضۃ الشہداء از ولی ویلوری	۸۰
۳	مثنوی نادر	۸۲
۴	روپ سنگار از آگاہ	۱۰۵
۵	شرح محبت نامہ	۱۰۶
۶	رسالہ ابو لہب	۱۰۷
۷	عروض سیفی	۱۰۸

اس جلد میں جن مخطوطات کا تذکرہ شامل ہے ان میں سے بعض بہت ہی قدیم ہیں۔ ایک کتاب مشکاۃ المصابیح (نمبر ۲۸۸) تو ایسی ہے کہ اس کی کتابت آج سے چھ سو تیئیس سال قبل یعنی سنہ [illegible] میں کی گئی تھی۔ اگرچہ بہت سی کتابوں میں سنہ کتابت درج نہیں ہے تاہم کاغذ اور نہج کتابت کے لحاظ سے بیس پچیس مخطوطات ایسے نظر آتے ہیں جو تقریباً چار سو سال یعنی سنہ ایک ہزار ہجری سے قبل نقل کیے گئے تھے۔ جن مخطوطات پر سنہ کتابت درج ہے ان میں سے حسب ذیل اپنی قدامت کے لحاظ سے قابلِ ذکر ہیں۔

نمبر	نام کتاب	سنہ کتابت	نمبر کتب خانہ
۱	شرح مفتاح العلوم	سنہ ۸۰۴ھ	۲۷۴
۲	رسالہ شہاب	سنہ ۹۰۷ھ	۲۷۹
۳	نفحات الانس	سنہ ۹۲۳ھ	۱
۴	کتاب الحکم العطایا	سنہ ۹۳۲ھ	۵۶
۵	یوسف زلیخا جامی	سنہ ۱۰۰۹ھ	۳۷۶
۶	فتوح الغیب	سنہ ۱۰۱۳ھ	۴۲۱
۷	شرح عقاید اسلامیہ	سنہ ۱۰۴۲ھ	۲۷۶
۸	حاشیہ خیالی	سنہ ۱۰۴۴ھ	۲۷۵

یہ سب آج سے تین سو پچیس سال پہلے نقل کی گئی تھیں۔

اس تذکرے کے جو نسخے عمدہ خطاطی، اعلیٰ کاغذ، نقش و نگار اور خاص اہتمام کتابت کے لحاظ سے قابلِ دید ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ تحفۃ النصائح (۲۵۰)۔ ۲۔ ترجمہ مفتاح الفلاح (۲۶۰) ۳۔ دیوان بیدل (۲۶۸)
۴۔ زاد المومنین (۲۷۱) ۵۔ لوائح جامی (۲۸۰) ۶۔ صدق مقال ظہوری (۲۸۱)
۷۔ شرح مواقف (۲۸۶) ۸۔ روضۃ الصفا (۲۸۷) ۹۔ کنز الدقایق (۲۹۰)
۱۰۔ محبوب الخلایق (۲۹۶) ۱۱۔ جامع عباسی (۳۸۸) ۱۲۔ ادعیہ دلائل الخیرات (۴۹۴)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر شاہی کتب خانوں کے لیے یا شاہی اہتمام کے ساتھ نقل کیے گئے تھے۔ ان کے کاتب اپنے عہد کے اساتذہ فن تھے اور ان کا وجود کسی بڑے سے بڑے کتب خانے کے لیے بھی باعثِ فخر ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ فنِ خطاطی کے نہایت اعلیٰ پایہ کے نمونے ہیں۔

بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو خود مصنفوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ ایسی کتابوں میں مرزا مہدی خاں کوکب خراسانی کی تالیفات بطور خاص قابلِ ذکر ہیں کہ ان کی تعداد ایک درجن کے قریب ہے۔ بعض کتابیں اگرچہ مصنف کے قلم کی نہیں ہیں لیکن مصنف نے اپنے اصلی نسخوں سے نقل کرائی ہیں اور بعد میں خود ہی ان کی تصحیح کی ہے یا ان پر دستخط کیے ہیں۔ ان میں مہاراجہ چندو لال شاداں کی تالیف عشرت کدۂ آفاق (نمبر ۳، ۴) کا نام قابلِ ذکر ہے۔

متعدد کتابیں دکن کے مشہور ادیب اور وزیر اعظم خواجہ جہاں محمود گاواں کے نبیرے خواجہ وفا کی لکھی ہوئی اور عہد ابوالحسن تانا شاہ کی مکتوبہ ہیں۔ اس جلد کی حسب ذیل کتابیں نادر اور گراں بہا ہیں۔ اس لیے کہ ان میں سے بعض کے

نسخے اب تک کسی اور کتب خانہ میں دستیاب نہیں ہوئے اور بعض کا ایک آدھ ہی اور نسخہ کہیں موجود ہے۔ اور بعض معنف کی زندگی میں یا اس کے بالکل ہی قریبی زمانے میں نقل کی گئی ہیں۔

۱۔ دیوانِ فارسی میر (۴۳)	۲۔ دیوانِ اردو میر (۴۴)	۳۔ تزک قطب شاہیہ (۲۷)
۴۔ تاریخ عادل شاہ (۱۲)	۵۔ تاریخ ٹیپو سلطان (۲۷۲)	۶۔ باغ ابراہیم (۲۵۳)
۷۔ نو سر ہار (۱۲۳)	۸۔ ارشاد نامہ (۱۲۴)	۹۔ دیوان برہمن (۴۲۷)
۱۰۔ روزنامچہ رزیڈنسی حیدرآباد (۸۹)	۱۱۔ گلدستہ محسنی (۵۱)	۱۲۔ کلمۃ الحقایق (۱۰۴)

اس دیباچہ کو ختم کرنے سے قبل اس قلمی کتب خانہ سے استفادہ کرنے والوں کی خاطر حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول میں نمبر ۱۵۳ تا ۲۶۹ پر جن نظموں اور رسائل کا حال درج اور شایع ہو چکا ہے وہ ایک ضخیم بیاض میں شامل ہیں اور یہ بیاض بعد کو الماریوں کی تبدیلی کی وجہ سے بے جگہ ہو گئی اور اس پر دوسرے نمبر ڈال دیے گئے۔ اس لئے اس جلد کی تالیف کے وقت ان نمبرات پر وہ کتابیں آ گئی ہیں جن کا ذکر اس جلد میں شایع ہو رہا ہے۔

اسی طرح زیر نظر جلد کی ترتیب کے وقت ایک کتاب گل باصنوبر مولفہ نیم چند حیدرآبادی نمبر کتب خانہ ۱۶۹ ب سہو نظر کی وجہ سے چھوٹ گئی ہے۔ لیکن اس کا ذکر تذکرۂ اردو مخطوطات کے صفحہ ۱۱۱ پر شایع ہو چکا ہے۔

مرتب کو یقین ہے کہ اس تذکرے کی مدد سے اہل علم کو جہاں متعدد نادر اور کمیاب اور نفیس مخطوطوں کی موجودگی کا علم ہوگا ادارے کے کتب خانہ سے استفادہ کرنے میں بھی سہولت حاصل ہوگی۔ تیسری جلد کی ترتیب کا کام بھی شروع ہو چکا ہے اور توقع ہے کہ آئندہ سال تک مزید ۵۰۰ مخطوطات کا تذکرہ مرتب ہو سکے گا۔

رفعت منزل۔ خیریت آباد
۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ
مطابق ۴ جنوری ۱۹۵۱ء

سید محی الدین قادری زور

تذکرۂ مخطوطات

ادارۂ ادبیات اردو

جلد دوّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) نفحات الانس من حضرات القدس سنہ ۸۸۳ھ

تذکرہ اولیاء۔ فارسی

عبدالرحمن بن احمد الجامی (متوفی سنہ ۸۹۸ھ)

شمس الدین بن حاجی حسین الشیرازی نے گجرات میں سلطان مظفر کے عہد میں مولانا شمس الدین محمدؒ کے مکان میں ۹ ذی الحجہ سنہ ۹۲۳ھ کو تصنیف کتاب کے صرف چالیس سال بعد نقل کیا۔

پاکیزہ خط نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات اور اہم الفاظ اور اکثر جگہ اعراب سرخی میں درج ہیں۔

۴۳۵ اوراق۔ ۵" × ۸"۔ ۱۷ سطری صفحہ۔

یہ کتاب سنہ ۱۳۳۹ھ تک گجرات ہی میں رہی اور اس سال ۲ جمادی الثانی کو مسجد میمناں جنرل بازار (احمد آباد) کے پیش امام میر محمد مظفر حسین نے حضرت حافظ سید شاہ ابوالبرکات غلام محمد زعیم رفاعی قدس سرہ کو بطور عطیہ دی۔ چنانچہ موخرالذکر نے اس جلد کے صفحہ اول پر ۲ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ کو مذکورہ نوٹ تحریر کیا ہے۔ انہی کے کتب خانہ سے ادارے کو یہ کتاب بطور تحفہ حاصل ہوئی۔

(۲) سلک السلوک سنہ ۷۳۳ھ

تصوف۔ فارسی

ضیاء نخشبی

محمد یوسف نے ۱۴ رجب سنہ ۱۱۶۰ھ کو بروز دوشنبہ اس نسخے کی تحریر مکمل کی۔

اوسط خط نستعلیق۔ عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔ ۱۲۳ اوراق ۵" × ۸½" ۱۵ سطری صفحہ اس کتاب کے ساتھ ہی کاتب نے رقعات امان اللہ حسینی نقل کئے جن کا بیان درج ذیل ہے۔

(۳) رقعات

انشاء۔ فارسی

امان اللہ حسینی

سلک السلوک (نمبر ۲) کے کاتب محمد یوسف نے ۱۴ رجب کے بعد اس کی نقل شروع کی اور چند ہی دنوں میں یعنی سلخ شعبان سنہ ۱۱۶۰ھ (مطابق سنہ ۵ جلوس احمد شاہ بادشاہ) اس کو مکمل کیا۔ ۱۲۱ اوراق ۵" × ۸½"۔ ۱۵ سطری صفحہ۔

(۴) گلستان

انشاء۔ فارسی

سعدی شیرازی

ترقیمے سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد میں دوشنبہ ۵ رجب سنہ ۱۲۵۷ھ کو اس کی کتابت مکمل ہوئی۔ خط اوسط عنوان سرخی میں۔ ترقیمے میں کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ناقص الاول۔ حاشیے پر جگہ جگہ نسخ بھی درج ہے۔ ۱۰۹ اوراق ۵½" × ۹" ۱۲ سطری صفحہ۔

(۵) الف - دیوانِ مظہر — شاعری. فارسی

مرزا مظہر جانِ جاناں

غلام اسد اللہ احمد نے غلام حسین کے لئے مدراس میں نقل کیا۔ روز جمعہ ۶ رمضان ۱۲۳۷ھ کو تکمیل کی۔ خط نہایت پاکیزہ۔ غزلوں کے مقطعوں میں تخلص سرخی میں لکھا گیا ہے۔ یہ نسخہ خاص اہتمام سے نقل کیا گیا ہے۔ بعض صفحات پر حاشیہ پر شرح بھی درج ہے۔ مولوی سید محمدؐ صاحب ایم اے نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ادارے میں بطور عطیہ داخل کیا۔ اسی کاتب نے دیوانِ مظہر کے بعد شاہ نعمت اللہ ولی کے مختصر حالات اور قصیدہ بھی نقل کیا ہے۔

۵۷ اوراق - ۵" × ۸½" - ۱۰ سطری صفحہ۔

ب - قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولی ۶۸۰ھ — پیشین گوئی. فارسی

سید شاہ نعمت اللہ ولی (متوفی ۸۳۴ھ)

اسد اللہ احمد کاتب دیوانِ مظہر نے شاہ صاحب کی کتاب کفایت الاسلام کے خاتمے سے ۱۲۳۷ھ میں اس قصیدے کو نقل کیا اور ابتدا میں شاہ صاحب کا مختصر حال اور ان کی اولاد کے ورودِ دکن کا ذکر فارسی میں لکھا ہے۔ ۳۶ شعر۔

۳ اوراق ۵" × ۸½" ۱۱ سطری صفحہ۔

(۶) بیانِ روح — تصوف. فارسی

سید عبد الرحمٰن حسینی القادری (متوفی قریب ۱۱۳۲ھ)

سید عبد الرحمٰن نے یہ رسالہ اپنے فرزند سید علی محمدؐ کو روح و ظہور کی حقیقت سمجھانے کے لئے قلمبند کیا ہے۔ اس مصنف کی دوسری کتابیں نمبر ۱۷، ۱۸ پر بھی درج ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ معمولی خط میں لکھا گیا ہے۔ حاشیے کی لکیریں سرخی میں کھینچی گئی ہیں۔ بعض جگہ شرح اور الفاظ کی صحت بھی کی گئی ہے۔

۲۶ اوراق ۵½" × ۸" - ۱۱ سطری صفحہ۔

(۷) نظمِ شادی (قبل ۱۲۰۶ھ) — تصوف. اردو

عظیم الدین شاہ قادری

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ (۲۹۱)

(۸) روضۃ الشہداء ۱۱۳۷ھ — مثنوی. اردو

میر ولی فیاض ویلوری (متوفی ۱۱۵۰ھ)

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ (۵۹)

(۹) **مجمع الانشاء** — انشاء فارسی

مرزا فضل اللہ خاں

اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے اٹھائیسویں سنہ جلوس میں نقل کی گئی اور ۱۱ ربیع الاول ۱۰۹۶ھ کو تکمیل کو پہنچی۔ کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ اوسط خط۔ حاشیہ کی لکیریں اور عنوانات سرخی میں۔ ترقیمے کے نیچے محمد مخدوم علی خاں کی مستطیل مہر ثبت ہے۔ نسخہ قدرے کرم خوردہ ہے۔ ۳۰۴ اوراق۔ ۵" × ۸½"۔ ۱۵ سطر فی صفحہ۔

(۱۰) **الف۔ کارستان**۔ سنہ ۱۰۵۰ھ — قصہ۔ فارسی

ملا منیر

منیر نے یہ قصہ دراصل جہانگیر نگر بنگالہ میں لکھا تھا لیکن اس کی تکمیل ایک سال بعد ۱۰۵۰ھ میں اس وقت عمل میں آئی جب مصنف جونپور میں مقیم تھا اس کا کاتب بھی وہی ہے۔ البتہ سنہ کتابت ۲۴ جمادی الاول ۲۶ھ لکھا ہے نہ معلوم یہ سنہ جلوس ہے یا سنہ ہجری۔ ۲۰ اوراق ۵" × ۸½"۔ ۱۵ سطر فی صفحہ

ب۔ شرح کارستان

مذکورۂ بالا کارستان ہی کے کاتب نے غالباً اس کی شرح لکھی تھی۔ اس کے تین اوراق (ناقص الاخر) اسی کے آخر میں شامل ہیں۔

(۱۱) **مقدم الصلوٰۃ** — فقہ منظوم۔ فارسی

ظہیر گرامی

یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ اس لئے سنہ کتابت وغیرہ معلوم نہ ہو سکا۔ سر ورق پر مالک کا نام شیخ محمد الدین درج ہے۔ اوسط خط اور کاغذ وغیرہ سے پتہ چلتا ہے کہ اوائل تیرھویں صدی ہجری میں نقل کیا گیا ہے۔ ۱۵ اوراق ۵" × ۸½" ۱۵ سطر فی صفحہ۔

(۱۲) **تاریخ عادل شاہ** — تاریخ۔ فارسی

نور اللہ بن قاضی سید علی محمد الحسینی القادری

یہ نسخہ اصل تالیف کے بالکل قریبی زمانے میں (یعنی ربع صدی کے اندر) عبد القادر نے نقل کیا۔ تاریخ تکمیل ۳ ذی الحجہ ۱۱۱۶ھ روز چہار شنبہ۔ خط معمولی ہے۔ لیکن عنوانات اور دیگر علامات خاص اہتمام سے سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ مقام کتابت درج نہیں۔ جگہ جگہ حاشیہ پر مشکل الفاظ کا مطلب اور شرح درج ہے۔ ۱۰۸ اوراق ۶½" × ۹½"۔ ۱۷ سطر فی صفحہ۔

(۱۳) **علوم انسانی** — فارسی

مرزا مہدی خاں کوکب

خود مصنف کا قلمی ہے۔ بعض جگہ مصنف نے تصحیح بھی کی ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ کوکب کی لکھی ہوئی کئی کتابیں ادارے میں محفوظ ہیں۔ اور یہ سب معصومہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر حسین علی خاں کی عطیہ ہیں۔

۱۷۳ اوراق۔ ۹ × ۵½ ۔ ۱۷ سطر فی صفحہ۔

(۱۴) سلک السلوک — تصوف۔ فارسی

ضیاء نخشبی

نسخہ کتب خانہ ہذا نمبر ۲ مکمل ہے۔ یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ لیکن اس لیے اہم ہے کہ اس کا کاتب خواجہ فقیر محمدؒ ہے۔ جو خواجہ جہاں محمود گاواں بانیٔ مدرسہ بیدر کا خود کو نبیرہ لکھتا ہے۔ اس نے ۱۱۳۲ھ میں کئی کتابیں یکے بعد دیگرے نقل کی ہیں۔ جن کا ذکر ذیل میں درج ہے۔ سب کا خط معمولی ہے۔

اوراق ۴۴۔ ۷½ × ۴½ ۔ ۱۲ سطر فی صفحہ۔

(۱۵) اخص الخواص — تصوف۔ فارسی

خواجہ عثمان ہارونی

غالباً خواجہ قدس سرہٗ کے ارشادات ان کے کسی مرید نے قلمبند کیے ہیں۔ سلک السلوک کے بعد چند مختلف اقوال و اشعار نقل کرنے کے بعد خواجہ فقیر محمدؒ نے یہ رسالہ نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں تاریخ تکمیل ۱۱ ماہ شوال روز پنجشنبہ ۱۱۳۲ھ درج کی ہے۔

۱۰۶ اوراق ۷½ × ۴½ ۔ ۱۲ سطر فی صفحہ۔ لیکن حاشیہ پر بھی کاتب نے کوئی اور رسالہ نقل کیا ہے۔

(۱۶) رسالہ وجود — تصوف۔ فارسی

مصنف نامعلوم

یہ مختصر سا رسالہ بھی خواجہ فقیر محمدؒ کا مکتوبہ ہے۔ تاریخ اور ترقیمہ وغیرہ اس کے آخر میں درج نہیں ہے۔

۵۔ اوراق ۔ ۷½ × ۴½ ۔ ۱۰ سطور فی صفحہ۔

(۱۷) مقام محمود — تصوف۔ فارسی

سید عبدالرحمن حسینی القادری (متوفی قریب ۱۱۳۲ھ)

مصنف نے اپنے فرزند علی محمدؒ کے لیے مقام محمود کی وضاحت کے لیے بطور خط یہ رسالہ تحریر کیا ہے۔ اسی طرح کا ایک اور خط انہی کا لکھا ہوا موجود ہے جس کا ذکر نمبر ۶ پر گزر چکا ہے۔

خواجہ فقیر محمدؒ نے اس کے آخر میں یہ ترقیمہ لکھا ہے۔

"تحریر فی التاریخ بست و ششم ماہ ربیع الاول سنہ یک ہزار و یکصد و سی و دو ہجری مقدسہ روز شنبہ از دست خاکپائے دانایان کونین خواجہ فقیر محمد ولد خواجہ وخانبیرہ خواجہ یٰسین غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہم۔" اوراق ۷½ × ۴½ ۔ ۱۰ سطور فی صفحہ۔

(۱۸) نفس رحمانی

تصوّف۔ فارسی

سید عبدالرحمٰن الحسینی القادری

ان کی اور دو کتابیں نمبر ۶ و ۱۰ پر درج ہیں۔ یہ کتاب دراصل سید عبدالرحمٰن کی تحریر نہیں ہے بلکہ جب ان کے مریدوں نے ان کے صاحبزادے سید علی محمدؒ کو بعض ادق مضامین کی تفہیم کے لئے متوجہ کیا اور خواہش کی کہ اپنے والد سے عرض کرکے رسالہ لکھوا دیں تو سید عبدالرحمٰن نے اپنے ایک مرید شیخ موسیٰ بن شیخ داؤد کو حکم دیا کہ دوات قلم لائیں اور وہ جو بولتے جائیں اس کو لکھ لیں۔ اس طرح یہ کتاب تیار ہو گئی۔ اس کے ترقیمے میں اس کے کاتب خواجہ فقیر محمدؒ نے لکھا ہے۔

"تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بروز دوشنبہ بطاس ہشتم۔ کاتب الحروف خواجہ فقیر محمد ولد وفات خواجہ لسین نبیرہ مخدوم خواجہ جہاں بانیٔ مدرسۂ بیدر۔"

اس ترقیمے کے بعد دوسرے صفحہ پر غالباً خود کاتب خواجہ فقیر محمدؒ کی لکھی ہوئی تاریخ تصنیف نفس رحمانی بھی درج ہے جس کا آخری شعر یہ ہے ؎

نام برگیر ازیں مصرع و تاریخ بخواں لوح تعلیم ملایک نفسِ رحمانی

خواجہ فقیر محمدؒ اسی بزرگ کے مرید تھے اور وہ ان رسالوں کی کتابت کے وقت زندہ تھے۔ جیسا کہ اس کتاب کے سرورق سے ظاہر ہوتا ہے۔

۳۰۔ اوراق ۵½ × ۴½ ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ (ورق ۵۶ ب تا ۸۵ ب)

(۱۹) رسالۂ عدم (قریب سنہ ۱۱۷۹ھ)

تصوّف۔ فارسی

مصنف نامعلوم

یہ رسالہ بھی خواجہ فقیر محمدؒ کا مکتوبہ ہے لیکن اس کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نہ رسالہ کا نام لکھا ہے۔ اور نہ مصنف کا پتہ چلتا ہے۔ البتہ درمیان کتاب کی ایک عبارت سے زمانہ تصنیف کا پتہ چلتا ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔

"در تاریخ سنہ نو تسع و سبعین و سبع مایہ کہ در شہر فرات صانہا اللہ تعالیٰ عن الآفات در خانقاہ جدیدی در جوار مولانا ظہیر الدین خلوتی زاد اللہ مرتبہ ساکن بودیم۔"

۱۰۔ اوراق ۵½ × ۴½ ۔ ۱۵ سطر فی صفحہ (ورق ۸۶ ب تا ۱۰۲ ب)

(۲۰) انشائے یوسفی

انشاء۔ فارسی

کاتب نے ترقیمے میں نہ اپنا نام لکھا ہے اور نہ تاریخ کتابت۔ انداز خط اور کاغذ سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہویں صدی کے اواخر میں نقل کی گئی ہے۔ کتاب ناقص الاول ہے۔

اعلیٰ خط۔ عنوانات سرخ روشنائی میں۔ کتاب کے ابتدائی اور آخری صفحات پر کشن راؤ انکٹ سہائے کی ایک مستطیل مہر ثبت ہے جس پر سنہ ۱۲۶۵ کندہ ہے۔ ایک تحریر سے جو قلم زد کر دی گئی ہے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب محمد اکبر ولد محمد اعظم خاں ابن خاں ہمند کی ملکیت میں رہ چکی ہے۔ ۱۰۱۔ اوراق ۔ ۵" × ۹" ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ

(۲۱) بیاض رقعات — انشاء۔ فارسی

مرتب نامعلوم

یہ بیاض خانوادۂ آصفی کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں زیادہ تر آصفجاہ اوّل کے خطوط ہیں جو انھوں نے اپنے فرزندوں اور متوسلین کو لکھے ہیں۔ عہد آصفجاہ اول کے متعدد مشاہیر کے خطوط اور فرامین بھی موجود ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیاض ناصر جنگ شہید کے عہد میں مرتب اور نقل کی گئی ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نہ مرتب کا نام معلوم ہو سکا اور نہ کاتب کا۔ خط شکستہ لیکن پختہ اور اچھا ہے۔ عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔ اکثر صفحات میں حاشیے پر بھی عبارتیں درج ہیں۔

۳۹ اوراق $\frac{1}{2}$ ۴" × $\frac{1}{2}$ ۹"۔ بعض جگہ ۱۹۔ اور بعض جگہ ۱۵ سطور فی صفحہ۔

(۲۲) رقعات — انشاء۔ فارسی

امان اللہ حسینی

اس کا ایک اور نسخہ نمبر ۳ پر موجود ہے جو اس سے بہت پرانا ہے۔ یہ نسخہ عبدالکریم نے ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۸ھ روز دوشنبہ کو اپنے دوست مرزا دلدار علی کے لئے مکمل کیا۔ اس کاتب کی نقل کی ہوئی اور دو کتابیں اس جلد میں موجود ہیں۔ ان کا ذکر درج ذیل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کتابیں ایک ساتھ نقل کی گئی ہیں۔ خط اوسط۔ عنوانات سرخ روشنائی میں۔ ۵۴۔ اوراق۔ $\frac{1}{2}$ ٦" × $\frac{1}{2}$ ۸"۔ ۱۱ سطور فی صفحہ۔

(۲۳) صرف و نحو ہندی (قبل سنہ ۱۲۳۸ھ) — قواعد۔ اردو

مصنف نامعلوم

کتاب نمبر ۲۲ کے کاتب عبدالکریم نے یہ نسخہ بھی نقل کیا ہے۔ ترقیمے میں صرف سنہ کتابت ۱۲۳۸ھ لکھا ہے لیکن نہ اپنا نام لکھا ہے اور نہ مصنف کا۔ کتاب بغیر کسی دیباچے کے صرف اس جملہ سے شروع ہوتی ہے۔

"یہ رسالہ زبان ریختہ ہندی کے صرف و نحو میں مشتمل ہے۔"

معمولی خط۔ عنوانات سرخ روشنائی میں۔ ۳٦۔ اوراق $\frac{1}{2}$ ۹" × $\frac{1}{2}$ ۸"۔ ۱۱ سطور فی صفحہ۔

(۲۴) جامع القوانین (انشائے خلیفہ) — انشاء۔ فارسی

خلیفہ شاہ محمدؒ

عبدالکریم نے مذکورۂ بالا دو کتابوں کے بعد انہی کے بیچ پر اس نسخے کو نقل کیا اور ترقیمے میں تاریخ تکمیل ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۸ھ درج کی ہے۔ ۱۳۔ اوراق۔ $\frac{1}{2}$ ٦" × $\frac{1}{2}$ ۸"۔ ۱۱۔ اوراق فی صفحہ۔

(۲۵) الف۔ رسالہ جات وجود (قبل سنہ ۸۰۰ھ) — تصوف۔ فارسی

میر شاہ ظہور الدین محمدؒ کرم اللہ حسینی

یہ صاحب شاہ نعمت اللہ حسینی کرمانی (متوفی سنہ ۸۳۴ھ) کے غالباً مرید تھے اور خود کو دیباچہ کتاب میں

"میر شاہ ظہور الدین محمد کرم اللہ حسینی غلامان شاہ نورالدین نعمت اللہ کرمانی کہ قبلۂ حاجات رہ رواں بود"
لکھا ہے۔ اس لحاظ سے کتاب کا سنہ تصنیف قبل ۱۲۲۳ھ قرار پاتا ہے۔ یہ اصل میں چار رسالے ہیں اور
چاروں با تصویر ہیں۔ پہلا رسالہ عالم ملکوت کی وضاحت کرتا ہے اور ورق ۷ ب پر ختم ہوتا ہے۔
دوسرا رسالہ عالم جبروت سے متعلق ہے ورق ۱۱ الف پر ختم ہوتا ہے۔
تیسرا رسالہ عالم لاہوت سے بحث کرتا ہے۔ اور ق ۱۲ الف سے شروع ہوکر ورق ۱۵ الف پر ختم ہوتا ہے۔
چوتھا رسالہ منزل کی نسبت لکھا گیا ہے۔ اوراق ۲۴ - الف پر تکمیل ہوتا ہے زمرد رقم کاتب نے ماہ محرم
۱۲۲۳ھ میں ان کو نقل کیا۔ اس کی نقل کی ہوئی اور کئی کتابیں ادارے میں نمبرہ ۳ و ۱۲۰ پر محفوظ ہیں۔
خط نہایت اعلیٰ۔ رنگین تصویریں عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔
۲۴ - اوراق - ۵" × ½۹ - ۱۶ سطور فی صفحہ۔

ب۔ رسالۂ وجود

تصوف۔ فارسی

شیخ فریدالدین

زمرد رقم کاتب نے رسالہ جات شاہ ظہور الدین کے ساتھ ہی اس کو بھی قلمبند کیا ہے۔ اور یہ ایک ہی جلد میں منسلک ہیں
یہ رسالہ خود شیخ فریدالدین قدس سرہ کی تحریر نہیں بلکہ ان کے کسی معتقد نے ان کے ارشاد پر قلمبند کیا ہے۔
غالباً وہ بیان کرتے گئے اور یہ لکھتا گیا ہے۔
اس کی کتابت زمرد رقم نے ۵ محرم ۱۲۲۳ھ کو ختم کی۔ خط اعلیٰ، عنوانات سرخی میں۔ اس کے اختتام پر دو سطر
خط میں مختلف دعائیں اور اوراد عربی و فارسی بھی شامل ہیں۔ اوراق ۷ - ۵" × ½۹ - ۱۶ سطور فی صفحہ۔

(۲۶) سرمۂ اغنیاء

انشا و تصوف۔ فارسی

مرزا عبدالقادر بیدل

کاتب نے خود اپنا نام نہیں لکھا البتہ یہ لکھا ہے کہ یہ نسخہ لالہ درگاہ پرشاد کے پاس خاطر سے نور چشم لالہ لچھی پرشاد
کے لئے لکھا ہے اور تاریخ تکمیل ماہ شعبان ۱۲۵۳ھ درج ہے۔
خط شکستہ لیکن نہایت عمدہ اور پختہ۔ عنوانات سرخی میں۔
اوراق ۵ - ۵" × ½۹ - ۱۵ سطور فی صفحہ۔

(۲۷) رقعات

انشاء۔ فارسی

لالہ تلسی رام منشی

مذکورۂ بالا کتاب کے ساتھ اسی کاتب نے یہ چند رقعے بھی نقل کئے ہیں۔ خط وہی ہے، اور غالباً انہی عزیزوں
کے لئے لکھے ہیں۔ کاتب بھی کوئی ہندو منشی معلوم ہوتے ہیں۔ یہ رقعات مذکورۂ بالا جلد (۲۶) ہی میں شامل ہیں۔
اوراق ۲ - ۵" × ½۹ - ۱۵ سطور فی صفحہ

(۲۸) اساس الاسلام — قصۂ منظوم۔ فارسی

عابدؔ۔

سید یوسف کاتب نے قصبۂ ویلور (صوبہ مدراس) میں یہ اور اس کے ساتھ دوسری کتاب منہاج العابدین منشی محمد قاسم کی فرمایش پر نقل کی ہے۔ اس کی کتابت ۳ رجب ۱۲۷۳ھ کو مکمل ہوئی۔

معمولی انگین صاف خط۔ عنوانات سرخی میں۔

صفحات ۹۸۔ ۵" × ۴½"۔ ۱۳ سطر فی صفحہ۔

(۲۹) منہاج العابدین — سلوک۔ فارسی

عابدؔ

اس کتاب کا مصنف بھی غالباً وہی ہے جس نے منظوم اساس الاسلام لکھی جس کا ذکر اوپر (۲۸) گزر چکا ہے۔ کاتب بھی وہی ہے۔ دونوں کتابوں کے دیباچوں میں مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا۔

سید یوسف نے منشی محمد قاسم کی فرمایش پر قصبۂ ویلور (صوبۂ مدراس) میں یہ کتاب ۱۷ شعبان ۱۲۷۳ھ کو نقل کی۔

۲۲۰ صفحات ۵" × ۴½"۔ ۱۳ سطر فی صفحہ۔

(۳۰) عالمگیر نامہ — تاریخ۔ فارسی

کتاب ناقص الآخر ہے۔ اور تین مختلف کاتبوں کی تحریر ہے۔ ابتدائی ۲۹۳ اوراق کی کتابت بہت قدیم معلوم ہوتی ہے۔ خط شکستہ اور پختہ ہے۔ بعد کے اوراق صاف نستعلیق میں لکھے گئے ہیں اور کاغذ بھی بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ ابتدائی اوراق زیادہ کرم خوردہ بھی ہیں۔

۴۲۲ اوراق ۴¾" × ۹"۔ ابتدائی ۲۹۳ اوراق میں فی صفحہ ۲۳ سطریں ہیں اور مابعد کے اوراق میں ۱۵ سطر فی صفحہ۔

(۳۱) سفینۃ الاولیاء ۱۰۴۹ھ — تذکرہ۔ فارسی

محمد دارا شکوہ شاہزادہ

شاہ حسین ولد شاہ علی نے روضۂ میاں شاہ یاہو واقع قمر نگر (کرنول) میں یہ نسخہ نقل کیا۔ تاریخ تکمیل ۹ محرم روز یکشنبہ ۱۱۶۲ھ۔ خط ناقص مائل بہ نسخ۔ عنوانات سرخی میں۔

۲۰۶ اوراق ۹" × ۵"۔ ۱۳ سطر فی صفحہ۔

(۳۲) بہار دانش ۱۰۶۱ھ

قصہ - فارسی

محمد صالح

غلام محی الدین خاں قادری ولد محمد فخر اللہ خاں نے بعہد سکندر جاہ بہادر حیدر آباد دکن میں بمکان محمد امان اللہ خاں عرف پومیاں ۹ محرم ۱۲۳۰ھ کو اس کی کتابت مکمل کی۔ خط معمولی ہے لیکن خاص اہتمام اور تکلف سے سرخ و سیاہ روشنائی میں جلی قلم میں لکھی گئی ہے اور جگہ جگہ لفظوں کے معنی بھی درج ہیں۔

کتاب کے ابتدائی اور آخری اوراق پر محمد فخر اللہ خاں قادری ۱۲۱۶ھ اور غلام محی الدین قادری ۱۲۱۶ھ کی مستطیل مہریں ثبت ہیں۔ کتاب کے درمیان چینی اور ایرانی تصاویر رنگین غالباً کسی دوسری کتاب سے کاٹ کر چسپاں کی گئی ہیں۔

۴۴ - اوراق - ۶" × ۹½" - ۱۲ سطور فی صفحہ

(۳۳) شمائل نبیؐ و ادعیہ

ادعیہ - عربی و فارسی

مرتب ہمدم شیرازی

ہمدم شیرازی ایک بڑے شاعر اور بہت اچھے خوش نویس تھے۔ ان کی لکھی ہوئی یہ کتاب ان کے پوتے میر کاظم علی برقؔ موسوی نے ادارہ کو تحفہ دی ہے۔ نسخ و نستعلیق دونوں خط نہایت پختہ اور عمدہ ہیں۔ حاشیہ کی لکیریں اور عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔

۳۰ - اوراق - ۴½" × ۶½" - ۷ سطور فی صفحہ۔

(۳۴) جغرافیائے طبعی

جغرافیہ - فارسی

مرزا مہدی خاں کوکب

انہی کی ایک کتاب نمبر ۱۳ پر موجود ہے۔ یہ کتاب بھی خود مصنف کی لکھی ہوئی ہے۔ سرورق پر مصنف کے دستخط بھی موجود ہیں۔ خط وہی ہے جو نسخہ ۱۳ کا ہے۔ البتہ اس میں جغرافیہ کے نقشے بھی موجود ہیں۔ یہ کتاب بھی مصنف کی بھتیجی معصومہ بیگم صاحبہ کا عطیہ ہے۔

۱۲۲ - صفحات - ۵" × ۸½" - ۱۷ سطور فی صفحہ

(۳۵) الف حق نما ۱۰۵۵ھ

سلوک - فارسی

شہزادہ دارا شکوہ

زمرد رقم کاتب نے (دیکھو نمبر ۲۵) یہ کتاب بھی خاص اہتمام سے نقل کی ہے اور اس کے ساتھ ہی دو اور چھوٹے چھوٹے رسالے بھی لکھے ہیں۔ تاریخ تکمیل کتابت ۵ رجب ۱۲۲۲ھ

۱۸ - اوراق - ۵" × ۹½" - ۱۵ سطر فی صفحہ

ب - **رسالہ تشریح احدیث** سلوک - فارسی

۲ اوراق کا یہ رسالہ بھی حق نما کے ساتھ ہی قلمبند کیا گیا ہے

ج - **ذکر خفی و جلی** سلوک - فارسی

یہ ۳ اوراق کا رسالہ بھی زمرد رقم نے لکھا ہے - اس کی تاریخ تکمیل ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ لکھی ہے -

(۳۶) **طور معرفت** سلوک و انشاء - فارسی

مرزا عبد القادر بیدل

بیدل کی ایک اور کتاب نمبر ۲۶ پر گزر چکی ہے - یہ کتاب فن خطاطی اور پاکیزگی کے لحاظ سے بہت اہم ہے - اس کو میر نظام الدین حسین نے ماہ شعبان بروز پنجشنبہ ۱۱۸۹ھ میں بمقام اورنگ آباد نقل کیا -

نہایت پاکیزہ شکستہ خط ہے اور کاغذ بھی بہت اعلیٰ ہے - عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں - روشنائی بڑی روشن اور عمدہ ہے -

۸۳ - اوراق ۴½" - ۷½" - ۱۳ سطور فی صفحہ

(۳۷) **توزک قطب شاہیہ** تاریخ - فارسی

میر روشن علی (؟)

مہاراجہ چندو لال کے مطالعہ کے لئے مختلف تاریخی کتابوں کے مطالعہ کے بعد سلاطین قطب شاہیہ اور خصوصاً حیدر آباد کے متعلق یہ کتاب مرتب کی گئی ہے - مرتب اور کاتب کا نام معلوم نہ ہو سکا - سر ورق پر میر روشن علی کے دستخط ہیں جو خط کے لحاظ سے خود کاتب معلوم ہوتا ہے - کوئی ترقیمہ نہیں ہے - اس لئے سنہ کتابت کا بھی پتہ نہ چل سکا -

۱۶ اوراق ۴½" ۶" - ۱۱ سطور فی صفحہ -

(۳۸) **الف رسالہ جات ادعیہ و اوراد** ادعیہ - عربی - فارسی

مولانا عصمت اللہ بخاری

محمد یوسف کاتب سلک السلوک (دیکھو مخطوطہ نمبر ۲) نے اوراد و وظائف سے متعلق متعدد مختصر رسالے ۱۱۶۰ھ میں نقل کئے تھے جو اس جلد میں شامل ہیں - پہلا رسالہ ورق ۷ ب پر ختم ہوتا ہے -

ب - دوسرا رسالہ ورق ۸ ب سے شروع ہوتا ہے اور یہ سورۂ مزمل کے فضائل اور خصوصیات پر مشتمل ہے - یہ ورق ۱۵ - الف پر ختم ہوتا ہے -

ج - تیسرے رسالے میں کلام مجید - خدائے تعالیٰ اور غوث اعظم رضؓ کے ۹۹ نام درج کئے گئے ہیں - اور چند دعائیں بھی ہیں - یہ ورق ۲۰ الف پر ختم ہوتا ہے -

د - ان رسائل کے بعد ۵ صفحات میں فارسی اور اردو کے منتخب مستزاد رباعیات اور اشعار درج ہیں -

ان میں مولنا روم اور نظام الملک کا فارسی اور زرانی کا اردو کلام بھی شامل ہے۔
۲۲ اوراق - ۵" ۸½"- بعض جگہ ۱۳ اور بعض جگہ ۱۵ سطور فی صفحہ -

(۳۹) وصایا قبل ۱۲۷۶ھ

فقہ - فارسی و اُردو

قادر بی صاحبہ نے اسلام اور ایمان کے ضروری اجزا اور مسائل غالباً اپنے استعمال کے لئے نقل کئے ہیں - یہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور کی حقیقی پرنانی تھیں اور ان کے کتب خانے کی متعدد کتابیں ادارے کے کتب خانہ میں بطور عطیہ داخل کی گئی ہیں -
اوسط خط - عنوانات سرخی میں -
۳۸ صفحات - ۴½" ۵" - ۹ سطور فی صفحہ

(۴۰) رقعات

انشاء فارسی

مرزا عبدالقادر بیدل

بیدل کی اور دو کتابیں طور معرفت (نمبر ۳۶) اور سرمۂ اغنیاء (نمبر ۳۶) پر گزر چکی ہیں - یہ کتاب بھی بہت خوش خط اور پاکیزہ لکھی گئی ہے - کوئی ترقیمہ نہیں ہے - اس لئے سنہ کتابت اور نام کاتب معلوم نہ ہوسکا -
۴۵ - اوراق - ۵" ۷" - ۱۱ سطور فی صفحہ

(۴۱) الف دیوان

کلام فارسی

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی

میر جمال الدین حسین نے یہ دیوان اور اس کے بعد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا قصیدہ نقل کیا ہے - تاریخ تکمیل ۱۴ ربیع الثانی لکھی ہے لیکن سنہ نہیں لکھا -
خط ناقص شکستہ آمیز - کتاب کچھ کرم خوردہ ہے -
۴۳ - اوراق - ۵" ۸½" - ۱۹ سطور فی صفحہ

ب - قصیدہ در مدح محبوب سبحانی

کلام - فارسی

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

میر جمال الدین حسین نے اسی جلد میں ورق ۴۳ سے یہ قصیدہ نقل کیا ہے -
۸ - اوراق - ۵" ۸½" - ۱۹ سطور فی صفحہ

۴۲ قوت لایموت

طب - فارسی

سید فضل علی شفائی خاں

یہ کتاب مہاراجہ چندو لال کو نذر دینے کے لئے عہد سکندر جاہ میں حیدرآباد میں تصنیف کی گئی تھی -

عبدالکریم نے چھاؤنی سکندرآباد میں یہ کتاب اور اس کے بعد نسخۂ بحران ۸ محرم ۱۲۵۴ھ کو بروز چہار شنبہ نقل کی - خط عمدہ لیکن رواں - قوت لایموت ناقص الآخر ہے - ۱۷۰ صفحات کے بعد کچھ صفحات غائب ہیں اور آخر میں نسخۂ بحران تصنیف حکیم احمد اللہ خاں کے دو صفحے لگا کر کتاب مکمل کر دی گئی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ موخر الذکر رسالہ صرف ۲۸ صفحات پر مشتمل تھا -

۲۶ - اوراق - ۳/۴ ۴" ۱/۲ ۷" - ۱۵ سطور فی صفحہ

(۴۳) دیوان فارسی — کلام فارسی

میر تقی میر

میر کا فارسی دیوان بالکل کم یاب ہے - اب تک اس کے صرف ایک اور نسخے کا پتہ چلا ہے - جس کا ذکر معارف کے ایک مضمون نگار نے کیا تھا - لیکن یہ دیوان اس لئے اہم ہے کہ خود میر کی زندگی میں نقل کیا گیا ہے -

لالہ دولت رائے نے شیخ محمد شکر اللہ کی فرمایش پر شاہ جہاں آباد میں یہ دیوان ۱۱۹۲ھ مطابق ۲۰ جلوس شاہی میں نقل کیا - تاریخ تکمیل ۷ ذیقعدہ -

خط نہایت پاکیزہ - کاغذ عمدہ - حاشیہ اور عنوانات سرخی میں خاص اہتمام سے نقل کیا گیا ہے - یہ دیوان نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے اور اس پر ان کی بیضوی مہر ثبت ہے -

۸۸ - اوراق - ۱/۲ ۵" - ۹" - ۱۷ سطور فی صفحہ

(۴۴) دیوان اوّل اُردو — کلام اُردو

میر تقی میر

رادھا کشن نے یہ دیوان شیخ محمد شکر اللہ کی فرمایش پر شاہ جہاں آباد میں ۱۱ شوال ۱۱۹۲ھ کو لکھنا شروع کیا اور اسی سال ۲۹ شوال کو بروز پنجشنبہ اس کی تکمیل عمل میں آئی - اس کا تفصیلی تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹ پر شایع ہو چکا ہے - یہ دیوان نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے -

۱۷۵ - اوراق - ۱/۲ ۵" - ۹" - ۱۷ سطور فی صفحہ

(۴۵) رقعات — انشاء - فارسی

محمد مراد

مولف عالمگیری شہزادوں کا منشی تھا -

کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا - اس لئے نہ سنہ کتابت معلوم ہو سکا اور نہ نام کاتب - خط پختہ شکستہ عنوانات سرخی میں -

۲۰ اوراق - ۱/۲ ۵" ۱/۲ ۹" - ۱۳ سطور فی صفحہ

(۴۶) تواریخ فرخندہ — تاریخ - فارسی

محمد قادر خاں منشی بیدری

کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا۔ اس لئے سنہ کتابت معلوم نہ ہوسکا۔ البتہ خط کے نہج اور کاغذ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل تیرھویں صدی کی کتابت ہے خط معمولی ہے اور عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن بہت غلط لکھا ہے۔

۴۰۔ اوراق ۔ ۵½″ ۹″ ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ

(۴۷) **مقدمات طبیعیات** — سائنس ۔ فارسی

مرزا مہدی خاں کوکب

خود مصنف کا مسودہ ہے۔ ان کی اور کتابیں بھی ادارے میں موجود ہیں جن میں سے دو کا ذکر نمبر ۱۳ اور ۴۲ پر گزر چکا ہے۔

۸۳۔ اوراق ۔ ۴½″ ۹″ ۔ ۱۸ سطور فی صفحہ

(۴۸) **مخزن اسرار** — کلام ۔ فارسی

نظامی گنجوی

کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا۔ مقام و زمانہ کتابت معلوم نہ ہوسکا۔ خط اوسط اور صاف ہے۔ کاغذ بہت قدیم ہے۔

کتاب کے آخری ورق پر حبیب العیدروس کے دستخط اور پرتنیت رائے کی بیضوی مہر ہے جس پر ۱۱۹۱ھ کندہ ہے۔

۵۴۔ اوراق ۔ ۵½″ ۸½″ ۔ ۱۴ سطور فی صفحہ

(۴۹) **الف ۔ فراست نامہ** — سلوک ۔ فارسی

۵ اوراق کا ایک رسالہ ہے جس میں کسی بزرگ نے اپنے فرزند کو مخاطب کرکے تصوف و اخلاق کے مسائل سمجھائے ہیں۔ کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے۔ خط بہت پختہ ہے۔ کتابت قدیم معلوم ہوتی ہے۔

ب ۔ رسالہ سلوک — سلوک ۔ فارسی

یہ رسالہ بھی خط کے طور پر انہی بزرگ نے اپنے فرزند کے نام لکھا ہے۔ یہ ورق ۵ ب سے شروع ہوتا ہے۔ مختلف بزرگوں کے اخلاق اور اعمال بیان کرکے اخلاق و کسب سلوک کے مسائل واضح کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ ورق ۳۰ ب پر ختم ہوتا ہے۔ یہ رسالہ بھی کاتب فراست نامہ ہی کا مکتوبہ ہے۔

۳۰۔ اوراق ۔ ۴½″ ۸½″ ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ

ج ۔ رسالہ بی بی فاطمہ — تذکرہ ۔ فارسی

مصنف نامعلوم

درویش محمدؐ نے اپنے دوست فقیر محمدؐ کی خاطر اوجین میں نقل کیا - تاریخ تکمیل ۳ ربیع الثانی سنہ یکم احمد شاہی روز شنبہ - کاتب نے لکھا ہے کہ اوجین میں اس وقت مرزا عادل بیگ صوبہ دار تھے - اور کاتب کا وطن دلو (سرکار مانکپور قریب صوبہ الہ آباد) ہے -

خط اوسط شکستہ ہے -

۴ - ورق - ½۴" ½۸" - ۱۷ اسطور فی صفحہ -

(۵۰) اساس المصلی

فقہ - فارسی

رکن الدین سندھی

شیخ یعقوب علی فاروقی الحنفی نے ۱۲۱۰ھ میں یہ کتاب نقل کی - ۶ ر شوال روز شنبہ کو جیون خاں ابن یعقوب خاں کی خواہش پر اس کی تکمیل عمل میں آئی -

خط نستعلیق صاف - عنوانات سرخی میں - کتاب قدرے کرم خوردہ ہے -

۷ - ورق - ½۶" ½۸" - ۱۵ اسطور فی صفحہ

(۵۱) گلدستۂ محسنی - ۱۲۶۹ھ

تذکرہ و انشاء - فارسی

محمد محسن مصطفیٰ آبادی

یہ کتاب نواب رفیع الدین خاں عمدۃ الملک فرزند شمس الامرا امیر کبیر کے لئے مرتب کی گئی ہے اور اس کی دو فصلوں میں مصنف نے اپنے وطن بودھن (مصطفیٰ آباد) کے حالات اور حیدرآباد کے بارہ مہینوں کی مصروفیات انشا پردازانہ انداز میں قلمبند کی ہیں - بقیہ فصلیں بھی دکن کی تاریخ پر بالواسطہ روشنی ڈالتی ہیں - اس کے مصنف ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور کے حقیقی پرنانا تھے - اور یہ نسخہ خود مصنف کے ایک فرزند محمد وحید الدین نے تصنیف کے دوسرے ہی سال یعنی ۱۲۷۰ھ میں نقل کیا ہے - تاریخ تکمیل ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۷۰ھ - نسخہ صاف نستعلیق خط میں اہتمام سے لکھا گیا ہے - عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں -

۱۹۹ صفحات - ¼۶" ½۹" - ۱۳ اسطور فی صفحہ

(۵۲) نل دمن

مثنوی - فارسی

فیضی فیاضی

اکبر بادشاہ کے عہد میں یہ کتاب لکھی گئی جو بہت معروف ہے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا بلکہ یہ لکھا ہے کہ یہ نسخہ ۲۸ ماہ کاتک ۱۲۳۲ روز جمعہ منشی محمدؐ الطاف الدین و منشی محمدؐ قطب الدین ساکنان پرگنہ رسول پور شہر ڈھاکہ کے لئے لکھا ہے -

خط معمولی نستعلیق

۱۲۰ - اوراق - ¾۵" ۹" - ۱۷ اسطور فی صفحہ

(۵۳) الف شرح میر شمس الدین ۱۲۵۳ھ

عروض و بدائع - فارسی

میر شمس الدین محمد فیض

خوش خط شکستہ - عنوانات سرخی ہیں - یہ نسخہ تصنیف کے صرف ۳ سال بعد ۱۲۵۶ھ میں نقل کیا گیا ہے۔
۵۷ - اوراق - ۵½" ۹" - ۱۶ سطور فی صفحہ -

ب اعمال معما

بدائع منظوم - فارسی

مصنف نامعلوم غالباً فیض

شرح میر شمس الدین کے کاتب نے یہ رسالہ بھی نقل کیا ہے - اس کا سنہ کتابت بھی غالباً ۱۲۵۶ھ ہے۔
کوئی ترقیمہ نہیں ہے خوش خط شکستہ - عنوانات سرخی ہیں - سرورق پر محمد عظیم الدین ۱۲۶۶ھ کی مستطیل مہر ثبت ہے -
۴ - اوراق - ۵½" ۹" - ۱۵ سطور فی صفحہ

(۵۴) ادعیّہ

ادعیہ - عربی

مرزا ہمدم شیرازی نے نہایت خوش خط نسخ میں لکھا ہے - ان کی مکتوبہ ایک اور کتاب نمبر ۳۳ پر گزر چکی ہے -
یہ نسخہ بھی کاتب کے نبیرے مرزا کاظم علی برق موسوی کا عطیہ ہے -
۷ - اوراق - ۴½" ۶" - ۵ سطور فی صفحہ

(۵۵) حاشیہ قطبی.

عربی

میر سید شریف

کتاب ناقص الآخر ہے - خط اور کاغذ نہایت قدیم اور اعلیٰ قسم کا ہے - عنوانات سرخی ہیں - پوری کتاب نہایت نفیس خوش خط حاشیوں سے مزیّن ہے - گیارھویں صدی کی کتاب معلوم ہوتی ہے - کِرم خوردہ ہے -
۷۹ - اوراق - ۶" ۱۰" - ۱۵ سطور فی صفحہ -

(۵۶) کتاب الحکم العطایہ

عربی

ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ البرنسی

نسخ عربی وضع کے خط میں - نہایت پاکیزہ لکھی گئی ہے - کاغذ بھی خاص ہے - عنوانات سرخی ہیں
محمد بن عبد اللہ نے ۹۴۴ھ میں نقل کیا ہے - والدم حضرت سید السادات ابو البرکات غلام محمد زعیم القادری کے کتب خانے سے ادارے کو بطور تحفہ دیا گیا - سرورق اور آخری ورق پر عبد المستجب الکریم الدین القادری کی چھوٹی سی مدور مہر ثبت ہے -
۲۹۱ - اوراق ۵½" ۸" - ۲۱ سطور فی صفحہ

(۵۷) قیامت نامہ — اُردو

شاہ رفیع الدین دہلوی

شیخ محمد ساکن حیدر آباد نے ۱۳ صفر ۱۲۵۵ھ سکندر آباد میں یہ نسخہ نقل کیا۔ خط صاف نستعلیق۔ تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۸۵

۱۲۴ - اوراق ۶½" ۱۱" ۱۳ سطور فی صفحہ

(۵۸) پنچھی باچھا ۱۱۴۶ھ — تصوّف - اُردو

وجدی - شیخ وجیہہ الدین

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۶۰

(۵۹) ہدایت ہندی ۱۱۰۰ھ — فقہ - اُردو

شیخ داؤد ضعیفی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۳۳

(۶۰) عقاید نامہ ۱۱۸۵ھ — عقاید منظوم - اُردو

محمد باقر آگاہ ۱۱۸۵ھ تا ۱۲۲۰ھ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۷۶

(۶۱) تحفۃ النساء ۱۱۸۵ھ — تذکرہ منظوم - اُردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۷۸

(۶۲) ہشت بہشت ۱۱۸۵ھ تا ۱۲۰۷ھ — سیرت اُردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۷۸ تا ۸۶ - اس میں حسب ذیل رسالے شامل ہیں

- الف من دیپک
- ب من ہرن
- ج من موہن
- د جگ موہن
- ہ آرام دل
- و راحت جان
- ز من درپن
- ح من جیون
- ط حاشیہ من درپن

(۶۳) **سوالات گڈوین و جوابات ہادی** سنہ ۱۲۴۳ ہجری — مذہب اردو

محمد ہادی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۸۲

(۶۴) **رسالۂ بے نماز** — مذہب اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۹۶

(۶۵) **تاریخ ہندستان** قبل سنہ ۱۱۹۶ ہجری — تاریخ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۷۰

(۶۶) **جنگ نامہ محمد حنیف** سنہ ۱۰۹۲ ہجری — سیر۔ اردو

سیوک

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۵۷

(۶۷) **کہانی چیتر مکت** — قصہ منظوم۔ برج بھاشا

زین العابدین

لکھمن لال کاتب نے بمقام لکھمن پورہ (حیدر آباد) ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۱ ہجری روز دوشنبہ یہ نسخہ مکمل کیا۔ خط شکستہ معمولی۔ عنوانات سرخی میں۔ یہ کتاب نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے۔

اوراق ۲۰ - ″۸×۴½ - ۱۶ سطور فی صفحہ

(۶۸) **نامۂ علی** سنہ ۱۱۱۰ ہجری — سیر۔ منظوم۔ اردو

شاہ عبد العلی راجی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۴۸

(۶۹) **مثنوی** — تصوف۔ منظوم۔ فارسی

شاہ شرف بو علی قلندر

موتی لال ولد بہادر سنگھ قوم کایستھ ساکن گڈ مکتیسر (مضافات۔ شاہجہاں آباد) نے یہ مثنوی میرٹھ میں ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲..ہجری کو نقل کی۔ خط معمولی نستعلیق۔ حاشیہ کی لکیریں سرخ و روشنائی میں۔

اوراق ۱۳ - ″۸½×۴½ - ۱۵ سطور فی صفحہ

(۷۰) **فقہ ہندی** سنہ ۱۰۷۴ ہجری — فقہ۔ اردو

عبدی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۳۶

(۷۱) خوان نعمت — ۱۲۱۷ھ — طب۔ اردو

نعمت اللہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۵۳

(۷۲) دہ مجلس — ۱۲۴۲ھ — تذکرہ منظوم۔ اردو

فاضل

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۴۲

(۷۳) اسرار غوثیہ — قبل ۱۲۶۰ھ — تذکرہ۔ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۸۹

(۷۴) چہار کرسی — اوراد۔ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۱۷

(۷۵) مراقبات سلوک — ۱۲۷۶ھ — سلوک۔ اردو

مسکین شاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۰۴

(۷۶) شجرۂ چشتیہ مسکین شاہ — سلوک۔ فارسی

(۷۷) الف۔ شجرۂ سہروردیہ مسکین شاہ — ”

ب۔ شجرۂ کبرویہ مسکین شاہ

یہ تینوں شجرے ۹ صفحات میں مراقبات سلوک کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں اور حضرت مسکین شاہ نے اپنے مرید حاجی خاں محمد کو عطا کئے تھے۔

(۷۸) بہار گلشن — قریب ۱۳۵۰ھ — قصہ منظوم۔ اردو

شوق

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۳۰۱

(۷۹) وفات نامۂ خاتونِ جنّت — تذکرہ۔ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۷۶

(۸۰) نور نامہ — ۱۱۱۱ھ — فقہ۔ اردو

شاہ عنایت

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۴۴

(۸۱) معجزہ خاتون جنت — قبل ۱۱۰۰ھ — سیر۔ منظوم۔ اردو

علی ور

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۷۶

(۸۲) مثنوی نادر ۱۲۳۸ھ — سفرنامہ منظوم - اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۴۱

(۸۳) سیف الملوک ۱۰۳۵ھ — قصہ منظوم - اردو

ملا غواصی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۵

(۸۴) چندر بدن و ماہیار قبل ۱۰۴۸ھ — قصہ منظوم - اردو

مقیمی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۳۹

(۸۵) چہار درویش ۱۲۲۵ھ — قصہ منظوم - اردو

محمد علی خاں شوق

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ (۱۱۹)

(۸۶) تنبیہ النساء قبل ۱۱۹۵ھ — اخلاق منظوم - اردو

خواجہ رحمت اللہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۷۲

(۸۷) چندر بدن و ماہیار قبل ۱۰۴۸ھ — قصہ منظوم اردو

مقیمی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۳۷

(۸۸) وفات نامہ خاتون جنت ۱۲۲۴ھ — سیر منظوم - اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۷۵

(۸۹) روزنامچہ رزیڈنسی ۱۸۵۳ء — روزنامچہ اردو - فارسی

مرتب نامعلوم

حیدرآباد رزیڈنسی واقع بلارم کے کسی ملازم نے برطانوی رزیڈنٹ اور دوسرے انگریز عہدہ داروں کے روزمرہ احکام اور رزیڈنسی کی بستی کے واقعات بطور روزنامچہ کہیں فارسی اور کہیں اردو میں قلمبند کئے ہیں - یہ باضابطہ کتاب نہیں بلکہ بطور یادداشت مختلف باتیں لکھی گئی ہیں جن میں احکام جرمانے - مقدمات - قید و بند - ملازموں کی تفصیلات، ولادت و وفات کی خبریں درج ہیں - یہ اطلاعات ۱۸۵۳ء سے ۱۸۵۷ء تک کے زمانے پر مشتمل ہیں - تاریخی وسماجی تحقیقات کے سلسلے میں یہ روزنامچہ بہت اہم ہے - نستعلیق شکستہ خط -

اوراق ۱ تا ۲۵ و ۴۵ تا ۷۶ - ۶" × ۱۰ ¼" ۲۰ سطور فی صفحہ

(۹۰) **قصائد نعت و منقبت** — کلام - عربی

مولوی حیدر و عبدالرحیم وغیرہ

روزنامچہ رزیڈنسی کے درمیان ۱۵ - اوراق میں صاف نسخ رسم الخط میں متعدد عربی قصائد قلمبند کئے گئے ہیں - یہ قصیدے زیادہ تر نعت میں ہیں اور چند دوسرے بزرگوں مثلاً محبوب سبحانی وغیرہ کی منقبت میں لکھے گئے ہیں کاتب نے نہ اپنا نام لکھا ہے اور نہ سنہ کتابت -

۱۵ اوراق - ۶" × ۱/۲ ۱۰" - ۱۶ سطور فی صفحہ

(۹۱) **وفات نامۂ آنحضرت صلعم** - سنہ ۱۱۱۱ ہجری — سیر اردو

دریا

تفصیل کے لیئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۵۷

(۹۲) **خطوط و قطعات** — نظم و انشا - فارسی

نعمت خاں عالی

یہ قطعات و رقعات حیدرآباد میں موسیٰ رضا خاں بخشی بادشاہ کی حویلی میں نقل کئے گئے ہیں تاریخ تکمیل کتابت ۵ جمادی الاول سنہ ۱۱۵۶ ہجری کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - خط نستعلیق پختہ اور روشن ہے - عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں - اسی کاتب نے بعد کے اوراق میں دیوان ولی بھی نقل کیا ہے -

اوراق ۱۴ - ۱/۲ ۴" × ۱/۲ ۸" - ۱۵ سطور فی صفحہ

(۹۳) **دیوان ولی** — کلام اردو

ولی اورنگ آبادی

تفصیل کے لیئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۶۲

(۹۴) **بھاگوت گیتا** — مذہب - ہندی

گھانسی رام جماعت دار نے ٹھاکر مدن سنگھ ولد بھوانی سنگھ کی فرمائش پر عہد سکندر جاہ اور راجہ چندو لال کی پیشکاری کے زمانہ میں نقل کیا - تاریخ تکمیل کتابت ۲ رجب روز شنبہ سنہ ۱۲۳۸ ہجری

خط نستعلیق عمدہ - عنوانات سرخ روشنائی میں اہتمام سے لکھے گئے ہیں آخر میں ہندی رسم الخط میں بھی تین صفحے ہیں - نسخہ نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے -

اوراق ۲۶ - ۵" × ۹" - ۱۴ دوہے فی صفحہ

(۹۵) **درر اسرار** — قبل سنہ ۸۲۵ — تصوف اردو

خواجہ بندہ نواز

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۰۱

(۹۶) **تاریخ تمدن یورپ** — تاریخ - اردو

مرزا مہدی خاں کوکب

اسی مصنف کی چند فارسی کتابوں کا ذکر نمبر ۱۳ - ۳۴ - ۴۷ - پر گزر چکا ہے - یہ کتاب اردو میں ہے اور غالباً اس موضوع پر

انگریزی تقریروں کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب بھی خود مصنف کا مسودہ ہے اور محصوبہ بیگم صاحبہ کا عطیہ ہے۔

۱۹- اوراق ۶ ۱/۴" × ۸ ۱/۲" ۱۷ اسطور فی صفحہ

(۹۷) **باز و فاختہ** قبل سنہ ۱۱۱۱ھ — قصۂ منظوم اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۸۱

(۹۸) (الف) **معراج نامہ** — سیر منظوم اردو

سیّد بلاقی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۷

(ب) **وفات نامہ** سرور کائنات سنہ ۱۱۱۱ھ — سیر منظوم اردو

دریا

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۳۴

(۹۹) **قصائد ہدایت** (قبل سنہ ۱۱۹۸ھ) — کلام اردو

ہدایت

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۲۱

(۱۰۰) **دیوان عصر** (قبل سنہ ۱۳۱۳ھ) — کلام اردو

میر احمد علی عصر

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۳۵

(۱۰۱) **دعائے داؤد سریانی** — دعا - عربی - فارسی - اردو

سید ابراہیم سید وغیرہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۷۰

(۱۰۲) **ریاض الجنان** سنہ ۱۲۰۷ھ — مناقب اہل بیت - اردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۹۰

(۱۰۳) **ایمان درپن** (قبل سنہ ۱۲۴۲ھ — قصہ - اردو

محمد علی شاہ الفت

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۵۷

(۱۰۴) **کلمتہ الحقائق** قریب سنہ ۹۹۰ھ — تصوف - اردو

شاہ برہان الدین خانم

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۵۳

(ب) ایک اور اُردو رسالہ کلمۃ الحقائق ہی کے ساتھ اسی کاتب نے نقل کیا ہے۔ لیکن نہ اس کے مصنف کا نام لکھا ہے اور نہ رسالہ ہی کا۔ موضوع تصوف ہی ہے اور زیادہ تر وجود پر بحث کی گئی ہے۔ سوال وجواب کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ زبان اور طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ یا تو خود شاہ برہان کا ہے یا ان کے والد شاہ میران کا۔

(۱۰۵) **روپ سنگار** ۱۲۱۵ ہجری — ثنائیات۔ اُردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۸۱

(۱۰۶) **شرح محبت نامہ** — ثنائیات۔ فارسی

یہ دس صفحات کا ایک فارسی رسالہ ہے جس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا اور نہ کاتب کا۔ اس میں محبت اور عورتوں اور مردوں کے میلان کا ذکر اور خاصکر زلیخا اور یوسف علیہ السلام کے تعلقات پر آیات قرآنی کے ذریعہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۰ صفحات۔ ۴"×۷"۔ ۱۳ سطور فی صفحہ

(۱۰۷) **رسالہ ابولہب** — تذکرہ۔ عربی

یہ چار صفحات کا ایک عربی رسالہ ہے جس میں ابولہب کے حالات کے پیش نظر اس کو جہنمی ثابت کیا ہے۔ یہ رسالہ مذکورہ بالا دو رسالہ جات کے ساتھ ہی لکھا گیا تھا۔

(۱۰۸) **عروض سیفی** — عروض۔ فارسی

سیفی

فن عروض پر یہ مشہور کتاب ہے جس کو محمد باقر آگاہ کی کتاب روپ سنگار کے ساتھ اسی کاتب نے نقل کیا ہے۔ خط عمدہ نستعلیق۔ عنوانات سرخی میں۔ کاتب نے نہ اپنا نام لکھا اور نہ سنہ کتابت۔ یہ کتاب مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی کا عطیہ ہے۔ کتب ۱۰۵ تا ۱۰۸ ایک ہی جلد میں شامل ہیں۔

۴۶۔ اوراق (۹۹ تا ۱۴۵) ۴"×۷"۔ ۱۳ سطور فی صفحہ

۱۰۹ **شمائل النبی** — سیر۔ اُردو

عبد المحمد ترین

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۳

(۱۱۰) **حاشیہ من درپن** ۱۲۰۹ ہجری — تفسیر اُردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۱۱

(۱۱۱) **مورکہ سمجھاوے** — تصوف۔ ہندی

فیض اللہ فقیر

موتی لال ولد بہادر سنگھ قوم کایستھ ساکن قصبہ گڈھ مکتیشر قریب شاہجہاں آباد (کاتب مثنوی شاہ شرف نمبر ۶۹)

نے بمقام میرٹھ سنہ ۱۲۴۰ھ میں یہ ہندی کتاب نقل کی۔ اس میں عربی آیتوں کی وضاحت ہندی دوہوں میں کی گئی ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ عربی الفاظ خط نسخ میں اور سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ نسخہ خاص اہتمام سے نقل کیا گیا ہے۔ حاشیہ کی لکیریں سرخ اور نیلی روشنائی میں کھینچی گئی ہیں۔ تاریخ تکمیل ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ھ

۱۴ اوراق - $\frac{1}{4}$ ۵″ × $\frac{1}{2}$ ۸″ - ۱۵ شعر فی صفحہ

(۱۱۲) دیوان ولی

کلام اردو

ولی اورنگ آبادی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۶۳

(۱۱۳) دستور الامتیاز سنہ ۱۱۶۰ھ

انشاء - فارسی

منوہر لال کاتب دیوان ولی (۱۱۲) نے یہ نسخہ بھی سنہ ۱۱۹۱ھ میں نقل کیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔ مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری سابق ناظم تعلیمات کا عطیہ۔ دستور الامتیاز کا ابتدائی ایک ورق غائب ہے۔ کتاب آخر میں مکمل ہے۔ لیکن کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ خط نستعلیق معمولی۔

۱۳۷ - اوراق - $\frac{3}{4}$ ۴″ × $\frac{3}{4}$ ۸″ - ۱۵ اسطور فی صفحہ

(۱۱۴) چشمۂ فیض سنہ ۱۲۳۸ھ

کلام اردو

میر شمس الدین محمد فیض

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۳۳

(۱۱۵) زاد المسافرین سنہ ۷۲۹ھ

اخلاق - فارسی

حسین بن معین

موتی لال کاتب (نمبر ۱۱۱ و ۶۹) نے یہ مثنوی بھی سنہ ۱۲۴۲ھ میں بمقام میرٹھ نقل کی ہے۔ خط اور نہج کتابت بالکل وہی ہے جو مذکورہ دونوں کتابوں کا ہے۔

۵۰ - اوراق - $\frac{1}{4}$ ۵″ × $\frac{1}{2}$ ۸″ - ۱۵ شعر فی صفحہ

(۱۱۶) کلیات سودا

کلام اردو

مرزا رفیع سودا

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۰۲

(۱۱۷) پھول بن

قصہ منظوم - اردو

ابن نشاطی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۴۹

(۱۱۸) **گلستر نامۂ خاتون جنت** (مناقب - اردو)

تفصیل کے لئے دیکھئے تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۷۷

(۱۱۹) **علوم طبیعی** (سائنس - اُردو)

مرزا مہدی خاں کوکب

کوکب کی تین فارسی کتابوں کا ذکر نمبر ۱۳-۴۳ اور ۴۷ پر اور ایک اُردو کتاب کا نمبر ۹۶ پر گزر چکا ہے - یہ کتاب طبیعیات کے موضوع پر لکھی گئی ہے اس میں سات باب ہیں - (۱) مادے کے حالات ثلاثہ (۲) حرارت (۳) نور (۴) آواز (۵) برق (۶) مقناطیس (۷) وزن - یہ غالباً تالیف ہے - ترجمہ نہیں معلوم ہوتی - خود مصنف کا مسودہ ہونے کی وجہ سے اس کو اہمیت حاصل ہے کوکب کا خط نسخ نما نستعلیق تھا - یہ کتاب محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ نے بطور عطیہ ادارے میں داخل کی ہے -

۲۳۸ صفحات ″۶½ × ″۸½ ۱۶ سطور فی صفحہ

(۱۲۰) **کسب محبوبیت** (تصوف اُردو)

شاہ صدر الدین

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۶۶

ب - **چکی نامہ** (تصوف - اُردو)

خواجہ بندہ نواز رح

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۶۸

(۱۲۱) **مذہب عشق** ۱۲۱۷ھ (قصہ اُردو)

نہال چند لاہوری

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۵

(۱۲۲) **روضۃ الشہدا** - ۱۱۷۳ھ (مناقب اُردو)

ولی ویلوری

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۶۵

(۱۲۳) **نو سرہار** ۹۰۹ھ (مناقب - اُردو)

اشرف

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۷

(۱۲۴) **ارشاد نامہ** (تصوف - اردو)

شاہ برہان الدین جانم

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹

۱۲۵ **وفات نامہ** (سیر - اُردو)

امامی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۰

(۱۲۶) الف - قصیدہ معجزہ — مناقب - اُردو

جنونی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات صفحہ (۲۳) جلد اوّل

ب - قصیدہ معجزہ - ۱۱۰۲ھ — مناقب - اُردو

جنونی گجراتی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ (۲۲) جلد اوّل

(۱۲۷) مولود نامہ - ۱۰۰۹ھ — سیر - اُردو

عبدالملک بھروچی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۳

(۱۲۸) بیاض کلام — نظم اُردو

اس بیاض میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں جن کا ذکر تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اوّل میں حسب ذیل صفحات پر درج ہے:-

ب - دیوان عاجز اورنگ آبادی (قبل ۱۱۷۸ھ) تذکرہ صفحہ ۲۰۶
ج - کلام ولی - سراج - داود - صاحب - سودا - قاسم تذکرہ صفحہ ۲۱۰
د - قصہ سیہ پوش - رحمن شاہ (قبل ۱۲۴۸ھ) تذکرہ صفحہ ۲۰۸
ہ - قصۂ رسیا (قریب ۱۲۰۰ھ) " " ۲۱۷
و - منتخب دیوان مدینہ (قریب ۱۲۰۰ھ) " " ۲۱۶

(۱۲۹) واحد باری (قریب ۹۰۹ھ — لغت اُردو - فارسی

اشرف

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۸۴

(۱۳۰) تنبیہ النسا (قبل ۱۱۹۵ھ) — اخلاق - اُردو

خواجہ رحمت اللہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۷۰

(۱۳۱) **کشف الخلاصہ** ۱۲۳۲ھ — فقہ۔ اردو

حافظ میر شجاع الدین

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ (۱۷۴)

(۱۳۲) **قصص الانبیاء** ۱۱۹۱ھ — تذکرۂ اردو

غوثی

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۴۹

(۱۳۳) **رضوان شاہ وروح افزا** ۱۰۹۴ھ — قصۂ منظوم اردو

فائض (فائز)

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ (۵۱)

(۱۳۴) **مراثی** ۱۲۰۷ھ — کلام۔ اردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۱۲

(۱۳۵) **فیض جاری** ۱۲۵۶ھ — نعت منظوم۔ اردو

میر شمس الدین محمد فیض

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۳۴

(۱۳۶) اس جلد میں حسب ذیل منتخب دواوین ہیں جن کا ذکر تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل میں شائع ہو چکا ہے۔
بحوالہ صفحات تذکرہ نام درج ذیل ہیں :-

الف ۔ منتخب دیوان نصیر	تذکرہ صفحہ ۱۰۵
ب ۔ " سودا	" " ۱۰۴
ج ۔ " کلام مقبول وزٹلی	
د ۔ " دیوان صاحبقراں	تذکرہ صفحہ ۱۰۵
ہ ۔ قصیدہ لچھمی نارائن شفیق وصاحب	" " ۱۰۶
و ۔ ہفت بند ملا حسن کاشفی ۔ فارسی ۔ حضرت علی کی مدح میں ایک طویل نظم ہے ۔	
ز ۔ دیوان یقین	تذکرہ صفحہ ۱۰۶

اس جلد کی کتابیں ج اور و کا تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول میں ذکر نہیں کیا گیا ہے ۔ خاصکر ہفت بند کاشفی خاص طور پر اہم ہے ۔ اس لئے کہ اسی مصنف کا ایک ہفت بند جو مرثیہ امام حسین علیہ السلام ہے بہت مشہور ہے ۔ یہ ہفت بند بالکل دوسرا ہے ۔

(۱۳۷) محبوب القلوب ۱۲۰۷ھ — تذکرۂ منظوم ۔ اردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۸۷

(۱۳۸) الف ۔ ضیافت نامہ ۱۱۹۱ھ — سیر ۔ اردو

شاہ غوثی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۹۱

ب ۔ احوال قیامت — مذہب ۔ اردو

غلام دستگیر

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۹۳

(۱۳۹) ظفر نامہ ۱۲۰۴ھ — سیر ۔ اردو

محمود

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۹۱

(۱۴۰) روضۃ الشہدا ۱۱۳۷ھ — سیر ۔ اردو

ولی ویلوری

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۵۸

(۱۴۱) کلیات ایمان قبل ۱۲۲۰ھ — کلام ۔ اردو

شیر محمد خاں ایمان

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۰

(۱۴۲) الف ۔ دیوان ناسخ دوم (قبل ۱۲۹۰ھ) — کلام ۔ اردو

شیخ امام بخش ناسخ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۳۲

ب ۔ دیوان ناسخ اول (قبل ۱۲۵۰ھ — کلام ۔ اردو

شیخ امام بخش ناسخ

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۳۲

۱۴۳) ہمیشہ بہار (۱۳۵۰ھ) — قصہ - اُردو

سید حسین علی خاں

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۶۶

۱۴۴) دین دیپک — فقہ - اُردو

محمد علی شاہ رفعت

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۵۵

۱۴۵) تاریخ بدر (۱۲۷۶ھ) — انشاء اُردو

واجد علی شاہ

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ (۲۸۱)

۱۴۶) مرغوب الطبع — قصہ - اُردو

سید حسین علی خاں

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۶۵

۱۴۷) سحر البیان ۱۱۹۹ھ — قصہ منظوم - اُردو

میر حسن

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۹۶

۱۴۸) کلیات سودا — کلام - اُردو

مرزا رفیع سودا

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۰۳

۱۴۹) چار درویش ۱۲۵۰ھ — قصہ - اُردو

سید حسین علی خاں

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۶۵

۱۵۰) حملۂ حیدری ۱۲۶۰ھ — سیر منظوم - اُردو

محمد مرزا مرزا

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۸۶

(۱۵۱) مذہب عشق ۱۲۱۷ھ — قصہ - اردو

نہال چند لاہوری

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۱۱۶

(۱۵۲) مکر زناں قبل ۱۲۵۶ھ — قصہ - فارسی

ابراہیم

سید فدوی علی خاں کاتب مذہب عشق (نمبر ۱۵۱) نے یہ منظوم فارسی قصہ بھی اپنے والد کے جمع کئے ہوئے کتب خانہ کے لئے نقل کیا تھا۔ تاریخ کتابت ۲۶ رشعبان ۱۲۵۶ھ آخر میں درج کی ہے۔ لیکن مذہب عشق کے ترقیمے کی طرح اس رسالے کے ختم پر کوئی ترقیمہ نہیں لکھا۔

۸ ورق - فی ورق ۱۱ شعر ۵½" × ۸"

اس منظوم رسالہ میں ابراہیم نے عورتوں کے مکر و فریب کا ایک دلچسپ قصہ درج کیا ہے۔

ابتدا - بشنو از من حکایت موزوں — کہ شود شاد ازاں دل محزوں

انتہا - کس ز مکر زناں نہ گشتہ سلیم — ایں سخن گوش کن ز ابراہیم

یہ کتاب نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے اور اس رسالے کے آخر میں ان کی بیضوی مہر مصدر الطاف و عنایت حسین ثبت ہے۔

(۱۵۳) چہار درویش ۱۲۱۵ھ — قصہ - اردو

میر امن دہلوی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات صفحہ ۱۱۴

(۱۵۴) شرح چغمنی (قریب ۱۲۵۰ھ) — ہیئت - اردو

شاہ علی ادھونی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۲۷۲

(۱۵۵) نظم الانور ۱۲۴۷ھ — قصہ - اردو

فقیر اللہ شاہ حیدر

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات صفحہ ۱۶۳

(۱۵۶) تنا ولی — قصہ - اردو

فقیر اللہ شاہ حیدر

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۱۶۰

(۱۵۷) **تحفۃ النصائح** سنہ ۱۰۴۵ھ — نصائح۔ اردو

قطب الدین رازی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۳۵

(۱۵۸) **پنچھی باچھا** سنہ ۱۱۴۶ھ — نصائح۔ اردو

وجدی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۶۰

(۱۵۹) **معراج نامہ** سنہ ۱۰۸۰ھ — مذہب۔ اردو

سید بلاقی

اس کتاب کا ایک ناقص الاوّل نسخہ نمبر ۹۸ پر گزر چکا ہے۔ یہ کتاب مکمل ہے اور خاص اہتمام سے لیکن
لیکن معمولی خط میں نقل کی گئی ہے۔ اس کا کاتب شیخ لطیف ولد شیخ امام جمعدار متوطن ارکاٹ
ہے۔ لیکن یہ نسخہ مصطفےٰ نگر عرف گونڈپلی میں یکم ماہ ربیع الاوّل سنہ ۱۲۹۳ھ کو نقل کیا گیا۔
۵۹ صفحات۔ ۱۴ اشعر فی صفحہ۔ "۶ × "۸½

(۱۶۰) **سبحات** قبل سنہ ۱۳۲۸ھ — تصوف۔ فارسی

سید عبد القادر فخری

مصنف کے ایک مرید نے بمقام چینا پٹن قادر نواز خاں بہرام جنگ کے باغ میں تصوف کی یہ کتاب ۲ ذیقعدہ
سنہ ۱۲۲۶ھ کو نقل کی تھی۔ زیر نظر نسخہ اسی نقل سے ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۲۶ھ کو قطب الدین احمد ابن محمد
اسحٰق بلگامی نے نقل کیا ہے۔ ۲۰۲ صفحات ۱۱ سطور فی صفحہ "۸ × "۱۳

(۱۶۱) **دہ مجلس** قبل سنہ ۱۲۵۰ھ — مناقب۔ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۳

(۱۶۲) **ہجویہ نظمیں** سنہ ۱۲۰۱ھ — نظم۔ اردو

اشوق

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۳۵

(۱۶۳) **تکرار عشق** قبل سنہ ۱۳۰۰ھ — مثنوی۔ اردو

یہ مثنوی نہایت خوش خط خاص اہتمام سے لکھی گئی ہے حاشیہ کی جدولیں اور عنوانات سرخی میں درج ہیں۔
اس کے کاتب میر کاظم علی خاں شعلہ کے فرزند میر خورشید علی ہیں۔ اور اسی خاندان کے ایک فرد برق موسوی
نے یہ کتاب ادارے میں بطور تحفہ عطا کی ہے۔ یہ مثنوی سنہ ۱۳۰۰ھ سے قبل نقل کی گئی ہے۔
۱۲۔ اوراق ۱۸ ابیات فی صفحہ "۵½ × "۸

اس مثنوی میں تقریباً ۴۰۰ ابیات ہیں - آخر کی چند ابیات غالباً اس میں کم ہیں - آخری صفحہ محفوظ نہیں ہے - اس لئے کوئی ترقیمہ نہیں ہے ؎

ابتدا عشق ہے کوئی عجب نیرنگ باز — عشق ہے طرفہ بلائے جانگداز

انتہا واقعی جس وقت کھدوایا نہیں — شوق میں دست و بغل پایا نہیں

(۱۶۴) منظومات ہجویہ ۱۲۰۰ھ — نظم - اردو

ہدایت

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات صفحہ ۱۳۰

(۱۶۵) رسالہ اصلاح مسلماناں — نصائح - اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۸۳

(۱۶۶) رسالہ شرک و بدعت قبل ۱۲۴۵ھ — نصائح - اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۱۸۴ جلد اوّل

(۱۶۷) مسدّس اکبر ۱۲۸۷ھ — نظم - اردو

میر کاظم علی خاں شعلہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۳۲۱

(۱۶۸) علوم طبیعی — سائنس - اردو

مرزا مہدی خاں کوکب

کوکب کی تین فارسی کتابوں کا ذکر نمبر ۱۳، ۴۴ اور ۴۷ - پر اور دو اردو کتابوں کا ذکر نمبر ۹۶ اور ۱۱۹ پر گزر چکا ہے -

یہ کتاب طبیعیات کے موضوع پر لکھی گئی ہے اس کتاب کا ایک اور نسخہ جو خود مصنف کا مسودہ ہے - نمبر ۱۱۹ پر گزر چکا ہے - سوائے آخری ورق کے جو مصنف کا مسودہ ہے مابقی صفحات مبیضہ ہیں جو کسی اوسط قلم کاتب سے لکھوائے گئے ہیں - یہ کتاب بھی محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ کا عطیہ ہے -

۲۶۰ صفحات فی صفحہ ۱۴ اسطور - ۶½" × ۱۰"

(۱۶۹) طوطی نامہ ۱۲۱۵ھ — قصّہ - اردو

سیّد حیدر بخش حیدری

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۱۱۳

(۱۷۰) مثنوی ضیائے دکن (حصّہ چہارم) ۱۳۰۹ھ — مثنوی - اردو

سید باقر حسین ضیاؔ

باقر حسین ضیا مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد کے معتمد تھے۔ انہوں نے ۱۳۰۹ھ میں ایک طویل مثنوی لکھی تھی۔ زیر نظر نسخہ اس کا چوتھا حصّہ ہے۔ اس میں سر آسماں جاہ بشیر الدولہ وزیر اعظم وقت کے سیر و سفر اور شکار شیر کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ یہ نسخہ مصنف کے نبیرے سید مظفر حسین ساکن بازار نور خاں تعلیم سدّی عنبر نے پیش کیا ہے۔

۶۳ عکسیات ۱۱ سطور فی صفحہ ۶″ × ۹ ۱/۲″

(۱۷۱) دواوین مزاج (قبل ۱۲۷۶ھ) — نظم - اردو

حکیم محمد مظفر الدین خاں مزاؔج

اس مجموعہ میں مزاج کے تین دیوان شامل ہیں جن کا ذکر تذکرہ اردو مخطوطات جلد اوّل میں آچکا ہے۔ دیکھو دیوان اول صفحہ ۲۳۷ - دیوان دوم وسوم صفحہ ۲۳۹ -

(۱۷۲) پدماوت ۱۲۱۱ھ — مثنوی - اُردو

عبرت و عشرت

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات صفحہ ۱۸۸ جلد اول

(۱۷۳) اگر گل قبل ۱۲۵۰ھ — قصّہ - اُردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات صفحہ ۲۰۵

(۱۷۴) دیوانچہ ۱۲۰۳ھ — نظم - اُردو

اشتیاق

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۳۸

(۱۷۵) اربع عناصر الوجود — تصوف - اُردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۹۷

(۱۷۶) رمز محل — تصوف - اُردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۸

(۱۷۷) معرفت حق — تصوف - اُردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۸

(۱۷۸) **رسالہ وجودیہ** (تصوّف - اُردو)

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۹۹

(۱۷۹) **رسالہ چہل تن** (تصوّف اُردو)

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۱۹۹

(۱۸۰) **پھولبن** (۱۰۷۶ھ) (مثنوی - اُردو)

ابن نشاطی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۶۹

(۱۸۱) **ابراہیم نامہ** (۱۰۱۲ھ) (مثنوی تاریخی اُردو)

عبدل

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۶۷

(۱۸۲) **کلیات اقبل** (۱۰۲۰ھ) (نظم - اُردو)

محمدؐ قلی قطب شاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اوّل صفحہ ۲۶۸

(۱۸۳) **تاریخ تمدن یورپ** (تاریخ - اُردو)

مرزا مہدی خاں کوکب

اس کتاب کا ایک حصّہ جلد نمبر ۹۶ پر گزر چکا ہے - یہ کتاب بھی مصنف کا مسودہ ہے۔ اور اس جلد میں صفحات ۱۱ تا ۶۰ محفوظ ہیں - اس مصنف کی متعدد کتابیں محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کی عنایت سے ادارے میں محفوظ ہو گئی ہیں -

دیکھو نمبر ۱۳ - ۳۴ - ۴۷ - ۹۶ - ۱۱۹

(۱۸۴) **معلومات سائینس** (سائینس - اُردو)

مرزا مہدی خاں کوکب

اس کتاب میں حسب ذیل ۱۲ باب ہیں :-

(۱) پیمائش فضا (۲) جثہ (مقدار مادہ) (۳) محلولات
(۴) کثافت کی پیمائش (۵) ارشمیدان کا اصول (۶) مایعات کا منشاء
(۷) حرارت کے اثرات (۸) تغیر حالت اور انتقال حرارت (۹) حرارت کے دوسرے اثرات معمولی اشیاء پر
(۱۰) جلنا اور زنگ کھانا (۱۱) اکسیجن اور نیٹروجن ہوا کے اجزا ہیں (۱۲) پانی اور ہیڈروجن
یہ کتاب بھی مصنف کا مسودہ ہے اور اس میں جگہ جگہ شکلوں کے لئے جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ کتاب مکمل ہے۔
یہ کتاب بھی معصومہ بیگم صاحبہ کی عطیہ ہے۔
صفحات ۱۲۵ - ۱۸ سطور فی صفحہ ½۶" × ۱۰"

(۱۸۵) علوم النافی (سائینس - فارسی)

مرزا مہدی خاں کوکب
اس مصنف کی دیگر کتب کی تفصیلات نمبرات ۱۸۳، ۱۸۴ پر گزر چکی ہیں۔ یہ کتاب عام تعلیم کے لئے فارسی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس کے متفرق صفحات دستیاب ہوئے ہیں۔ جو اس جلد میں یکجا کردے گئے ہیں۔ یہ بھی مصنف کا مسودہ ہے۔ اور اس میں بہت زیادہ کاٹ چھانٹ اور اصلاح کی گئی ہے۔
۲۵۸ صفحات - ۲۰ سطر فی صفحہ ½۶" × ½۸"

(۱۸۶) حقیقت المحققین ۱۱۷۹ھ (تصوف - فارسی)

سید سلطان محی الدین بادشاہ سالک غوث نما
سلطان محی الدین بادشاہ ولد سید حسین بادشاہ مدراس کے صاحب سلسلہ مرشدوں میں سے تھے۔ انھوں نے اپنے مریدوں کی معلومات کے لئے سلسلہ چشتیہ قادریہ وغیرہ کی اصطلاحات کی شرحیں اس کتاب میں لکھی ہیں۔
یہ کتاب خود مصنف کی مکتوبہ معلوم ہوتی ہے۔ خاص اہتمام سے خوش خط لکھی گئی ہے۔ عنوانات اور اصطلاحیں سرخ روشنائی میں لکھی گئی ہیں۔
۴۲ اوراق - ۱۳ سطور فی صفحہ ۵" × ½۷"

(۱۸۷) شرح جامع عباسی (قبل ۱۰۵۰ھ) (فقہ - فارسی)

علامہ محمد ابن خاتون
شیخ محمد ابن خاتون طوسی عاملی کے بیٹے اور قطب شاہی عہد کے بہت بڑے عالم و فاضل اور وزیر اعظم تھے۔ ان کے تفصیلی حالات اور تصویر مرقع دکن (یعنی سب رس دکن نمبر بابت جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۷۵) میں شائع ہو چکے ہیں۔ انھوں نے کئی کتابیں لکھی تھیں۔ زیر نظر کتاب ان کی شرح جامع عباسی کا ایک ناقص الاول نسخہ ہے۔ لیکن یہ نسخہ بہت نادر اور قیمتی ہے۔ کسی ایرانی کاتب نے نہایت

نفیس اور پاکیزہ خط نستعلیق میں نقل کیا ہے سنہ کتابت کا تو پتہ نہ چل سکا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے قریب تر زمانے میں نقل کیا گیا تھا اور اسی ناقص حالت میں محمد علی شاہ بادشاہ اودھ نے اس کو حاصل کیا۔ چنانچہ اس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے۔

"بتاریخ ششم ربیع الاول ۱۲۶۲ھ بجائزہ رسید"

اسی صفحہ پر نیچے کی طرف حاشیہ پر کتب خانہ کا سلسلہ نمبر اور اوراق کتاب اس طرح درج ہیں۔

"نمبر ۵۵ - ۱۲۹ اوراق"

ان عبارتوں کے علاوہ حاشیہ پر جو جگہ خالی تھی اس پر شاہان اودھ کی سرخ مہریں ہیں جو امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ کی ہیں۔

کتاب کے آخری صفحہ پر بھی ایسی ہی تین مہریں ہیں اور کتاب کا نام حاشیہ ابن خاتون بھی لکھا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ترقیمہ وغیرہ نہیں ہے۔

۱۳۳ ورق - ۱۱ سطور فی صفحہ ″۴ × ″$6\frac{1}{2}$

(۱۸۸) حالات و تصانیف محمد شمس الدین صدیقی (۱۳۶۰ھ) (تذکرہ - اردو)

محمد شمس الدین صدیقی (متوفی ۱۳۶۷ھ)

شمس الدین صدیقی حیدرآباد کے ایک صاحب علم و فضل خاندان کے فرد اور خود بھی ایک بڑے مصنف تھے۔ انھوں نے اپنی وفات سے چند سال قبل ۱۳۶۰ھ میں اپنے حالات اور تصانیف کا یہ تذکرہ لکھ کر ادارے میں محفوظ کر دیا تھا۔

۳۳ - اوراق - ۱۴ سطور فی صفحہ ″۷ × ″$8\frac{1}{2}$

(۱۸۹) مجموعہ کلام شعرائے عالی مقام (کلام - فارسی)

اس ضخیم مجموعے میں متعدد شعرائے فارسی مثلاً جامی - سعدی - قدسی - مشہدی - بیخود - شوکت کا کلام غزلیں - مخمس - مسدس - رباعیاں وغیرہ بطور بیاض نقل کی گئی ہیں - کتابت بہت قدیم اور اکثر صفحات میں نہایت پاکیزہ ہے - درمیان میں چند اوراق گلستان سعدی کے اور چند اوراق کسی فارسی تذکرہ کے بھی شامل ہیں - کتاب میں دو تین جگہ مستطیل مہر فدا الدین ۱۲۵۴ھ ثبت ہے - یہ کتاب برق موسوی صاحب نے ۳۰ شعبان ۱۳۵۹ھ کو ادارے میں بطور تحفہ داخل کی ہے۔

۱۳۴ اوراق ۱۲ شعر فی صفحہ ″۴ × ″$7\frac{1}{2}$

(۱۹۰) مجموعہ قطبی و میر (منطق - عربی)

قطب الدین شیرازی و میر سید شریف

عربی کی اس مشہور درسی کتاب کا یہ نسخہ بہت ہی قدیم معلوم ہوتا ہے - کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

لیکن خاص اہتمام سے حاشیوں کے ساتھ لکھا گیا ہے آخر میں نقشے اور جدولیں بھی درج ہیں۔
۱۲۵ ورق ۱۹ سطور فی صفحہ ۶" × ۱۰"

(۱۹۱) تنبیہ النساء (نصائح - اردو)
خواجہ رحمت اللہ
تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۷۳

(۱۹۲) ضرب ثالث (قواعد - فارسی)
عبدالنبی ابن قاضی عبدالرسول
یہ نسخہ ناقص الاول ہے اس لئے سنہ کتابت معلوم نہ ہو سکا - صاف اور پاکیزہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے - عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں -
۷۱ - اوراق - ۸ اسطور فی صفحہ - ۵" × ۹"

(۱۹۳) خلاصتہ المسائل (فقہ فارسی)
تاج محمود قادری
یہ کتاب عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی تصنیف ہے - کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے لیکن خط نہایت پختہ اور کاغذ اعلیٰ ہے - عنوانات سرخی میں
۱۰ ورق ۱۲ سطور فی صفحہ ۵" × $8\frac{1}{4}$"

(۱۹۴) حسنات العارفین (سنہ ۱۰۶۲ھ) (تصوف - فارسی)
شہزادہ داراشکوہ
داراشکوہ کی ایک اور کتاب سفینۃ الاولیا کا قلمی نسخہ بھی ادارے میں موجود ہے - جس کا ذکر نمبر ۱۳۱ پر گزر چکا ہے - زیر نظر نسخہ سنہ ۱۲۹۴ھ میں نقل کیا گیا ہے - اس کے آخر میں ترقیمہ موجود ہے - لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - لیکن اسی جلد میں اور تقریباً اسی خط میں ایک اور کتاب بھی شامل ہے - (دیکھو نمبر ۱۹۶) جس کے آخر میں کاتب نے اپنا نام اکوہی لعل لکھا ہے - اس نسخے کا بھی کاتب یہی معلوم ہوتا ہے - خط نستعلیق معمولی عنوانات سرخی میں -
۸۲ - اوراق - ۱۳ سطور فی صفحہ ۶" × ۸"

(۱۹۵) مسئلہ وحدت الوجود تصوف - اردو
مصنف نامعلوم
یہ کتاب ناقص الاخر ہے - مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا - البتہ کاتب وہی اکوہی لعل ہے جس نے

نسخہ جات نمبر ۱۶۴ و ۱۹۶ نقل کئے ہیں۔
اس کتاب میں حسب ذیل تین فصلیں اور ایک خاتمہ ہے۔
فصل اول۔ مسئلہ وحدۃ الوجود مع دلائل عقلی۔
فصل دوم۔ عقلا اس مسئلہ پر جو اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب۔
فصل سوم۔ نصوص نقلی سے تعلیم و تطبیق
خاتمہ۔ دلائل عقلیہ کی کچھ وقعت ہے یا نہیں۔
یہ کتاب بھی معمولی نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں انگریزی کاغذ پر نقل کی گئی ہے جو ۱۸۴۳ء میں بنایا گیا ہے۔ ہر صفحہ پر ایک پھول کے اندر اس سنہ کا واٹر مارک موجود ہے۔
۱۳ ورق - ۱۱ سطور فی صفحہ ۶" × ۸"

(۱۹۶) سوالات داراشکوہ و جوابات بابالعل (تصوف فارسی)

یہ کتاب بھی نسخہ جات بالا کے کاتب اکوہی لعل نے نقل کی ہے اور تاریخ تکمیل کتابت ۲۱ شوال ۱۲۹۶ھ ترقیمے میں درج کی ہے۔ یہ تینوں کتابیں ایک ہی جلد میں شریک ہیں اور ان کو مولوی مرزا باسط بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایچ سی ایس نے ادارے میں بطور تحفہ داخل کی ہیں۔
۱۰۔ اوراق ۱۱ سطور فی صفحہ ۶" × ۸"

(۱۹۷) تبصر القرا (قراءت۔ فارسی)

حسن القاری

یہ کتاب ۱۲ ابواب میں منقسم ہے۔ نسخہ پاکیزہ نسخ خط میں لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں۔ اواخر تیرھویں صدی کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔
۲۵ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ۵" × ۸½"

(۱۹۸) قطبی

قطب الدین شیرازی — منطق۔ عربی

اس کتاب کا ایک اور نسخہ موجود ہے جس کا ذکر نمبر (۱۹) پر گزر چکا ہے۔ یہ کتاب بھی بہت قدیم ہے اس میں حاشیے بھی بہت زیادہ ہیں۔ عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں البتہ خط معمولی نستعلیق ہے یہ کتاب ناقص الآخر ہے اس لئے سنہ کتابت کا پتہ نہ چل سکا۔
۳۸ - ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ۵½" × ۹"

(۱۹۹) **حاشیہ میر** (منطق - عربی)

میر سید شریف

یہ کتاب بھی نسخہ نمبر ۱۹۸ کے کاتب کی تحریر ہے - اور اسی طرح کے اہتمام کے ساتھ لکھی گئی ہے اور اس میں بھی حاشیے شامل ہیں -

۴۷ - ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ½ ۵" × ۹"

(۲۰۰) **قصۂ دائی حلیمہ** (مثنوی - اُردو)

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۸۴

(۲۰۱) **مجموعہ ادعیہ** (ادعیہ - فارسی)

اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شریک ہیں -

۱ - اسناد سورۂ مزمل
۲ - فوائد چہل کاف
۳ - اسناد چہل کاف
۴ - عطیات حسب

یہ سب رسائل حضرت قادربی بی صاحبہ کی فرمائش پر رجب ۱۲۸۴ھ میں نقل کئے گئے ہیں - موصوفہ راقم الحروف کی حقیقی پر نانی تھیں اور انھیں کے کتب خانے سے راقم نے ادارے کے کتب خانے میں بطور عطیہ یہ رسائل داخل کئے ہیں - پاکیزہ خط نستعلیق - عنوانات سرخی ہیں -

۱۱ ورق - ۱۰ سطور فی صفحہ ½ ۴" × ۶"

(۲۰۲) (الف) **قصۂ بادشاہ روم** (مثنوی - اُردو)

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۰۰

(ب) **قطعۂ رمضان شاہ**

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات صفحہ ۲۰۱

(۲۰۳) **مناقب عادل** (نظم - اُردو)

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرہ اُردو مخطوطات جلد اول صفحات ۲۳۰ و ۲۳۱

(۲۰۴) **معرفت السلوک** (تصوف فارسی)

شیخ محمود چشتی

اس کتاب کے مصنف شاہ برہان الدین جانم بیجاپوری کے مرید اور خلیفہ تھے۔
شاہ برہان الدین کی کتابیں بھی ادارے میں موجود ہیں اور بعض کا ذکر گزر چکا ہے۔
دیکھو نمبر ۱۲۴
شیخ محمود خواجہ بندہ نواز کے سلسلے کے بزرگ تھے۔ انھوں نے اپنا سلسلہ رشد و ہدایت
اس طرح بیان کیا ہے۔
"شیخ محمود خلیفہ شاہ برہان الدین جانم خلیفہ شاہ میران جی شمس العشاق خلیفہ
شاہ کمال الدین مجرد بیابانی خلیفہ شاہ جمال الدین مغربی خلیفہ خواجہ صدر الدین ابوالفتح
بندگی سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ"
یہ کتاب تصوف میں "من عرف" کے عنوان پر قلمبند کی گئی ہے۔ اس کے کاتب سید سلطان محی الدین
بادشاہ قادری سالک غوث نما ہیں۔ ان کی اور کتابیں بھی ادارے میں محفوظ ہیں۔
دیکھو فہرست ہذا نمبر ۱۸۶
غوث نما کا خط پاکیزہ تھا۔ نستعلیق اور نسخ دونوں عنوانات سرخ روشنائی
میں لکھی ہیں۔ کتاب کے آخر میں ترقیمہ بھی موجود ہے جس سے تاریخ تکمیل کتابت بمقام
مدراس ۸ رمضان ۱۲۷۹ھ ظاہر ہوتی ہے۔ ابتدا اور آخر میں مستطیل مہریں ثبت ہیں
جن میں سید سلطان محی الدین بادشاہ قادری ۱۲۷۷ھ درج ہے۔
کتاب کے بعد چند اوراق میں فارسی خطوط ہیں جو غالباً خود کاتب نے سید علاء الدین
اور شیخ احمد کے نام لکھے ہیں۔ ان خطوط کے آخر میں ایک مدور مہر بھی ہے جس پر غوث نما ۱۲۸۰ھ مہر
درج ہے۔

۷۸ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ ″۵ × ″½۷

(۲۰۵) نشاط العشق (۸۳۴ھ)

(تصوف فارسی)

عبد اللہ بن حسن بن علی المکی الحسنی الجیلانی
اس کتاب میں حضرت غوث الاعظمؓ کے ایک مرید نے ان کے ارشادات جمع کئے ہیں اور اس کے
کاتب سید سلطان محی الدین بادشاہ قادری ہیں جن کی مکتوبہ اور مصنفہ دیگر کتابیں بھی ادارے
میں محفوظ ہیں۔ دیکھو نمبر ۱۸۶ و ۲۰۴۔
اس کتاب کا رسم الخط اور نہج کتابت بھی وہی ہے جو ان مذکورہ دو کتابوں کی ہے اور
اس کو ۱۲۷۸ھ میں نقل کیا گیا ہے۔

۲۷ ورق - ۱۷ سطور فی صفحہ ″۵ × ″½۷

(۲۰۶) نکات الواصلین

(تصوف اردو)

سید سلطان محی الدین بادشاہ قادری

اس مصنف کی اور کتابوں کے لئے دیکھو فہرست ہذا نمبر ۱۸۶ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - اور اس کتاب کی تفصیلات تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول میں صفحہ ۱۹۴ پر چھپ چکی ہیں۔

(۲۰۷) انتخاب رسالہ رفیع الدین

مولانا شاہ رفیع الدین قندھاری کے کسی رسالہ سے سلطان محی الدین بادشاہ قادری نے طریقۂ حضرات قادریہ کا حصہ منتخب کر کے نقل کیا ہے اور یہ کتاب مخطوط نمبر ۲۰۶ کے ساتھ ہی لکھی گئی ہے۔

۳ - ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ ۵″ × ۷½″

(۲۰۸) توحید مطلق وجدانی الحق — مثنوی۔ اردو

سید سلطان محی الدین بادشاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۶

(۲۰۹) مجموعۂ مستزاد — (نظم تصوف۔ فارسی)

عطار - رومی شاہ محمد غوث گوالیاری - سالک وغیرہ

سلطان محی الدین بادشاہ قادری (دیکھو نمبر ۱۸۶ - ۲۰۴ - ۲۰۵ تا ۲۰۸) نے خواجہ فریدالدین عطار مولانا جلال الدین رومی، شاہ محمد غوث گوالیاری اور خود اپنی ایک ایک مستزاد۔ اس مجموعے میں نقل کی ہے۔ ہر مستزاد کا مقطع درج ذیل ہے:-

عطار اشعار بہ بندار اگر چشم سرہستی — رازی بہ نہفتہ
انگہ بزبان از دل عطار برآمد — ایں بود کہ ان شد

رومی رومی سخن کفر نگفتہ ست چو جاہل — منکر مشویدش
کافر شود آں کس کہ بانکار برآمد — از دوزخیاں شد

غوث خود بود کہ ایمان بخود آورد دم — در کسوت اسلام
ترسا شد از خانۂ خمار برآمد — از در دکشاں شد

سالک خود عاشق و خود عشق شدہ سالک مجذوب — خود کافر و مومن
خود بیخود و خود صاحب وہشیار برآمد — خود وجد کناں شد

اس نسخے کے آخر میں بھی کاتب کی وہی مستطیل اور مدور مہریں ثبت ہیں جو نسخہ ۲۰۴ میں بھی موجود ہیں۔

۶ - ورق ۱۱ سطور فی صفحہ ۵″ × ۷½″

(۲۱۰) منتخب دیوانِ عاشق
نظم۔ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۶۹

(۲۱۱) شرح علّامی ۱۲۴۸ھ
انشار۔ فارسی

محمد اعلم لکھنوی

محمد اعلم لکھنوی ولد فضل علی ولد قاضی سیف اللہ نے ابوالفضل کے دو دفتروں کی شرح ۱۲۴۸ھ میں لکھی تھی۔ اس میں ۹۹ خطوط کی شرح ہے۔ کتاب کی ابتدا میں متعدد علمائے عصر کی تقریظیں بھی شریک کی گئی ہیں۔ یہ نسخہ مکمل ہے لیکن اس کا آخری صفحہ جس پر تاریخ کتابت درج تھی تلف ہوگیا ہے۔

خطِ نستعلیق معمولی۔ عنوانات سرخی میں غالباً مصنف کے لئے انہی کی زندگی میں لکھا گیا ہے۔

یہ کتاب مرزا باسط بیگ صاحب بی اے ایچ سی ایس کا عطیہ ہے۔

اوراق۔ ۲۶۵۔ ۱۵ سطر فی صفحہ ۶¼" × ۸½"

(۲۱۲) پندنامہ ۱۰۸۶ھ
نصائح۔ اردو

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۵۸

(۲۱۳) قانونچہ بہرہ بخش ۱۱۶۰ھ
انشار۔ فارسی

امر سنگھ خاکی

امر سنگھ ابن بدر سنگھ ابن رائے دیبی داس دیوان نواب سعد اللہ خاں (والد آصف جاہ) نے یہ کتاب لکھی ہے۔ انھوں نے لاہور سے حیدرآباد آکر پہلے نواب ناصر جنگ کے یہاں بہ حیثیت پیشکار بارہ سال ملازمت کی اور اس کے بعد نواب انورالدین خاں کے یہاں ارکاٹ میں جماعدار رہے اور وہیں یہ کتاب ۱۱۶۰ھ میں قلمبند کی۔

غالباً کسی کایستھ کاتب نے معمولی نستعلیق میں یہ کتاب لکھی اور اس کی تاریخ تکمیل ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۵۹ھ روز سہ شنبہ درج ہے۔

۱۰ ورق۔ ۱۴ سطر فی صفحہ ۵" × ۸½"

(۲۱۴) شمائل نبی
سیر۔ عربی

اس کتاب میں عربی زبان میں آنحضرتؐ کے شمائل آٹھ نظموں میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہر صفحہ کے درمیان سرخی میں ایک شعر درج ہے۔ اور اس کے بعد پانچ مصرعوں میں غالباً اس کی شرح ہے۔

یہ کتاب مرزا ہمدم شیرازی کی مکتوبہ ہے اور ان کے پوتے برق موسوی نے ان کی اور کتابوں کے ساتھ اس کو بھی ادارے میں بطور تحفہ داخل کیا ہے۔

۲۳ ورق ، سطور فی صفحہ ۴" × ۶½"

(۲۱۵) دیوانِ انشاء — کلام۔ اردو

میر انشاء اللہ خاں

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۱۰۷

(۲۱۶) بوستاں — نظم۔ فارسی

سعدی شیرازی

بوستاں کا یہ نسخہ ۱۲۶۱ھ میں غالباً شیخ محمود ناندیڑی نے نقل کیا ہے۔ کاتب نے کچھ اس طرح دستخط کئے ہیں کہ نام صاف طور پر پڑھا نہیں جاتا۔ کتاب کے آخر میں سید غلامی صاحب کی ایک اردو مناجات ہے۔ یہ غلامی صاحب قندہار شریف سے تعلق رکھتے تھے۔ دیکھو مشاہیر قندہار دکن۔

۲۱۸ - ورق ۱۳ سطور فی صفحہ ۵½" × ۹"

(۲۱۷) وفات نامہ رسالت پناہ سنہ ۱۱۱۱ھ — سیر۔ اردو

دریا

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات صفحہ ۱۵۵

(۲۱۸) ریاض الجناں سنہ ۱۲۰۷ھ — سیر۔ اردو

محمد باقر آگاہ

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۸۸

(۲۱۹) آمدن نامہ — لغت و قواعد۔ فارسی و اردو

مشہور درسی کتاب کا یہ نسخہ سنہ ۱۲۹۱ھ سے پہلے کا مکتوب ہے۔ خط نستعلیق معمولی۔ ہر فارسی لفظ کے نیچے اردو ترجمہ درج ہے۔

۲۳ ورق ۱۵ سطور فی صفحہ ۵" × ۸"

(۲۲۰) انشائے دلکشا — انشاء۔ فارسی

سید نثار علی بخاری ولد سید اعظم بخاری بریلوی

یہ کتاب خاص اہتمام کے ساتھ نہایت خوش خط نستعلیق شکستہ آمیز خط میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخی میں درج ہیں۔ ترقیمے میں کاتب نے جہاں اپنا نام لکھا تھا اس کو بعد میں

کسی نے مٹا دیا ہے۔

مرزا ف در بیگ نام پڑھا جاتا ہے۔ تاریخ تکمیل ۸ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ درج ہے۔ اس میں بریلی کے اکثر ہندو اور مسلمان عمائدین کے نام خطوط درج ہیں۔

۶۷ ورق ۱۹ سطور فی صفحہ ۵ × ۸

(۲۲۱) مقالہ پارسی ۱۱۰۲ھ

قواعد۔ فارسی

محمد سعید ہمند المتخلص متمند

قواعد فارسی کا یہ رسالہ معمولی نستعلیق خط میں ۱۲۶۳ھ میں نقل کیا گیا۔ عنوانات سرخی میں درج ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ بلکہ صرف سنہ کتابت لکھا گیا ہے۔ یہ نسخہ اور اس کے ساتھ چند اور قلمی اور مطبوعہ کتب محمد ابا سیٹھ صاحب میسور کی عطیہ ہیں۔

۱۱ ورق۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۶ × ۸

(۲۲۲) دیوان فی الحال شاہ

کلام۔ اردو

عبدالقادر فی الحال شاہ

فی الحال تخلص کوئی صوفی بزرگ غالباً میسور کے علاقہ میں گزرے ہیں جو کسی اور بزرگ سید قدرت اللہ شاہ قادری کے خلیفہ و مرید تھے۔ چنانچہ اس دیوان کی اکثر غزلوں کے مقطعوں میں ان سید قدرت اللہ عارف باللہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فی الحال شاہ کا کلام زیادہ تر تصوف اور عالم جذب کی پیداوار معلوم ہوتا ہے۔ بعض جگہ شعر تقطیع سے گر بھی گئے ہیں۔ پورا دیوان معمولی نستعلیق خط میں لکھا گیا ہے۔ حاشیہ کی اور درمیانی جدولیں سرخ روشنائی میں کھینچی گئی ہیں۔

کوئی ترقیمہ نہیں ہے غالباً یہ نسخہ بھی ۱۲۶۳ھ میں مقالہ پارسی (۲۲۱) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

۲۸ ورق۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۶ × ۸

(۲۲۳) رسالہ درویشی

تصوف۔ فارسی

مصنف نامعلوم

اس مختصر سے رسالے میں صوفیا کے رسم و رواج اور پیری مریدی کے جو طریقے رائج ہیں ان کے ماخذ بتائے گئے ہیں .... اور قرآن شریف سے ان کا جواز ثابت کیا گیا ہے۔ معمولی خط نستعلیق اور آیات قرآنی کے لئے معمولی خط نسخ استعمال کیا گیا ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ غالباً ۱۲۶۳ھ میں کتب نمبر ۲۲۱ و ۲۲۲ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

۳ ورق۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۶ × ۸

(۲۲۴) واسوخت قلق
خواجہ اسد اللہ آفتاب الدولہ قلق

کلام۔ اردو

قلق تخلص کے کئی شاعر گزرے ہیں اس واسوخت کے مصنف غالباً خواجہ بہادر حسین فراق لکھنوی ہمشیر زادۂ خواجہ وزیر کے فرزند خواجہ اسد اللہ قلق ہیں۔ ان کا یہ واسوخت نہایت تکلف کے ساتھ خوشخط نستعلیق شکستہ میں لکھا گیا ہے۔ جدولیں سرخی میں کھینچی گئی ہیں۔ ابتدائی صفحہ کی پیشانی رنگین اور مطلا نقوش سے مزین ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ کے آخری شاہی دور میں غالباً واجد علی شاہ کے لئے یہ نسخہ لکھنؤ یا کلکتہ میں ۱۸۵۶ء سے پہلے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہی اسی جلد میں کئی اور مشاہیر شعرائے لکھنؤ کے واسوخت بھی ہیں۔ جو الگ الگ صفحات اور مطلا پیشانی کے ساتھ خاص اہتمام سے نقل کئے گئے ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

اس واسوخت میں جملہ ۴۴ بند ہیں یعنی ۱۳۲۔ اشعار ابتدائی اور آخری بند درج ذیل ہیں۔

ابتدا:۔ آج وہ غیروں سے ملنے کی قسم کھاتے ہیں — خود بخود منفعل جو رہیں شرماتے ہیں
ہاتھ ملتے ہیں ستم ان کو جو یاد آتے ہیں — پاؤں یہاں صبر و تحمل کے اٹھے جاتے ہیں

مثل بلبل جو انھیں نالہ کناں پاتا ہوں
پھول کی طرح خوشی سے میں کھلا جاتا ہوں

انتہا:۔ بس قلق اتنی رکھائی سے شکایت نہ کرو — منتیں کرتے ہیں اب قطع محبت نہ کرو
ہوش میں آؤ گے دیتے ہیں یہ غفلت نہ کرو — سو یہی وقت ہے ملجاؤ حماقت نہ کرو

ہاتھ بھی باندھ چکے پاؤں پہ سر دھرتے ہیں
جو تمھیں چاہیے تھا چاہ سے وہ کرتے ہیں

آخری بند میں کاتب نے سرخی میں شاعر کا تخلص بجائے قلق کے خلق لکھا ہے لیکن یہ لفظ وزن میں نہیں آتا اور گمان غالب یہ ہے کہ قلق کا سہو کتابت ہے۔

(۲۲۵) واسوخت رند
سید محمد خاں رند

کلام۔ اردو

سید محمد خاں خلف نواب سراج الدولہ غیاث الدین محمد خاں نیشاپوری لکھنؤ کے مشہور شاعر اور خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد تھے۔ اس واسوخت میں بھی واسوخت قلق (دیکھو ۲۲۴) کی طرح ۴۴ بند یعنی ۱۳۲ شعر ہیں اور اس کی کتابت بھی اسی شان کی ہے اور کاتب بھی وہی ہے۔

ابتدا:۔ پیش ازیں یار ترا عاشق شیدا تھا میں — ہمہ تن آئینہ ساں محو تماشا تھا میں
بستۂ سلسلۂ زلف چلیپا تھا میں — کو بکو شہر میں تیرے لئے رسوا تھا میں
اک زمانہ ترا عاشق مجھے بتلاتا تھا! — انگلیاں اٹھتی تھیں جس راہ سے میں جاتا تھا

انتہا۔ دوستی بندہ کو صاحب سے نہیں اب منظور
رکھئے تکلیف ملاقات سے مجھ کو معذور
گرچہ بد وضع ہے یہ رند جہاں میں مشہور
ہر زمانے پہ یہ ہے ظاہر جو ہے میرا دستور
عمر بھر پھر نہ زباں سے کبھی اقرار کیا
جب کسی بات کا ناچیز نے انکار کیا

(۲۲۶) واسوخت آباد

کلام۔ اردو

مہدی حسین خاں آباد

اس واسوخت کا ایک اور نسخہ بھی ادارے میں محفوظ ہے جس کا ذکر تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۳۳۵ پر شایع ہو چکا ہے لیکن اس نسخے میں صرف ۲۶۰ بند ہیں۔ یعنی نسخۂ مذکور الصدر سے دو بند کم ہیں۔

یہ واسوخت بھی دوسری واسوختوں نمبر ۲۲۴ و ۲۲۵ کی طرح خاص اہتمام کے ساتھ خوش خط نستعلیق شکستہ خط میں لکھا گیا ہے۔

اس کے ابتدائی اور آخری بند وہی ہیں جو تذکرۂ اردو مخطوطات میں اس واسوخت کے دوسرے نسخے نمبر ۱۷۰ کے ذکر میں شایع ہو چکے ہیں۔

(۲۲۷) واسوخت جان صاحب

کلام۔ اردو

میر یار علی جان صاحب لکھنوی

میر امن لکھنوی کے فرزند اور عاشور علی خاں کے شاگرد۔ ریختی کے استاد تھے۔ یہ واسوخت بھی ریختی ہی میں لکھا ہے۔

اس میں ۲۹ بند یعنی ۱۷۰ اشعر ہیں۔

ابتدا۔ عشق کے نام سے میں تو کبھی آگاہ نہ تھی
کچھ خبر میرے فرشتوں کو بھی واللہ نہ تھی
وائے بندی کی تو گھٹی میں پڑی چاہ نہ تھی
نیک بختوں میں رہا کرتی تھی بد راہ نہ تھی
پاؤں پھیلا کے صدا شام سے میں سوتی تھی
مجھ کو معلوم نہ تھا صبح کدھر ہوتی تھی

انتہا۔ میں نے جو کچھ کہا واللہ ہے سب جھوٹ ملاں
اور نے بندی کا اب تک نہیں دیکھا مو باف
رنج جب ہوتا ہے دل دونوں نہیں ہوتے ہیں صاف
جو کہ ہونا تھا ہوا کیجئے تقصیر معاف
آپ کے ملنے کی پھر دھوم سے ہووے شادی
جان صاحب دے مجھے آکے مبارک بادی

یہ نسخہ بھی کتب نمبر ۲۲۴ تا ۲۲۶ ہی کے کاتب نے اسی خط اور اسی اہتمام سے نقل کیا ہے۔

ب) احوال شب زفاف

کلام۔ اردو

یہ بھی جان صاحب کی ایک نظم ہے۔ اس میں ۳۴ بند یعنی ۱۰۲ اشعر ہیں اور یہ بھی واسوخت جان صاحب کے کاتب ہی نے نقل کی ہے۔ لیکن اس نظم کی پیشانی مطلا و منقش نہیں ہے بلکہ واسوخت کے ساتھ ہی اس کی کتابت شروع کردی گئی ہے۔

ابتدا:۔ جس پہ بیتی ہو یہ وہی جانے — جو کہ بیدرد ہو وہ کیا جانے
جب میں سسرال کو لگی جانے — دونوں بہنوں نے اور بڑی ماں نے
میرے چھٹنے کا جب خیال کیا
کیا کہوں اپنا کیا حال کیا

انتہا:۔ کیا ہی مشاطہ نے دیا ہے دم — شادی کیسی کہ ہوگیا ہے غم
جان صاحب سے ناک میں ہے دم — چھوڑتا ہی نہیں مجھے اک دم
کیا کہوں بدگمان ہے کیا
آنے جانے کہیں نہیں دیتا

ج) واسوخت بسمل

کلام۔ اردو

بسمل لکھنوی

اس تخلص کے متعدد شاعر گزرے ہیں جن میں حسب ذیل مشہور ہیں۔

۱۔ سید جبار علی رئیس جبار گڈھ۔
۲۔ محمد عبد الحکیم خلف حکیم پیر بخش برادرزادہ مولوی امام بخش صہبائی
۳۔ حافظ محمد حسین خلف حافظ محمد بخش دہلوی
۴۔ مولوی محمدی عرف میاں صاحب دہلوی
۵۔ محمدی بیگ لکھنوی خلف مرزا محمد امین
۶۔ امیر حسن خاں خلف عاشق علی خاں کاکوروی
۷۔ پنڈت سندر لال خلف بخشی ٹیکارام لکھنوی شاگرد ناسخ

یہ واسوخت موخر الذکر دو شعرا میں سے غالباً امیر حسن خاں بسمل کی تصنیف ہے۔ اس کا کاتب وہی ہے جو کتب نمبر ۲۲۴ تا ۲۲۶ کا ہے۔ اس میں ۵۶ بند ہیں یعنی ۱۶۸ شعر ہیں ہر بند کا آخری شعر فارسی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کاتب نے برق لکھنوی کا ایک مسدس بھی نقل کیا ہے۔

ابتدا۔ چشم ہے اشک فشاں اب نظر آیا کیا ہے — لب پہ ہر دم ہے فغاں دل میں سمایا کیا ہے
ہر بنِ مو ہے سناں اس سے کنایا کیا ہے — بار تن ہو گئی جاں بار خدایا کیا ہے
جنبش آہ انیس دل زار است اکنوں
نکہت گل بہ دماغم سر خار است اکنوں

انتہا۔ بسمل زار کو اس قصد سے کچھ کام نہ تھا — کہہ دیا کہنے سے اک دوست کے ہاں یہ نوحہ
گل ہے بلبل ہے کہاں کون نسیم اور صبا — اپنے نزدیک تو ہے کار جہاں سب جھوٹا
کشتۂ خنجر تسلیم و رضا ئم آخر
بہ خدا بودہ ام اول بہ خدا ئم آخر

(د) مسدس برق

کلام۔ اردو

مرزا محمد رضا برق

بخشی الملک فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق خلف مرزا کاظم علی صاحب شاگرد ناسخ کا یہ مسدس ان کی زندگی ہی میں بہ مقام کلکتہ دوسری اور نظموں (دیکھو ۲۲۴ تا ۲۲۶) کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ خط نستعلیق شکستہ نہایت پاکیزہ ہے اور خاص اہتمام سے یہ نسخہ مرتب ہوا ہے۔ اس میں جملہ ۱۱ بند اور ۲۳ شعر ہیں۔ ہر بند کا آخری شعر فارسی میں ہے۔

ابتداء۔ حالت اپنی جو گزرتی ہے بیاں کیا کیجے
راز پوشیدہ بھلا اپنا عیاں کیا کیجے
پھر نہ کہیے تو اب اے پیر و جواں کیا کیجے
آتش عشق کو سینے میں نہاں کیا کیجے
تپ ایں آتش جاں سوز نہ گفتن تا کے
سوختم سوختم ایں راز نہفتن تا کے

انتہا۔ گلشن دہر میں جو رنج اٹھائے اگلے برق
حق تعالیٰ نہ دکھائے نہ سنائے اے برق
صرصر ہجر نے یہ داغ دکھائے اے برق
اس کو جی بھر کے نہ ہم دیکھنے پائے اے برق
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

(ہ) مسدس عیشی

کلام۔ اردو

طالب علی خاں عیشی لکھنوی

طالب علی خاں ولد علی بخش خاں لکھنوی اردو اور فارسی۔ دونوں زبانوں کے صاحب دیوان

شاعر تھے۔ مجموعۂ نثر اور سرو چراغاں بھی ان کی یادگاریں ہیں۔ ان کا یہ مسدس کلکتہ میں واجد علی شاہ کے لئے دیگر متعدد نظموں کے ساتھ (دیکھو ۲۲۴ تا ۲۲۷) خاص اہتمام سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں ۲۱ بند یعنی ۶۳ شعر ہیں۔ ہر بند کا آخری شعر فارسی ہے۔ یہ جلد اسی مسدس پر ختم ہوتی ہے۔

ابتدا۔ عشق کا پھر سر و ساماں ہے خدا خیر کرے
پھر جنوں سلسلہ جنباں ہے خدا خیر کرے
گریہ آمادۂ طوفاں ہے خدا خیر کرے
صحبت دست و گریباں ہے خدا خیر کرے
قرعۂ غم زدہ ام تاکہ کند دل شادم
بازویراں شدہ ام تاکہ کند آبادم

انتہا۔ دل نہ حسرت کش ساقی ہے نہ لب تشنۂ جام
راحتیں روح کو درکار نہ جی کو آرام!
داغ حسرت ہوں مرا سینۂ سوزاں ہے مقام
محفل عیش و طرب سے مجھے عیشی کیا کام!
زغم خون جگر بادہ بہ جام است مرا
صحبت باغم دل عیش مدام است مرا

(۲۲۸) پنچھی باچھا سنہ ۱۱۴۶ھ مثنوی۔ اردو

وجدی

اس کتاب کے دیگر چار نسخوں کی تفصیل تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول کے صفحات ۶۰، ۶۱، ۶۳ اور ۱۱۲ پر شایع ہو چکی ہے۔ ان نسخوں کے سلسلۂ نمبر ۵۸۔ ۱۵۸۔ ۱۰۳ اور ۱۱۵ ہیں۔

یہ نسخہ ادارے کے دوسرے چار نسخوں سے زیادہ اہم اور پاکیزہ ہے۔ دوسرے نسخے تصنیف کتاب کے تقریباً سو سال بعد نقل کیے گئے ہیں اور یہ نسخہ صرف ۱۹ سال بعد لکھا گیا ہے۔ اس کا خط نہایت عمدہ نستعلیق روشنائی بہت روشن۔ کاغذ نہایت نفیس ہے اور جدولیں سرخ و کبود روشنائی میں بڑے ہی اہتمام سے کھینچی گئی ہیں۔ کتاب کے آخر میں حسب ذیل ترقیمہ ہے۔

"کاتب ایں کتاب بخط طبعی بہادر بیگ غفر اللہ ذنوبہ۔ تمت بعون اللہ الملک الوہاب۔ پنچھی باچا خطاب۔ تحریر فی التاریخ نوزدہم ماہ ذیقعدہ
سنہ بود ہجری صد و یک ہزار۔ بران شصت و پنجم کردند شمار۔"

۱۲۴ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ۔ ″۵ × ″$9\frac{1}{2}$

(۲۲۹) زبدۃ الحساب

(ریاضی - فارسی)

حافظ احمد ابن شیخ محمدؐ مغربی

زبدۃ الحساب کا یہ نسخہ نہایت عمدہ خط نستعلیق میں حیدرآباد میں ۱۲۳۷ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ عنوانات اور اشکال سرخ روشنائی میں صحت و اہتمام کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ حاشیہ پر شرحیں اور نقشے بھی بہت عمدہ ہیں۔ غلام علی کاتب نے یہ ترقیمہ بھی سرخ روشنائی میں لکھا ہے۔

"الحمد للہ والمنہ ایں کتاب زبدۃ الحساب۔ تالیف حافظ احمد خاں بہادر بموجب حکم .... (مٹا دیا گیا ہے) بخط عاصی پُر معاصی غلام علی کاتب در بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد بروز پنجشنبہ بتاریخ بست و پنجم رجب المرجب ۱۲۳۷ھ یک ہزار و دو صد و سی و ہفت ہجری حسن اتمام یافت"

۴۰ ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ - "۶۱/۴ × "۱۰۱/۲

(۲۳۰) گلزار شفیق ۱۱۸۶ھ

(انشا - فارسی)

حکومت رائے

دکن کے مشہور مصنف و شاعر لچھمی نارائن شفیق کے ایک خاص شاگرد حکومت رائے نے یہ کتاب اس وقت مرتب کی ہے جب کہ وہ اپنے استاد کے ساتھ اورنگ آباد سے حیدرآباد تک سفر کر رہے تھے۔ اس میں خود شفیق کے خطوط ہیں جو ان کے معاصرین کے نام لکھے گئے تھے۔ کتاب ناقص الآخر ہے اس لئے نہ کاتب کا نام معلوم ہو سکا اور نہ سنہ کتابت۔ خط معمولی شکستہ آمیز ہے۔ عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن بعد کے اکثر صفحات میں عنوانات کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ شاید بعد کو ان کی تکمیل نہیں ہوئی۔

۶۹ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - "۵۱/۲ × "۹

(۲۳۱) نگارین نامہ

(قصہ - فارسی)

بہار دانش و نگار دانش کی طرز پر انہی کے جواب میں یہ فارسی قصہ لکھا گیا ہے۔ اس نسخے کے ابتدائی چند ورق محفوظ نہیں ہیں۔ شکستہ خط میں نقل کیا گیا ہے۔ بعض جگہ حاشیہ پر الفاظ کی صحت کی گئی ہے۔ اور مشکل لفظوں کے معنے بھی لکھے گئے ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نہ کاتب کا نام معلوم ہو سکا اور نہ سنہ کتابت۔ البتہ کاغذ اور روشنائی وغیرہ سے تیرھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

اس نسخے سے قبل تصوّف کے کسی فارسی رسالے کے دو صفحات بھی موجود ہیں جن میں آنحضرت صلعم کی بشریت کے ثبوت میں احادیث وغیرہ کی مدد سے بحث کی گئی ہے۔
۱۳۶ ورق - ۱۶ سطور فی صفحہ - ½۵" × ½۸"

(۲۳۲) **پربودہ چیندر** — قصّہ - فارسی

بنوالی چند

یہ فارسی قصہ دراصل کسی سنسکرت یا ہندی کتاب کا ترجمہ ہے اس کے ابتدائی ۳۵ ورق غائب ہیں۔ خاص اہتمام سے خوش خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ اس کے ترقیمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ کے زمانے میں بھی لوگ کس طرح تصنیف و تالیف اور کتابت کے کام میں مصروف رہتے تھے۔ اور ایسی خطرناک حالت میں بھی کیسی خوش خط کتابیں نقل کی جاتی تھیں۔ ترقیمہ یہ ہے:-

"تمت تمام شد این نسخہ پربودہ چیندر بتاریخ بست و ہفتم شہر صفر سنہ احد عالمگیر ثانی در حدود جیون پور متعلقہ بنارس ہمراہ لشکر نواب شجاع الدولہ بہادر کہ از مدت شش ماہ دریں لشکر واردیم"

یہ کتاب اور اس کے ساتھ اور کتابیں (جو اسی جلد میں شامل ہیں) شجاع الدولہ اور مرہٹوں کی لڑائی کے زمانے میں لشکر کے دوران سفر ہی میں لکھی گئی ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ سب کتابیں سنسکرت کے فارسی ترجمے ہیں ان کا ذکر بعد کے نمبروں میں درج ہے۔
۴۷ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ½۴" × ۷"

(۲۳۳) **گیتا مترجم (مراۃ الخلائق)** — (ترجمہ - فارسی)

عبدالرحمٰن بن عبدالرسول عباسی

یہ نسخہ بھی اسی کاتب نے اجودھیا میں لکھا ہے۔ جس نے پربودہ چیندر نمبر (۲۳۲) بنارس کے قریب جیون پور میں نواب شجاع الدولہ کے لشکر میں نقل کیا تھا۔ اس کی تکمیل ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی تھی۔ یعنے ۲۷ صفر کو پربودہ چیندر کی تکمیل کے بعد اس کی کتابت شروع کی اور صرف ۱۲ دن میں ۴۸ صفحات نقل کیے۔ اس کا ترقیمہ یہ ہے:-

"بتاریخ دہم ربیع الاول سنہ احد عالمگیر ثانی در مقام صوبہ اجودھیا جی تحریر یافت"
۲۴ ورق (۱۰۵ تا ۱۲۸) - ۱۳ سطور فی صفحہ - ½۴" × ۷"

(۲۳۴) **شری مہادیو کا ارشاد ماتا پاربتی** — (ترجمہ - فارسی)

عبدالرحمٰن بن عبدالرسول عباسی

یہ مختصر سا رسالہ بھی تصوّف کے موضوع پر ہے اور اس کو بھی کاتب نسخہ جات ۲۳۲ و ۲۳۳ نے

لشکر شجاع الدولہ میں نقل کیا ہے۔
۱۱ صفحات (ورق ۱۲۹ تا ۱۳۲ - الف) ۱۳ سطور فی صفحہ - ½۴″ × ۷″ -

(۲۳۵) **مکتوب دساوصاف روح** (تصوّف - فارسی)

تین صفحات کا یہ مکتوب بھی سنسکرتی تراجم کے سلسلے میں لشکر شجاع الدّولہ ہی میں لکھا گیا ہے۔ اور اس کا کاتب بھی وہی ہے جس نے کتب نمبر ۲۳۲ تا ۲۳۳ نقل کئے ہیں -
۳ صفحات (ورق ۱۳۲ ب تا ۱۳۳ الف) - ۱۳ سطور فی صفحہ - ½۴″ × ۷″ -

(۲۳۶) **شری مہادیو کا ارشاد شری کرشن کو** (ترجمہ - فارسی)

عبدالرحمٰن بن عبدالرسول عباسی

ہندو تصوف کا یہ رسالہ بھی نسخہ جات نمبر ۲۳۲ تا ۲۳۵ کے ساتھ لشکر شجاع الدّولہ میں نقل کیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں کوئی علٰحدہ ترقیمہ نہیں ہے - بلکہ دوسرے ہی صفحہ سے ترجمہ اتمان شتیا شروع کر دیا گیا ہے۔
۱۲ ورق (۱۳۴ تا ۱۴۶) ۱۳ سطور فی صفحہ - ½۴″ × ۷″

(۲۳۷) **اتمان فتیا مترجمہ** (کشف الانوار) (ترجمہ - فارسی)

عبدالرحمٰن بن عبدالرسول عباسی

اس کتاب میں مہادیو جی اور پاربتی جی کی گفتگو کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جو معرفت الٰہی کے موضوع پر کی گئی ہے - اس کے آخر میں جو ترقیمہ ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نسخے کا کاتب جو شجاع الدولہ کے لشکر میں جیون پور قریب شہر بنارس سے ساتھ (اور وہاں نسخہ ۲۳۲ نقل کیا) بنارس سے اجودھیا گیا - (جہاں نسخہ ۲۳۳ نقل کیا) اور اجودھیا سے بریلی پہنچا۔ ...... بریلی میں مرہٹوں کے راستہ روکنے کے باعث کچھ عرصہ ٹھہرنا پڑا تو یہ کتاب نقل کی۔ اس کی تکمیل کی تاریخ ۱۴ ربیع الثانی لکھی ہے - ترقیمہ یہ ہے -

"بتاریخ چہاردہم ربیع الثانی سنہ احد عالمگیر ثانی در مقام بریلی کہ بہ سبب آمدن مرہٹہ راہ عبور نبود وچند روز مقام شدہ در اتمام آن پرداخت ۔"

۱۰ ورق (۱۴۶ ب تا ۱۵۵ ب) - ۱۳ سطور فی صفحہ - ½۴″ × ۷″

(۲۳۸) **رسالہ اطوار** (گفتگوئے بشست وشری راچندرجی) (ترجمہ - فارسی)

عبدالرحمٰن بن عبدالرسول عباسی

یہ کتاب بھی تصوف واخلاق کے موضوع پر ہے اور نسخہ جات ۲۳۳ تا ۲۳۷ کے کاتب ہی نے

اس کو نقل کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اور کاتب ایک ہی شخص ہے۔ ان سب رسائل کی کتابت اور نہج تحریر بالکل یکساں ہے۔ یہ کتاب ناقص الآخر ہے۔ اس لئے اس کا سنہ و مقام کتابت معلوم نہ ہو سکا۔

۱۱ ورق (۱۵۶ تا ۱۶۷ ب)۔ ۱۳ سطور فی صفحہ۔ ½۴" × ۷"۔

(۲۳۹) ذکر و فکر صوفیا (تصوّف۔ فارسی)

اس کتاب میں نہ دیباچہ ہے نہ ترقیمہ ہے۔ اس لئے نہ مصنف کا پتہ چل سکا اور نہ کاتب و مقام و سنہ کتابت کا۔ ذکر و فکر و مراقبہ اور رویا سے متعلق بہت ہی مفید کتاب ہے۔ جو معمولی خط نستعلیق میں نقل کی گئی ہے۔ بعض جگہ عربی عبارتیں سرخ روشنائی میں خط نسخ میں لکھی گئی ہے۔

۱۶ ورق۔ ۱۴ سطور فی صفحہ۔ ۶" × ۹"۔

(۲۴۰) شرح اسامی دیوان حافظ (شرح۔ فارسی)

میر سید علی ہمدانی

یہ مختصر سا رسالہ دیوان حافظ کے خاص خاص الفاظ کی شرح کے طور پر قلمبند کیا گیا ہے۔ اس کے کاتب یقین علی شاہ بخشش نور علی شاہ ہیں جنھوں نے نسخ نما نستعلیق میں یہ رسالہ بمقام گلبرگہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کی درگاہ میں نقل کیا اور دوشنبہ ۲۸ رمضان کو اس کی تکمیل کی لیکن سلسلہ نہیں لکھا۔ کتاب نمبر (۲۳۹) کے ساتھ ایک ہی جلد میں شامل ہے لیکن دونوں کے کاتب جدا ہیں۔ کاغذ اور روشنائی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب بارھویں صدی ہجری میں یا اس سے قبل نقل کی گئی ہے۔

۶ ورق۔ ۱۹ سطور فی صفحہ ۶" × ۹"۔

ب۔ کلام صوفیا (کلام۔ فارسی)

نسخہ نمبر ۲۴۰ کے کاتب سید علی ہمدانی نے شرح اسامی کے ساتھ ہی خواجہ بندہ نوازؒ۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ سید جلال الدین بخاریؒ اور حضرت شیخ فرید شکر گنجؒ کی فارسی نظمیں نقل کی ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

(۲۴۱) روح الارواح (تصوّف۔ فارسی)

اس رسالے میں دل سے متعلق مختلف بزرگوں کے اقوال درج کئے گئے ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نہج خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کاتب اور نسخہ نمبر ۲۳۹ کا کاتب ایک ہی شخص ہے۔

۶ ورق۔ ۱۳ سطور فی صفحہ۔ ۶" × ۹"۔

(۲۴۲) تعدد وجود

(تصوف - فارسی)

یہ بھی تصوف کا ایک رسالہ ہے جس میں وجود سے متعلق بحث کی گئی ہے کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نہ مصنف کا نام معلوم ہو سکا اور نہ کاتب و زمانہ کتابت کا پتہ چل سکا۔ غالباً نسخہ جات نمبر ۲۳۹ و ۲۴۱ کے کاتب ہی نے اس کو بھی نقل کیا ہے۔ یہ سب کتابیں ایک ہی جلد میں شامل ہیں۔

۴ ورق - ۱۶ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹" -

(۲۴۳) مخزن طب قطب شاہی

(طب - فارسی)

مصنف نامعلوم

یہ کتاب قلعہ گولکنڈہ کے باہر ایک مسجد کے محراب میں بطور قرآن شریف رکھی ہوئی بارہ سال قبل راقم ہذا کو دستیاب ہوئی جس کے منتشر اوراق کو مرتب کر کے جلد بندی کے بعد ادارے میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ یہ ناقص الاول والآخر ہے۔ مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا البتہ اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ کوئی ایرانی طبیب ہے جو کافی عرصہ دکن میں رہ چکا ہے۔ اس نے ورق ۲۸۲ پر اپنے ایک استاد مولانا عطاء اللہ کردستانی کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح اوراق ۲۹۲ ب اور ۳۲۸ الف و ب سے ثبوت ملتے ہیں کہ وہ مازندران، رے اور ہرات جیسے مقامات میں رہ چکا ہے اور وہاں بھی معالجہ کرتا رہا ہے۔ ہندستان (یعنے دکن) کے معالجوں کا بھی ذکر موجود ہے۔

کاتب کا نام بھی معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ کاغذ اور خط ثلث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب [illegible]ھ کے قبل لکھی گئی ہے۔ خط ثلث پاکیزہ۔ عنوانات سرخی ہیں۔ ابتدائی ۱۱۲ ورق غائب ہیں۔ یہ نسخہ ورق ۱۱۳ سے شروع ہوتا ہے اور آخری ورق ۴۶۴ ہے۔

۳۵۲ ورق - ۲۱ سطور فی صفحہ - ۷" × ۱۱ ۱/۲"

(۲۴۴) فرض الصلوات

(فقہ - عربی)

فقہ کی اس عربی کتاب کا یہ قدیم نسخہ نہایت پاکیزہ اور عمدہ نسخ میں نقل کیا گیا ہے۔ عنوانات کے علاوہ حاشیے اور ہر سطر کے درمیان نہایت ہی خوش نما سرخ روشنائی کی جدولیں ہیں۔ آخر میں کاتب نے خفی خط شکستہ میں اپنا نام اس طرح لکھا ہے۔

"کتبہ العبد المذنب محمد حسن الحسینی الحنفی [illegible]"

کتاب کے پہلے صفحے پر میر ابراہیم علی خاں ۱۲۲۱ھ کی مستطیل مہر بھی ثبت ہے۔ یہ نسخہ ادارے کے پاکیزہ اور نادر نسخوں میں شامل ہے۔

۱۷۶ ورق - ۱۰ سطور فی صفحہ - ۴" × ۶"

(۲۴۵) مرثیہ محتشم — (مرثیہ - فارسی)

محتشم کاشی

مرثیے کے یہ بارہ بند بطور بیاض مرزا صفدر علی بیگ ولد مرزا محمد علی بیگ شیرازی نے ۱۲۶۰ھ میں رسائل طغری کے ساتھ خط نستعلیق شکستہ میں نقل کئے ہیں۔ ان کے بعد کوئی ترقیمہ نہیں ہے بلکہ دوسرے ورق سے رسائل طغری (۲۴۶) شروع کر دے گئے ہیں۔ جن کے ترقیمے سے کاتب کا نام اور سنہ کتابت معلوم ہو سکا۔

۹۶ شعر - ۴ ورق - ۴" × ۶ ۱/۴"۔

(۲۴۶) رسائل طغری — (انشا - فارسی)

ملا طغری

فارسی کے یہ مشہور رسائل پاکیزہ خط نستعلیق میں مرزا خیرات علی بیگ عرف مرزا صفدر علی بیگ ولد مرزا محمد علی بیگ شیرازی نے نقل کئے ہیں اور ترقیمے میں تاریخ تکمیل ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۰ھ بھی درج کی ہے۔ اس سے قبل انھوں نے مرثیہ محتشم بھی نقل کیا ہے۔ جس کا ذکر ۲۴۵ پر گزر چکا ہے۔
خط نہایت عمدہ عنوانات سرخی میں۔ ان رسائل کے بعد اسی کاتب نے تین غزلیں اردو کی بھی نقل کی ہیں۔

۱۴۳ ورق ۱۲ سطور فی صفحہ - ۴" × ۶ ۱/۴"۔

۲۴۷ پیم کہانی — (تصوف - ہندی و فارسی)

ہندی دوہوں کو بطور عنوان سرخ روشنائی میں لکھ کر فارسی عبارت نثر میں ان کی شرح کی گئی ہے۔ اور اس شرح میں احادیث نبویؐ اور قرآن شریف کی آیتوں کے علاوہ متعدد صوفیائے کرام کے اقوال و حالات کے ذریعے سے وضاحت کی گئی ہے۔
آخر میں ایک طویل مثنوی بطور مناجات درج ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ بلکہ کاتب نے صرف اتنا لکھا ہے کہ "جملہ مقابلہ از اصل کردہ شد"
کاغذ نہایت قدیم اور عمدہ لیکن کرم خوردہ ہے۔ خط نہایت پاکیزہ نستعلیق ہے۔ خاص اہتمام کے ساتھ یہ کتاب نقل کی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ کاتب کا نام اور سنہ کتابت معلوم نہ ہو سکا۔

۴۲ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۴ ۱/۲" × ۷"۔

(۲۴۸) مجموعۂ قواعد خوش نویسی — (خوش نویسی - فارسی)

میر دلاور علی دانش

دانش نے اپنے شاگرد نواب سرتاج جنگ ابن نواب محبوب یار جنگ ناظم الدولہ کے لئے

فن خوش نویسی کی یہ کتاب سنہ ۱۳۳۲ھ میں مرتب کی تھی۔ اس میں اس فن کے جملہ لوازمات کی نسبت مفید معلومات جمع کردی گئی ہیں۔ اور اسی سلسلے میں اس موضوع سے متعلق فتح اللہ ابن احمد ابن محمود کا رسالہ اور محمد امین سیستانی کی نظم بھی شامل کردی ہے۔ یہ کتاب خود مولف نے اپنے شاگرد کے کتب خانے کے لئے نہایت خوش خط نستعلیق میں بطور یادگار نقل کی ہے اور غالباً اس کا یہی ایک نسخہ محفوظ ہے۔ تاریخ تکمیل کتابت ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ معلوم ہوتا ہے کہ دانش حیدرآباد کے اچھے خوش نویسوں میں سے تھے۔ وہ مورخ بھی تھے چنانچہ ان کی تاریخ ریاض مختاریہ ادارہ ادبیات اردو کی طرف سے شایع بھی ہو چکی ہے۔

۱۵ ورق۔ ۱۱ سطور فی صفحہ۔ ½ ۵" × ½ ۸"۔

(۲۴۹) حروفات سروتہ مہر

(مثنوی۔ فارسی)

سیاوخش ابن ادرمیفار

اس مجموعہ میں دو تین چھوٹی چھوٹی مثنویاں ہیں۔ جو صاف نستعلیق میں نقل کی گئی ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ غالباً آخر تیرھویں صدی ہجری کی کتابت ہے۔ کتاب کے آخری صفحہ پر مانوکجی سہراب جی اشبورنز کی ایک مہر بھی ثبت ہے۔

۹ ورق۔ ۱۲ سطور فی صفحہ۔ ¼ ۵" × ¼ ۷"۔

(۲۵۰) تحفۃ النصائح۔ سنہ ۷۹۵ھ

(اخلاق۔ فارسی)

شیخ یوسف چشتی دہلوی

سید شیخ یوسف راجو حسینی دہلویؒ، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے مرید اور خواجہ سید محمد گیسو دراز بندہ نواز حسینیؒ کے والد تھے۔ انھوں نے اپنے فرزند ابوالفتح رکن الدین کے لئے اسلام کی نسبت جملہ ضروری معلومات سنہ ۷۹۵ھ میں اس مثنوی میں محفوظ کردی ہیں۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور دکنی اردو میں اس کے کئی ترجمے کئے گئے۔ سنہ ۸۵۰ھ میں قطب الدین رازی نے اس کا جو اردو ترجمہ کیا تھا اس کے دو نسخے (نمبر ۱۵۷ و ۵۱۵ ب) ادارے میں محفوظ ہیں اور ان کا تفصیلی ذکر تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحات ۳۵ و ۵۷ پر شایع ہو چکا ہے۔

یہ نسخہ بہت قدیم اور صحیح ہے۔ اور بمقام تار پتر ۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۰۵۷ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ خط ثلث ہے جو قطب شاہی عہد کی جملہ کتابوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا کاتب اس زمانہ کا مشہور خوش نویس، استاد حافظ ہے۔ یہ سب معلومات اس کتاب کے ترقیمے سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کے عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔

(ب) ضمیمہ تحفۃ النصائح

استاد حافظ کے ترجمے کے نیچے سے اسی زمانے کے کسی اور بزرگ قاضی محمود ولد قاضی حسن اللہ نے ۳۷ شعر نقل کیئے ہیں۔ جو تحفہ ہی کی بحر اور قافیے میں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی محمود کو اس کے کسی نسخے سے یہ مزید شعر دستیاب ہوئے تھے۔ جن کو انھوں نے تکمیل کی خاطر اسی کتاب کے آخر میں نقل کر لیئے۔ ان کا خط بھی استاد حافظ کی طرح خط ثلث نہایت پاکیزہ ہے۔

یہ نسخہ نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے اور اس کے اوّل و آخر صفحات پر ان کی بیضوی مہر "معدن الطاف و عنایت حسین ۱۳۱۶ھ" ثبت ہے۔ اور پہلے صفحہ پر تحفۃ النصائح فارسی اور اس کے اردو ترجمے پر ان کا ایک اردو نوٹ اور دستخط "عنایت حسین ۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۴۱ھ" بھی درج ہے۔

۷۷ ورق۔ ۱۱ سطور فی صفحہ۔ ۳/۴ ۴" × ۱/۲ ۷"۔

(۲۵۱) دس فرائض اسلام

(مثنوی۔ اُردو)

کسی قدیم اُردو شاعر نے اسلام کے دس فرائض منظوم کیئے ہیں۔ جو تحفۃ النصائح فارسی کے آخر میں ثلث آمیز نستعلیق میں عہد قطب شاہی میں نقل کیئے گئے ہیں۔ اس لیئے بہت اہم ہے۔ یہ نظم مختصر ہے اور کل ۱۱ شعر ہیں۔ یہ پوری جلد نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے۔

(۲۵۲) باغ ابراہیم ۱۲۴۲ھ

(تاریخ۔ فارسی)

غلام حسین بن زین العابدین

حیدر آباد کے مشہور مورخ غلام حسین خاں بن زین العابدین ابن نقد علی خاں نے مہاراجہ گوبند بخش بہادر کی فرمائش پر اس ریاست کے ایک مشہور مدار المہام ابراہیم بیگ خاں ظفر الدولہ مجاز الملک ضابط جنگ کے حالاتِ زندگی اور مہماتِ ملک نہایت شرح و بسط سے درج کیئے ہیں۔

یہ نسخہ غالباً مہاراجہ گوبند بخش کے لیئے نہایت روشن نستعلیق میں عمدہ کاغذ پر نقل کیا گیا ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ بعض جگہ حاشیوں پر سے ضائع ہو گیا ہے۔

(۲۵۳) کلام انور

انوار اللہ خاں فضیلت جنگ

(کلام اردو و فارسی)

مولانا انوار اللہ خاں فضیلت جنگ بانی مدرسہ نظامیہ حیدرآباد و استاد آصف جاہ سادس و سابع کے فارسی اور اردو کلام کی یہ بیاض انہی کی زندگی میں مرتب کی گئی ہے - اس میں ان کی وہ غزل بھی شامل ہے جو ادارے کے ان خاص مکتوبات میں بھی شامل ہے جن کو نواب مرزا خاں داغ دہلوی کے یہاں بغرض اصلاح شعر روانہ کئے گئے تھے - اور جن کو ادارے نے شیشے کے فریموں میں محفوظ کر لیا ہے -

۵ ورق - ۱۱ سطور فی صفحہ ۵½" × ۸½" -

(۲۵۴) بکٹ کہانی

(مثنوی فارسی و ہندی)

محمد افضل شاہ قادری

افضل کی یہ مشہور بکٹ کہانی موتی لال ولد بہادر سنگھ کایستھ (متوطن قصبۂ گڑھ مکتیسر من مضافات شاہجہاں آباد حال در ضلع میرٹھ) نے سنہ ۱۲۴۰ھ میں سرخ و نیلگوں حاشیے کے ساتھ معمولی نستعلیق میں اہتمام کے ساتھ نقل کی ہے - آخر میں ایک تفصیلی ترقیمہ بھی لکھا ہے جس سے تاریخ تکمیل ۱۶ ربیع الثانی روز جمعہ سنہ ۱۲۴۰ھ معلوم ہوتی ہے - قصہ کنور وچندرکرن نمبر ۲۵۵ بھی اسی کے ساتھ ہی نقل کیا ہے -

۱۲ ورق ۱۵ سطور فی صفحہ ۵½" × ۸½"

(۲۵۵) قصہ کنور وچندرکرن

(مثنوی - اردو)

احمد علی

موتی لال ولد بہادر سنگھ (کاتب نمبر ۲۵۴) نے یہ نسخہ بھی گڑھ مکتیسر میں سنہ ۱۲۴۰ھ میں بکٹ کہانی کے ساتھ ہی اسی اہتمام کے ساتھ اور اسی خط میں نقل کیا ہے - اس کی کتابت دو ماہ چار دن میں مکمل ہوئی - چنانچہ اس کی تاریخ تکمیل ترقیمے میں ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۰ھ لکھی ہے -

یہ کتاب بھی نمبر ۲۵۴ کے ساتھ ایک ہی جلد میں مجلد ہے - اسی کاتب کی لکھی ہوئی چند اور کتابیں بھی ادارے میں موجود ہیں - (دیکھو نمبر ۶۹-۱۱۱-۱۱۵)

۹ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ۵½" × ۸½" -

(۲۵۶) سورۂ مائدہ (کلام مجید - عربی)

قرآن مجید کے چند سورے زین بن عبدالکریم نے نہایت پاکیزہ نسخ میں مطلا حاشیوں کے ساتھ نقل کئے ہیں۔ ابتدائی دو صفحوں کی پیشانی بھی نہایت اعلیٰ طریقے پر مطلا و مذہب نقوش سے مزین ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ لیکن کاغذ اور روشنائی سے ۱۲۰۰ھ کے قریبی زمانے کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔
۹ سطور فی صفحہ - ۳″ × ۳/۴ ۵″ -

(۲۵۷) ترجمہ قرآن شریف (ترجمہ کلام مجید - اردو)

شاہ عبدالقادر ولد شیخ ولی اللہ دہلوی

شاہ عبدالقادر کا یہ مشہور ترجمہ ناقص الآخر معلوم ہوتا ہے کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ معمولی خط نستعلیق میں خوش وضع رنگین جدولوں میں لکھا گیا ہے۔ قرآنی آیات سرخ روشنائی میں لکھی گئی ہیں۔
۶۴ ورق - ۱۷ سطور فی صفحہ ۱/۲ ۶″ × ۱۰″ -

(ب) رسالہ نماز (فقہ - اردو)

ترجمہ شاہ عبدالقادر ہی کے کاتب نے نماز کے متعلق ضروری معلومات کا یہ رسالہ بھی نقل کیا ہے۔ جو ناقص الآخر ہے۔
۷ ورق - ۱۷ سطور فی صفحہ ۱/۲ ۶″ × ۱۰″ -

(۲۵۸) مرات المسائل ۱۱۳۷ھ (فقہ - فارسی)

عزت خان برہان پوری

فقہ کی یہ مبسوط کتاب عزت خاں نبیرۂ شیخ باجن برہان پوری نے منہیات محمد شاہی ہدایہ - شرح وقایہ اور کنز الدقائق جیسی کتابوں کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی ہے۔ اس کے ترقیمے میں کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - صرف تاریخ تکمیل ۲ ماہ صفر ۱۲۳۵ھ لکھ دی ہے - کتاب معمولی خط نستعلیق میں سرخ لکیروں کے حاشیہ میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات کبھی سرخی میں ہیں - کاتب کم سواد نظر آتا ہے اکثر الفاظ غلط لکھے ہیں -
۹۳ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ ۶″ × ۹″ -

(۲۵۹) عوامل النحو

(نحو - فارسی)

فارسی زبان میں نحو کا یہ رسالہ عربی زبان پر آسانی سے عبور حاصل کرنے کی خاطر مرتب کیا گیا ہے - کتاب قدیم اور مکمل ہے - لیکن کوئی ترقیمہ نہیں ہے - کاتب نے نہ اپنا نام لکھا ہے اور نہ سنہ کتابت۔ نہایت خوش خط اور صاف واضح نستعلیق میں لکھی گئی ہے - عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں - سرورق کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب سید مرتضیٰ بن سید شاہ قدر عالم قادری الشطاری کی ملک تھی -

۸۸ ورق - ۵ سطور فی صفحہ - ۳/۴ ۵" × ۱/۴ ۸" -

(۲۶۰) ترجمہ مفتاح الفلاح

(فارسی)

جمال الدین محمدؐ بن حسین خوانساری

بہاء الدین محمدؐ العاملی کی کتاب کا یہ ترجمہ جمال الدین محمدؐ خوانساری نے سلطان شاہ صفی ثانی کے لئے کیا تھا اور ترجمے میں اصل کتاب کی شرح اور اس سے اختلاف بھی کیا ہے. یہ نسخہ خاص اہتمام کے ساتھ ایرانی خط میں ۱۱۱۲ھ میں نہایت پاکیزہ لکھا گیا ہے - حاشیوں پر جگہ جگہ شرحیں بھی درج ہیں - عربی عبارتیں خط نسخ میں ہیں - عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے ہیں - یہ نسخہ اپنی صحت اور پاکیزگی کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے - اس کا ترقیمہ یہ ہے :-

"بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک روز جمعہ سنہ ہزار یکصد و دوازدہ وقت پیشین تمام شد"

از روے نسخہ سیادت پناہ میر سلطان محمود بخشی سلمہ اللہ مقابلہ کردہ شد - محرم الحرام ۱۱۱۷ھ"

۱۴۷ ورق - ۱۹ سطور فی صفحہ - ۵" × ۹" -

(۲۶۱) تزک آصفیہ

(تاریخ - فارسی)

شاہ تجلی علی

دکن کی اس مشہور تاریخ کا یہ نسخہ ناقص الآخر ہے - اور اس میں ۱۲۸ تا ۲۱۳ صفحات بھی غائب ہیں - شکستہ نستعلیق میں لکھا ہے - خط صاف لیکن معمولی نستعلیق ہے -

صفحات ۱ تا ۱۲۷ و ۲۲۴ تا ۴۰۳ - ۱۳ سطور فی صفحہ ۱/۲ ۶" × ۱۰" -

(۲۶۲) معرفت النساء (نسائیات - فارسی)

کوک شاستر کی یہ کتاب ناقص الاوّل و آخر ہے - ابتدائی ایک صفحہ غائب ہے -
پوری کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے - لیکن اس جلد میں صرف پانچ باب محفوظ ہیں -
معمولی نستعلیق خط میں بے پروائی سے نقل کی گئی ہے -
۱۹ ورق - ۱۲ سطور فی صفحہ - ۵" × ۸½" -

(۲۶۳) رسالہ منطق (منطق - فارسی)

ابوالبقا بن عبدالباقی الحسینی

منطق کا یہ ضخیم رسالہ ابوالفتح محمد ہمایون بادشاہ غازی کے عہد میں قلمبند کیا گیا - یہ نسخہ ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۱ھ کی نقل ہے - کاتب نے ترقیمے میں اپنا نام نہیں لکھا - معمولی نستعلیق میں صاف اور صحیح نقل کیا گیا ہے - عنوانات اور اہم الفاظ سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں یا اُن پر خط کھینچا گیا ہے -
۷۰ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ۵½" × ۸" -

(۲۶۴) قصۂ دلربا - سنہ ۱۱۵۰ھ (قصہ - نثر فارسی)

سدانند ولد چھبیل داس

یہ قصہ سنہ ۲۰ جلوس محمد شاہ بادشاہ دہلی میں سدانند ولد چھبیل داس ولد گمبھیر داس کا لیتھ سکسینہ مختار خانی متوطن دیوگلی مضاف اکبرآباد آگرہ نے شہر اجین میں تالیف کیا - اس زمانے میں مصنف رانا رائے ریواڑی کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہا تھا -
کاتب نے ترقیمے میں اپنا نام نہیں لکھا اور نہ سنہ کتابت - خوش خط نستعلیق شکستہ آمیز میں لکھی گئی ہے - آخر میں ایک خوبصورت مستطیل مہر عبدالقادر سنہ ۱۲۴۲ھ کی ثبت ہے - اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ اسی زمانہ میں نقل کیا گیا ہے -
۹۲ صفحات - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۶" × ۸½" -

(۲۶۵) مکاتبات علامی ۱۰۱۵ھ (انشا - فارسی)

عبدالصمد بن افضل محمد

علامہ ابوالفضل کے خطوط کا مجموعہ جس کو اس کے بھانجے عبدالصمد ابن افضل محمدؐ نے مرتب کیا تھا۔ صاف نستعلیق میں دو سرخ جدولوں کے درمیان لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں حاشیہ پر تقریباً ہر صفحے پر متعدد جگہ مشکل لفظوں کے معنی اور شرحیں درج ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ البتہ مالک کتاب کا نام محمدؐ قاسم ولد منیرالدین صوبہ دار لکھا ہوا تھا جس کو بعد میں کسی نے مٹا دیا ہے۔ اور اب نشان باقی رہ گیا ہے۔

۲۶۴ صفحات۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۵ ½″ × ۶″۔

(۲۶۶) قصۂ بہرام گور

(قصۂ نثر فارسی)

غلام احمدؒ

امیر خسرو کی فارسی مثنوی ہشت بہشت کے قصے کو غلام احمد نے فارسی نثر میں بطور خلاصہ قلمبند کیا ہے۔ معمولی خط نستعلیق میں بمقام کرنول سید رازاللہ عرف صاحب پیراں نے اپنے مطالعہ کے لئے نقل کیا اور ترقیمے میں تکمیل کتابت کی تاریخ ۱۰ رمضان ۱۲۴۳ھ لکھی ہے۔ اس وقت شہر قمر نگر کرنول میں نواب غلام رسول خاں کی عملداری تھی۔ سرورق پر رازاللہ کی ایک مستطیل مہر ثبت ہے جس پر ۱۲۴۲ھ کندہ ہے۔

۴۸ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۵ ½″ × ۹ ½″۔

(۲۶۷) انشاء نعمتی

(انشاء فارسی)

نعمت اللہ بنی اسرائیل

یہ کتاب معمولی خط نستعلیق میں ۱۴ ربیع الاول ۱۲۷ھ میں حضرت قادر بی بی صاحبہ کے لئے نقل کی گئی ہے۔ موصوفہ راقم الحروف کی حقیقی پرنانی تھیں۔ ان کے کتب خانے کی متعدد قلمی کتابیں راقم الحروف نے کتب خانۂ ادارہ میں بطور تحفہ داخل کی ہیں۔

(دیکھو کتب نمبر ۱۱۸۔ ۸۱۔ ۷۹۔ ۸۸۔ ۹۷۔ ۹۱۔ ۲۱۷۔ ۲۱۲۔ ۶۴۔ ۷۴۔ ۶۱۱۔ ۸۰۵۔ ۸۰۹ وغیرہ)

۶ ورق۔ ۱۶ سطور فی صفحہ ۵ ½″ × ۸ ½″۔

(۲۶۸) دیوان بیدل

(کلام۔ فارسی)

مرزا عبدالقادر بیدلؒ

بیدل کی متعدد کتابوں کے قلمی نسخے ادارے میں محفوظ ہیں اور حسن اتفاق سے ہر نسخہ نہایت خوش خط اور پاکیزہ ہے۔ اس سے قبل سرمۂ اغنیا (نمبر ۲۶) طور معرفت (نمبر ۳۶) اور رقعات بیدل (نمبر ۴۰) کا ذکر گزر چکا ہے دیوان بیدل کا یہ نسخہ بھی خاص اہتمام اور

محنت سے بہت ہی خوش خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ حاشیہ رنگین ہے۔ نیلی جدولوں کے درمیان سبز اور کبود روشنائی سے صفحات کو مزین کیا گیا ہے۔ ہر غزل کے مقطع میں تخلص سرخ روشنائی میں لکھا گیا ہے۔ بعض صفحات کے حاشیوں پر اشعار کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ دیوان مکمل ہے لیکن کوئی ترقیمہ نہیں ہے اس لیے کاتب اور سنہ کتابت کا پتہ نہ چل سکا۔ اواخر بارھویں یا اوائل تیرھویں صدی کی کتابت ہے۔ ابتدائی صفحات کا کاغذ بھی بہت نفیس ہے۔ کتابت کے ابتدائی ورق پر کسی صاحب محمد اکرم کی چھوٹی سی مربع مہر ثبت ہے جس پر ۱۱۹۱ھ کندہ ہے کتابت اس سے قبل ہی کی ہوگی اسی جلد میں سہ نثر ظہوری بھی شامل ہے جس کا ذکر ذیل میں درج ہے۔

۲۴ ورق ۔ ۱۶ سطور فی صفحہ ۔ ½۵" × ۹"۔

(۲۶۹) نورس نامہ (انشاء ۔ فارسی)

ملا ظہوری

رسائل ظہوری کا یہ نسخہ رواں نستعلیق میں خوش خط لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ دیوان بیدل (نمبر ۲۶۸) کے ساتھ ایک ہی جلد میں شامل ہے۔ حاشیے پر شرح اور اضافے بھی درج ہیں۔ اس کے سرورق پر بھی محمد اکرم ۱۱۹۱ھ کی مہر ثبت ہے۔

۷۱ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ½۵" × ۹"

(۲۷۰) جامع القوانین ۱۰۸۵ھ (انشاء فارسی)

خلیفہ شاہ محمد

اس مشہور فارسی کتاب کا یہ نسخہ معمولی نستعلیق میں رواں نقل کیا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ آخر میں ترقیمہ بھی شامل ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد قاسم نے موہن لعل کے ایما پر ۲۵ جمادی الثانی ۱۲۳۲ھ میں اس کی کتابت مکمل کی۔

۱۶۵ صفحات ۔ ۱۲ سطور فی صفحہ ½۵" × ½۸"

(۲۷۱) زاد المومنین (تصوف ۔ فارسی)

حسین ابن حسن

اس کتاب میں شاہ راجو بن شاہ سفیر اللہ بن شاہ راجو بن شاہ سفیر اللہ بن شاہ اسد اللہ کی ۱۲۵ مجلسوں کے مواعظ و ملفوظات ان کے ایک مرید حسین ابن حسن نے تاریخ وار درج کیے ہیں۔ پہلی مجلس ۹ شعبان ۱۰۵۶ھ کی تو تاریخ لکھی ہے لیکن اس کے بعد ہر مجلس کی

تاریخ درج کرنے کا التزام نہیں رکھا۔

یہ نسخہ ادارے کے نادر اور اہم مخطوطات میں سے ہے۔ اگرچہ کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھا۔ لیکن جس اہتمام جس رسم الخط اور جس شان سے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خود شاہ راجو ہی کی زندگی میں غالباً ابوالحسن تانا شاہ یا عبداللہ قطب شاہ کے لئے نقل کرائی گئی تھی۔

ابتدائی دو صفحات مطلا و مذہب نقوش سے آراستہ ہیں اور اتنا عمدہ سنہری سبز اور نیلگوں کام کیا گیا ہے کہ اب تک ان کی چمک دمک باقی ہے۔ قطب شاہی عہد کی دوسری کتابوں کی طرح اس کا خط بھی نہایت پاکیزہ ثلث ہے۔ عنوانات سرخی میں تحریر کئے گئے ہیں اور ہر صفحہ کے اطراف اسی روشنائی میں جدولیں بھی کھینچی گئی ہیں۔

۱۱۴ ورق - ۹ سطور فی صفحہ - ۵" × ۸"

(۲۷۲) تاریخ ٹیپو سلطان

(تاریخ۔ فارسی)

اس فارسی تاریخ میں کسی ناواقف حال مصنف نے ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد ان کے اوران کے خاندانی حالات تفصیل سے درج کئے ہیں۔ حیدر علی خاں کی ملازمت سرِیرنگ پٹن سے واقعات شروع کئے ہیں۔ اور ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد راجہ کی تخت نشینی کا ذکر کرکے کتاب ختم کر دی ہے۔ یہ کتاب خود مصنف کی مکتوبہ معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کے آخر میں مصنف نے ٹیپو سلطان کے خاندان اور ان کے آبائی مقبروں میں کون کون دفن ہیں ان کی تفصیل بھی بطور یادداشت لکھدی ہے اور ہر ایک کے عرس کی تاریخ بھی درج کی ہے اس سے اس خاندان کی خواتین اور اولاد کا بھی حال معلوم ہوتا ہے۔ خط معمولی ہے۔ البتہ حاشیہ کی جدولیں اور عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ زمانۂ کتابت شہادت ٹیپو سلطان کے بالکل بعد ہی کا معلوم ہوتا ہے۔ یہ کتاب ادارے کے قلمی نسخوں میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور میسور ہی کے محمد ابا سیٹھ صاحب کی عطیہ ہے۔

۵۱ ورق - ۱۲ سطور فی صفحہ ۶ $\frac{1}{4}$" × ۹"

(۲۷۳) ضابطہ قواعد الحساب ۱۰۹۵ھ

(حساب عربی)

ملا عصمت اللہ بن اعظم بن عبدالرسول سہارنپوری

ملا عصمت اللہ تلمیذ اخوند عبدالحکیم سیالکوٹی کا یہ رسالہ ادارے کے ان مخطوطات میں سے ہے جو بطور خاص اہمیت کے مالک ہیں۔ یہ نسخہ خود مصنف کے مسودے سے نقل کیا گیا ہے اور اس کو تین مشہور علما نے نقل کیا ہے یعنے ابتدائی حصہ

میر ثناء اللہ مانکپوری نے آگرہ میں نقل کیا تھا اس کے بعد کے اوراق مولانا میاں شیخ محمدؐ یوسف کے نقل کردہ ہیں۔ اور آخری حصہ محمدؐ عارف بن ابو محمدؐ القریشی المنگلکوٹی نے لکھا ہے۔ تکمیل کتابت کا سنہ ۱۳۲ھ درج ہے۔ ختم کتابت پر محمدؐ عارف سنہ ۱۳۱ھ کی ایک نہایت خوش وضع مہر بھی ثبت ہے۔

کتاب کے سرورق پر محمدؐ رفیع الدین کے دستخط ہیں جن کی ملک یہ کتاب رہ چکی ہے یہ غالباً مولانا شاہ رفیع الدین قندھاری کے دستخط ہیں۔

کتاب خاص اہتمام سے عمدہ کاغذ پر پاکیزہ نستعلیق شکستہ میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی کے ہیں۔ اکثر صفحات پر بہت عمدہ حاشیے بھی درج ہیں۔

۵۲ صفحات۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۳/۴ ۴" × ۸"۔

(۴۷۴) شرح مفتاح العلوم سنہ ۸۰۳ھ (کلام۔ عربی)

علامہ سید شریف جرجانی

یہ کتاب بھی ادارے کے خاص اور نادر مخطوطات میں سے ہے اور خود تصنیف کے دوسرے ہی سال بڑے اہتمام سے نفیس کاغذ پر عمدہ خط نسخ میں لکھی گئی ہے۔ اس کے آخر میں جو ترقیمہ ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کو نصیر الدین عبدالمومن سمرقندی نے اواخر ربیع الآخر سنہ ۸۰۴ھ میں مکمل کیا۔ کتاب کے ہر صفحے پر نہایت عمدہ طلائی جدولیں ہیں۔ جن کی چمک اب تک باقی ہے۔ ہر صفحہ پر متعدد حاشیے اور اہم تحریریں بھی درج ہیں جن میں سے بعض خود مصنف کے قلم کی معلوم ہوتی ہیں۔

یہ نسخہ محمدؐ حسن علی صاحب نے ۷ شعبان سنہ ۱۲۶۶ھ کو پچیس (۲۵) روپے قیمت پر محمدؐ وزیر الدین خاں فرزند فیاض الدین خاں سے خریدا تھا اور اس اطلاع کے ساتھ ہی آخری صفحہ پر انھوں نے اپنی خوش وضع مستطیل مہر محمدؐ حسن علی سنہ ۱۲۶۴ھ بھی ثبت کی ہے۔

۲۲۷ ورق۔ ۲۵ سطور فی صفحہ۔ ۵" × ۹"۔

عقاید عربی

(۲۷۵)۔ حاشیۂ خیالی

ملا خیالی

شرح عقاید نسفی کا یہ حاشیہ بھی ادارے کی اہم کتابوں میں سے ہے۔ اس کو شہر بلخ میں میر محمد بن ابانی بن دوست محمد نے ۱۰۴۳ھ میں نقل کیا تھا۔ کتاب اگرچہ عربی زبان میں ہے لیکن نستعلیق خط میں نہایت اہتمام کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ عنوانات اور جدولیں شنگرف روشنائی میں ہیں۔ متعدد حاشیے بھی لکھے گئے ہیں۔ اسی کاتب نے سعد الدین تفتازانی کی شرح عقاید اسلامیہ بھی نقل کی ہے جو اسی جلد میں شامل ہے اور اس کا ذکر اس کے بعد درج ہے۔

۶۴ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ "۵ x "۹۔

عقاید ۔ عربی

(۲۷۶)۔ شرح عقاید الاسلامیہ

علامہ سعد الدین تفتازانی

اس کتاب کو بھی حاشیۂ خیالی (۲۷۵) کے کاتب میر محمد نے نقل کیا ہے۔ اور اس کے آخر میں جو ترقیمہ لکھا ہے اس سے تاریخ تکمیل یوم جمعہ ماہ محرم ۱۰۴۴ھ ظاہر ہوتی ہے۔ یہ نسخہ ناقص الاول ہے۔ یہ بھی ادارے کے قدیمی نسخوں میں سے ہے۔ اور نسخہ نمبر ۲۷۵ ہی کے ساتھ مجلد ہے۔

۷۳ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ "۵ x "۹۔

قواعد ۔ عربی

(۲۷۷) قطر الندا

شیخ جمال الدین محمد بن یوسف بن ہشام الانصاری

یہ کتاب عمدہ نسخ خط میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخی میں درج ہیں۔ کاتب نے ترقیمے میں نہ اپنا نام لکھا اور نہ سنہ کتابت۔ سطور کے درمیان اور حاشیوں پر اکثر جگہ شرحیں اور معانی درج ہیں۔

۷۶ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ "½۵ x "½۸۔

فقہ ۔ عربی

(۲۷۸)۔ ہدایہ اولین

علامہ مرغینانی

ناقص الآخر ہے۔ لیکن یہ نسخہ نہایت قدیم ہے اور اس پر متعدد عالموں کے حاشیے درج ہیں۔ رواں عربی خط اور کاغذ قدیم ہے۔ یہ کتاب اپنے متعدد حاشیوں اور قدامت کے لحاظ سے اہم ہے۔ غالباً ۱۰۰۰ھ سے قبل کی کتابت ہے۔

۲۱۲ ورق ۔ ۲۱ سطور فی صفحہ ۔ "½۱۰ x "½۷۔

(۲۷۹) رسالۂ شہاب — منطق۔عربی

نجم الدین شہاب عبداللہ

یہ نسخہ اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ غالباً مصنف ہی کا مکتوبہ ہے اور مشہد مقدس میں ۹۰۰ھ میں اس کی کتابت عمل میں آئی ہے ۔ نہایت پاکیزہ نسخ میں صاف پاک لکھا گیا ہے ۔ تاریخ تکمیل کتابت چہار شنبہ ۲۹ ذیقعدہ ۹۰۰ھ ترقیمے میں درج ہے ۔

۵۳ ورق ۔ ۱۷ اسطور فی صفحہ ۔ "۸ × "۶

(۲۸۰) ۔ لوائح — تصوف۔فارسی

جامی

یہ نسخہ اعلیٰ کاغذ پر پاکیزہ اور روشن ایرانی رسم الخط میں غالباً ایران ہی میں لکھا گیا ہے ۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے ۔ افسوس ہے کہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ عنوانات نہایت عمدہ سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں ۔ کتابت بہت قدیم اور کاغذ کرم خوردہ ہے ۔

لوائح جامی کا یہ نسخہ مکمل ہے اور اس کے آگے اور پیچھے اس کاتب نے مختلف شعراء کی رباعیات بھی نقل کی ہیں ۔

۴۵ ورق ۔ ۱۰ اسطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۴

(۲۸۱) صدق مقال — انشاء۔ فارسی

مُلا ظہوری

مُلا ظہوری نے ابراہیم عادل شاہ کی تعریف میں جو نثر لکھی تھی اس کو غالباً شاہی کتب خانے کے لئے کسی عادل شاہی کاتب نے اس نسخے میں نقل کیا ہے ۔ کتاب کی پیشانی رنگین اور مُطلّا ہے بعض اوراق زعفرانی رنگ کے اعلیٰ درجے کے کاغذ کے بھی ہیں ۔ ہر صفحے کے حاشیے پر سُرخ ۔ نیلی اور زرد طلائی لکیروں سے نہایت عمدہ جدولیں کھینچی گئی ہیں ۔ سیاہی بہت روشن ہے ۔ عنوانات اور دیگر علامات وقف وغیرہ سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں ۔ خط ایرانی ہے ۔ افسوس ہے کہ کتاب ناقص الآخر ہے ورنہ کاتب کے نام اور سنہ کتابت کا پتہ چل سکتا ۔

۱۹ ورق ۔ ۷ سطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۳½

۲۸۲ جامع القوانین معروف بہ انشائے خلیفہ — انشاء ۔ فارسی

خلیفہ شاہ محمد

انشائے خلیفہ کا یہ نسخہ کرم خوردہ ہے ۔ لیکن صاف خط میں اور مکمل ۔ عنوانات سُرخی میں لکھے گئے ہیں ۔ کاتب محمد شہاب الدین نے حیدرآباد دکن میں محمد ولی الدین خاں بہادر کے لئے ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۵۶ھ کو نقل کیا ہے ۔

یہ ولی الدین خاں غالباً غلام احمد خاں بہادر جمعدار مند وزئی کے فرزند یا عزیز تھے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں ان کے نام کسی صاحب سید حسین کی طرف سے دعوت کا ایک قلمی اُردو رقعہ بھی محفوظ ہے۔ چونکہ یہ رقعہ بھی سو سال قبل کے اُردو رقعوں کا ایک اچھا نمونہ ہے اس لئے کتاب ہی میں محفوظ رکھا گیا ہے۔

کتاب کا ترقیمہ یہ ہے:۔

"ایں نسخۂ انشاء خلیفہ تصنیف خلیفہ طالب علم اسمی شاہ محمد غفر اللہ ذنوبہ
بہ دستخط ناقص فقیر حقیر محمد شہاب الدین برائے خواندن محمد ولی الدین خاں بہادر
بہ تاریخ دوازدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۶ھ اختتام یافت۔"

۵۵ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ "۶×"۸½۔

(۲۸۳) روضۃ الشہداء

سیر ۔ فارسی

مُلا حسین واعظ کاشفی

واعظ کاشفی کی یہ کتاب اتنی مقبول اور مشہور ہوئی کہ قدیم اُردو نظم و نثر میں اس کے کئی ترجمے کئے گئے۔ یہ نسخہ نہایت قدیم اور ایرانی وضع کے رسم الخط میں صاف پاک لکھا گیا ہے۔ سُرخ جدولیں ہیں اور عنوانات وغیرہ بھی سُرخ روشنائی میں قلمبند کئے گئے ہیں۔

کتاب ناقص الآخر ہے لیکن آخری صفحہ پر عبدالرحیم تونی کا ایک ترقیمہ ہے جو ۱۱ صفر سنہ محمد شاہی (تقریباً ۱۱۴۰ھ) کو لکھا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی کتابت ۱۱۰۰ھ سے قبل عمل میں آئی ہے۔ اسی صفحہ پر سید کریم اللہ قادری ۱۲۵۸ھ کی ایک مربع مہر بھی ثبت ہے۔ اس مہر اور ایک فارسی رقعے سے جو اس کتاب میں محفوظ ہو گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب سید شاہ عبداللطیف قادری کے خاندان کی ملک رہ چکی ہے۔

۲۹۹ ورق ۔ ۱۹ سطور فی صفحہ ۔ "۶×"۹۔

(۲۸۴)۔ شمائل الاتقیا

تصوف ۔ فارسی

رکن عماد دبیر

فارسی کی اس اہم کتاب کا بھی دکنی اُردو میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ یہ نسخہ نہایت قدیم اور اعلیٰ نستعلیق خط میں لکھا گیا ہے۔ ناقص الآخر ہے۔ اس لئے کاتب اور سنہ کتابت کا علم نہ ہو سکا۔ عنوانات اور آیات وغیرہ سُرخ روشنائی میں ہیں۔ کتاب کرم خوردہ ہو گئی ہے۔

پہلے ورق پر باہر کی طرف ابو الحسن سید محمد محی الدین خاں الحسینی کی انگریزی اور اُردو مہر ہے اور اندر کی طرف ایک عمدہ مستطیل مہر ثبت ہے جس پر درمیان میں واجعل للمتقین اماما اور اوپر بندۂ درگاہ الٰہی اور نیچے مولوی کریم الدین امام مسجد بادشاہی درج ہے۔ یہ مہر ۱۲۵۱ھ میں کندہ کی گئی ہے۔

۱۶۷ ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ "۶½×"۱۰۔

۲۸۵ بہار دانش سنہ ۱۰۶۱ھ — قصہ - فارسی

محمد صالح

شیخ عنایت اللہ کے شاگرد محمد صالح کے اس مشہور فارسی قصہ کی کتابت غلام علی نے ۷ رجمادی الثانی سنہ ۱۲۷۱ھ کو مکمل کی۔ کاغذ عمدہ ہے اور خط صاف شکستہ آمیز۔ عنوانات سُرخی میں لکھے گئے ہیں۔ جگہ جگہ مشکل الفاظ اور ترکیبوں کے اُردو معنے بھی اہتمام سے خود کاتب ہی نے خوش خط لکھے ہیں۔ سرورق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ خواجہ علی ولد حسین صاحب کی ملکیت رہ چکا ہے۔

۱۹۰ ورق - ۱۹ سطور فی صفحہ - ۸" × ۱۲"۔

(۲۸۶) شرح مواقف — کلام وعقاید - عربی

سید شریف علی الجرجانی

اسی مصنف کی ایک اور کتاب کا ذکر (نمبر ۲۰۳) پر گزر چکا ہے۔ یہ نسخہ بھی نہایت ہی قدیم ہے اور تقریباً اسی زمانے یعنی اوائل نویں صدی ہجری میں لکھا گیا ہے۔ اپنے خط، کاغذ، شرحوں اور قدامت کے لحاظ سے یہ نسخہ ادارے کے اہم ترین نسخوں میں سے ہے۔

اس کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے علماء نے اپنے قلم سے اس پر حاشیے لکھے ہیں۔ کتاب کے حاشیہ پر ایک عربی عبارت درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نسخہ کو شہر احمد آباد (گجرات) میں ایک مشہور عالم مولانا احمد سے عبدالواحد بن محمد عرب بن محمد حمید الخوافی اور ان کے عزیزوں اور ساتھیوں محمد سعید عبد المقتدر اور سید لاڈ محمد نے سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ اس درس کی ابتدا ۶ رشوال سنہ ۱۰۷۵ھ کو ہوئی اور تکمیل ۳ رشعبان سنہ ۱۰۷۶ھ کو کی گئی۔

پاکیزہ نسخ میں لکھا گیا ہے۔ عنوانات سُرخی میں ہیں اور تقریباً ہر صفحے پر اطراف میں اور بین السطور بھی علماء کے قلمی حاشیے شامل ہیں۔

۲۰۳ ورق - ۲۳ سطور فی صفحہ - ۶" × ۱۰"۔

۲۸۷ روضۃ الصفا — تاریخ - فارسی

محمد خاوند شاہ

اس مشہور فارسی تاریخ کو کسی خوش خط کاتب نے خاص اہتمام سے پاک صاف اور جلی نستعلیق خط میں نقل کیا ہے۔ ابتدائی دو صفحوں کی جدولیں مطلّا ہیں ان کے بعد ہر صفحہ کے اطراف سُرخ و کبود روشنائی میں جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ عنوانات سُرخی میں ہیں۔ نسخہ مکمل ہے۔ لیکن آخر میں کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں درج کیا۔
ایک بیضوی مہر سنہ ۱۱۲۶ھ کی ثبت ہے۔ کاغذ اور نسخ کتابت سے اندازہ ہوتا ہے کہ گیارھویں صدی ہجری میں نقل کیا گیا ہے۔

۴۶۸ ورق - ۲۱ سطور فی صفحہ - ۸" × ۱۳"۔

(۲۸۸) **مشکواۃ المصابیح** سنہ ۷۳۶ھ — حدیث۔ ع۔ ی

ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الطبریزی

حدیث کی مشہور کتاب کا یہ نسخہ ناقص الاول ہے۔ اس میں باب الصلواۃ و زکواۃ سے متعلق اوراق غیر موجود ہیں۔ حج کا ابتدائی بیان بھی متروک ہے۔ اس طرح ابتدائی ۲۸۳ ورق غایب ہیں جو دراصل اس کتاب کا جزاول ہیں۔ اب اس کتاب میں ۲۸۴ تا ۵۷۶ ورق یعنے ختم کتاب تک موجود ہیں۔

خط ثلث پاکیزہ۔ کاغذ نفیس۔ عنوانات سرخ روشنائی ہیں، آخری چند اوراق دیمک نے ناقص کردئے ہیں۔ تاریخ تکمیل کتابت آخری جمعہ رمضان سے عید رمضان سنہ ۷۳۶ھ۔ کتاب کے ابتدائی دو صفحوں پر راقم کی فرمایش پر مولوی حافظ حامد صدیقی معلم حدیث دارالعلوم کالج نے مشکواۃ اور مصابیح دونوں کتابوں اور ان کے مصنفوں پر نوٹ تحریر کئے ہیں۔

۲۵۳ ورق۔ ۱۷ اسطور فی صفحہ۔ ۷" × ۱۱"۔

(۲۸۹) **سالوترا سپان** سنہ ۸۱۰ھ — علم سالوتری۔ فارسی

عبداللہ ابن صیفی

سلطان احمد شاہ ولی البہمنی کے حکم سے عبداللہ ابن صیفی نے یہ کتاب بہ مقام گلبرگہ سنہ ۸۱۰ھ میں مرتب کی۔ اور تمہید سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالباً سنسکرت یا کسی اور ہندستانی زبان سے فارسی میں ترجمہ کی گئی۔ یہ کتاب متعدد فصلوں پر مشتمل ہے جن کی تفصیل دیباچہ میں کی گئی ہے۔ مثلاً:۔

۱۳ فصلیں گھوڑوں کی خصایص تیک پر لکھی گئی ہیں۔

۱۷ فصلیں شکم درد سے متعلق ہیں۔

ایک فصل میں تپ کا بیان ہے۔ وغیرہ

چہارشنبہ ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۰ھ کو اس نسخہ کی کتابت مکمل ہوئی۔ راجہ بسوراج صاحب بہادر کے لئے لالہ منوہر لال نے میہور (میسور کے کسی مقام) کے مکان میں اس کو نقل کیا۔ پہلے ورق پر سنہرے نقش و نگار ہیں۔ اور پوری کتاب گھوڑوں کی رنگ برنگ تصویروں سے آراستہ ہے۔ ادارے کے مصور نسخوں میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کتاب کے ختم پر بھی متعدد دیگر رنگین تصویریں اتاری گئی ہیں جن کا کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

احمد شاہ ولی بہمنی کی لکھائی ہوئی کتاب ہونے کی وجہ سے اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

خط نستعلیق معمولی۔ عنوانات سرخی ہیں۔

یہ کتاب محمد ابا سیٹھ میسور کی عطیہ ہے

۷۵ ورق۔ ۱۵ اسطور فی صفحہ۔ ۵½" × ۸½"۔

(۲۹۰) کنز الدقایق

فقہ ۔ عربی

ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی

فقہ کی اس مشہور عربی کتاب کا یہ نسخہ ادارے کے نہایت اہم، قدیم اور خوش خط نسخوں میں شامل ہے۔ کاغذ بہت قدیم اور نفیس ہے۔ خط اعلیٰ پایہ کا نسخ ہے، عنوانات سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ تقریباً ہر صفحے پر عربی میں عمدہ حاشیے درج ہیں جو پاکیزہ نستعلیق خط میں خاص احتیاط سے لکھے گئے ہیں۔

کتاب مکمل ہے لیکن کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے۔ ۱۰۰۰ھ سے قبل کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔ خاتمۂ کتاب پر ایک مستطیل مہر ثبت ہے جس پر گل بوٹوں کے درمیان "سید حسین خاں بہادر ۱۲۳۶ھ" ثبت ہے۔

۳۱۹ ورق ۔ ۹ سطور فی صفحہ ۔ ''۱/۲ ۵ × ''۹ ۔

(۲۹۱) رسالہ سلم العلوم

منطق ۔ عربی

یہ ایک ناقص الطرفین عربی رسالہ ہے اور نہایت ہی کرم خوردہ اور معمولی بلکہ زشت نستعلیق خط میں لکھا گیا ہے۔ نہ کتاب کا نام معلوم ہو سکا اور نہ کاتب کا۔ مضامین اور عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید رسالہ سلم العلوم ہے۔ اکثر صفحات حاشیوں سے پُر ہیں۔

۶۸ ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ ''۶ × ''۱۰ ۔

(۲۹۲) تحفۃ النصائح

اخلاق منظوم ۔ فارسی

سید یوسف حسینی شاہ راجو

خواجہ بندہ نواز کے والد کے یہ منظوم فارسی نصائح دکن میں اتنے مقبول ہوئے کہ کئی دکنی شاعروں نے اُردو نظم و نثر میں اس کے ترجمے کئے، جن میں قطب رازی کا ۱۰۴۵ھ کا اُردو ترجمہ بہت مشہور ہے اور اس کے دو نسخوں کا ذکر تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول کے صفحات ۳۵ و ۵۷ پر شایع ہو چکا ہے۔

تحفۃ النصائح کا یہ اصل فارسی نسخہ معمولی خط نسخ میں لیکن پاکیزہ لکھا گیا ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ آخر میں کاتب نے ایک ترقیمہ بھی لکھا ہے۔ اس کا نام سید غلام مصطفےٰ عرف مصطفےٰ خاں ہے۔ اس نے یہ کتاب غالباً نواب انور الدین خاں والاجاہ نواب کرناٹک کی فرمایش پر نقل کی ہے۔ کاتب ان کے یہاں ملازم تھا اور سیکاکول میں مقیم تھا جب کہ اس کی کتابت شروع کی تھی۔ تاریخ اختتام کتابت ۲۰ جمادی الثانی ۱۱۳۹ھ لکھی ہے۔

۶۷ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ''۵ × ''۱/۲ ۷ ۔

(۲۹۳) رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ

فقہ ۔ عربی

شمس الدین محمد بن عبدالرحمن العثمانی الشافعی

فتح خاں افغان لودی نے یہ نسخہ میر عبداللہ بن میر حبیب اللہ کے لئے نقل کیا ہے، اور ترقیمہ میں

تاریخ تکمیل کتابت ۱۹ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ درج کی ہے۔ خط نسخ معمولی لیکن جلی اور صاف ہے۔ عنوانات سُرخی میں لکھے ہیں۔ کاغذ جدید ہے لیکن کرم خوردہ ہوگیا ہے۔
۱۶۳ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ۔ ½۱۲″ × ۸″۔

(۲۹۴)۔ رسائل فقہ — فقہ۔ عربی

فتح خان افغان لودی نے کتاب رحمۃ الامۃ (نمبر ۲۹۳) کے بعد چند اور مختصر رسائل نقل کئے ہیں جو غالباً کتب فقہ کے اقتباسات ہیں۔

پہلا رسالہ (۱۱) اوراق پر مشتمل ہے جس کے بعد جمال الدین الشیخ محمد صالح ابن شیخ ابراہیم بن محمد الزمزمی الزبیری کے عربی اشعار ایک صفحہ پر لکھے ہیں۔ ورق ۱۳ سے ایک اور رسالۂ فقہ قلمبند کیا ہے جس کے حاشیے پر متعدد عبارتیں درج ہیں۔ یہ رسالہ پندرھویں ورق پر ختم ہوتا ہے۔

(۲۹۵)۔ دودھ دلیا ۱۲۲۳ھ — مثنوی۔ اُردو

عزیز اللہ ہمرنگ اورنگ آبادی

یہ ایک اصلاحی مثنوی ہے جس میں بے عمل علماء اور خود غرض مشائخین کی مذمت کی گئی ہے۔ ابتداء میں مصنف نے نثر میں ایک دیباچہ لکھا ہے جس کی ابتدائی سطریں اس نسخہ میں موجود نہیں ہیں۔ جو کچھ حصہ موجود ہے اس میں ذیل کے جملوں سے مصنف اور ان کے والد اور اس مثنوی کے نام اور سنہ تصنیف کا اظہار ہوتا ہے:۔

"فقیر عزیز اللہ ابن میر عالم الحسینی القادری النقشبندی اورنگ آبادی المتخلص
بہ ہمرنگ احسن اللہ حالہ ومالہٗ محبوں سے اظہار کرتا ہے اور مخلصوں سے گوش گزار۔

قطعہ

پارہ الماس کی یہ بیتیں ہیں	ان کو آنکھوں سے دیکھنا لذت
سالِ تاریخ سُنئے ہمرنگ سے	"دودھ دلیا ہو ہے بالذت"

اصل مثنوی کا آغاز ان ابیات سے ہوتا ہے:۔

اے پرستارِ جہانِ پُرجفا	اے گرفتارِ نگارِ بے وفا
بھول کر غافل نہ ہو یادِ وطن	کان سے دل کے سُن اے پیماں شکن

دُنیا کی عام حالت کے اظہار کے بعد اصل موضوع شروع کیا ہے جس میں زیادہ تر ان مشائخوں اور صوفیوں پر طنز کیا ہے جو گانے بجانے یعنے قوالی کو جائز سمجھتے ہیں۔ چونکہ شاعر نقشبندی مسلک سے تعلق رکھتا ہے اس لئے وہ قوالی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔

مصنف شاعر سے زیادہ ناصح اور واعظ معلوم ہوتا ہے۔ کلام میں پختگی اور شگفتگی نہیں ہے بلکہ بالکل خشک اور زاہدانہ ہے۔

یہ مثنوی جملہ (۳۱۳) ابیات پر مشتمل ہے۔ آخری ابیات یہ ہیں :-

اس زمانہ میں جو ایماں سے گیا سو بڑا دہ سازو ساماں سے گیا
بارہ سو تئیس سنہ ہجری تمام تین سو تیرہ ہے بیتوں پر ختام

نسخے کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے اس لئے کاتب کا نام اور سنہ کتابت معلوم نہ ہو سکا۔ کاغذ اور کتابت کے لحاظ سے خود مصنف کے قلم سے یا اسی کے زمانے میں یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے۔ خط معمولی نستعلیق ہے اور عنوانات سُرخی میں لکھے گئے ہیں۔

یہ نسخہ محمد صدیق صاحب ذکی انصاری کے کتب خانے واقع برہان پور میں محفوظ تھا اور ذکی انصاری صاحب نے اپنے دوست فیض انصاری صاحب کو بہ طور تحفہ پیش کیا تھا۔ فیض انصاری صاحب نے حسب ذیل تحریر درج کر کے یہ کتاب راقم الحروف کو عطا کی ہے :-

"نذر قبلہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ حیدر آباد دکن"۔
"فیض انصاری ناگپور ۸ فروری ۱۹۳۷ء"۔
۱۳ ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ $5\frac{1}{2}'' \times 9''$۔

(۲۹۶)۔ محبوب القلوب ۱۲۰۷ھ مثنوی۔ اُردو

محمد باقر آگاہ ویلوری

اس مثنوی کا ایک اور نسخہ (نمبر ۶۱) ادارے میں موجود ہے جس کی تفصیل "تذکرۂ اُردو مخطوطات" جلد اول میں صفحہ ۸۷ - ۸۸ پر شائع ہو چکی ہے۔ لیکن وہ نسخہ اس لحاظ سے ناقص تھا کہ اس میں مصنف کا دیباچۂ نثر موجود نہ تھا۔ یہ نسخہ بالکل مکمل ہے اور اس سے زیادہ عمدہ اور خوشنما ہے۔ غالباً مصنف ہی کی زندگی میں نقل کیا گیا ہے۔ کاغذ نہایت نفیس اور خط پاکیزہ ثلث ہے جس میں عہدِ قطب شاہی کی کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ حاشیہ پر سُرخ و کبود رنگ کی جدولیں ہیں۔ لوح کتاب مُطلّا و مذہب نقش و نگار سے آراستہ کی گئی ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ سرورق پر نواب انور الدولہ ولد محمد انور خاں بہادر ہمایوں جنگ ۱۲۱۲ھ کی خوب صورت مستطیل مہر ثبت ہے۔ یہ نسخہ غالباً انھی کے لئے نقل کیا گیا ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

۱۷۵ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - $6'' \times 8\frac{1}{2}''$۔

۲۹۷ - دیوان رنگین

کلام - اُردو

سعادت یار خان رنگین

رنگین اُردو کا مشہور ادیب و شاعر ہے، اور ریختی کا موجد سمجھا جاتا رہا ہے۔ یہ اس کا ریختی کا دیوان ہے جو تقریباً ربع صدی قبل نقل کیا گیا ہے۔ خط پاکیزہ نستعلیق ہے۔

آغاز۔

داری ترے جاؤں میں خالق ہے تو خلقت کا — کب مجھ سے بیاں ذرّہ ہو دے تیری قدرت کا
کچھ مجھ کو گناہوں کا خطرہ نہیں محشر میں — چھوڑوں گی نہ میں دامن خاتونِ قیامت کا

اختتام۔

یہ سُن اُس کے قدم پہ گر پڑیاں — ہاتھ پھر جوڑ کر ہوئی کھڑیاں
لگیں کہنے جو چیٹی پھر کھیلیں — تو بس ایسی ہی پھر بلا میں پھینیں

اس دیوان میں ردیف وار غزلیات کے بعد فردیات۔ رباعیات۔ قطعات۔ خمسہ جات۔ قصائد اور مثنویات، غرض جملہ اصنافِ سخن موجود ہیں۔

۶۸ صفحات - ۱۷ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹"۔

۲۹۸ - خطبۃ الحاقبیہ من علماء کلکتہ

عقاید - عربی و فارسی

قاضی محمد ارتضا علی خاں صدر الصدور مدراس

یہ رسالہ عقاید و اعمال کے مسائل مختلف فیہ کے بارے میں محققانہ انداز میں لکھا گیا ہے اس کا دیباچہ عربی میں ہے اور اصل کتاب فارسی میں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ عربی و فارسی دونوں عبارتیں نستعلیق شکستہ خط میں صاف پاک لکھی گئی ہیں۔ سنہ ۱۲۵۰ء کے قریبی زمانے کی کتابت ہے۔

۳۸ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ½۴" × ۷"۔

۲۹۹ - شرح گلستان

انشاء - فارسی

محمد نور اللہ اھوازی

اس کتاب میں گلستان سعدی کی شرح لکھی گئی ہے۔ گلستان کی عبارت سُرخ روشنائی میں لکھ کر اس کی شرح کی گئی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ نستعلیق ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نسخہ بہت کرم خوردہ ہے سنہ ۱۲۰۰ء سے قبل کی کتابت ہے۔

۹۲ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۵" × ۹"۔

۳۰۰ ۔ **دل افروز** سنہ ۱۲۴۸ھ — قصہ ۔ فارسی

فدائی (ج)

فارسی زبان میں قصوں کا مجموعہ ہے جو والاجاہ آباد کرناٹک میں مرتب کیا گیا۔ اس کا کاتب محمد حسین ولد غلام حیدر ہے۔ اس نے اپنے چھوٹے بھائی قادر حسین کی تعلیم کے لئے یہ رسالہ ماہ صفر میں نقل کیا۔ سنہ کتابت درج کرنا بھول گیا ہے۔ خط معمولی شکستہ آمیز ہے۔

۲۳ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ″۸ × ″۵½۔

۳۰۱ ۔ **ہدایاتِ ہندی** سنہ ۱۱۰۱ھ — فقہ ۔ دکنی

شیخ داؤد ضعیفی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول ۔ صفحات ۲۸ تا ۳۱۔

۳۰۲ ۔ **پندنامۂ لقمان** سنہ ۱۱۳۰ھ

فتح شریف بلخی

تفصیل کے لئے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات ۔ جلد اول ۔ صفحات ۳۱ ۔ ۳۲

۳۰۳ ۔ **تحفۃ الاحرار** — مثنوی ۔ فارسی

جامی

جامی کی یہ مشہور مثنوی نہایت خوش خط شکستہ آمیز نستعلیق میں پاک صاف نقل کی گئی ہے، اور تعجب ہوتا ہے کہ ایسی عمدہ کتابت سمندر کے مد و جزر کے باوجود حاجیوں کے پُرخلل جہاز پر کی گئی ہے۔ اس کے آخر میں اس کے کاتب فیض اللہ بن سید عبدالوہاب قادری ملکی قصبہ اونہ سرکار رسوالن نے ایک ترقیمہ لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علم و فضل کے شایق کیسے کیسے پریشان کُن اور غیر موافق ماحول میں بھی اپنے علمی و ادبی ذوق کی آبیاری کرتے رہے ہیں۔ اس سے قبل ایسی کتابوں کا تذکرہ گذر چکا ہے جو معرکۂ کارزار میں نواب شجاع الدولہ کے متحرک لشکر میں لکھی گئی تھیں جب کہ وہ مہاراجہ سندھیا سے مقابلہ کر رہا تھا (دیکھو نمبر ۲۳۲ تا ۲۳۸)۔

یہ کتاب جس جہاز پر لکھی گئی ہے اس کا نام "فیض بخش" تھا جو آج سے تقریباً ڈھائی سو سال قبل بحیرۂ عرب و بحیرۂ احمر سے گذر رہا تھا۔ اور ابھی بندرگاہ جدہ پہنچنے نہ پایا تھا کہ یکم شعبان سنہ ۱۱۳۳ھ کو فیض اللہ نے اس کی کتابت مکمل کرلی۔ اس کتاب کے حاشیے پر اسی کاتب نے ذرا رواں خط میں ۶ مختصر نثری رسالے بھی نقل کئے ہیں جن کا ذکر آگے درج ہے۔

۶۱ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ″۶ × ″۴½۔

۳۰۴۔ مکتوبات سید عبدالقادر جیلانیؒ

تصوف۔ فارسی

علی بن حسام الدین متقی

اس رسالے میں علی بن حسام الدین المعروف بہ متقی نے حضرت محبوب سبحانیؒ کے (۱۵) ایسے عربی مکتوبوں کا فارسی میں بہ طور خلاصہ ترجمہ کیا ہے جو صوفیوں کے ذوق اور ان کے حالات پر مشتمل ہیں۔ فیض اللہ بن عبدالوہاب قادری نے اس رسالے کو تحفۃ الاحرار کے حاشیے پر نقل کیا ہے۔ نیز خط وہی ہے جو تحفۃ الاحرار کا ہے۔ یہ بھی سمندر میں جہاز فیض بخش پر ۱۱۱۳ھ میں نقل کیا ہے۔

۱۵ ورق ـ ۱۸ اسطور فی صفحہ۔

۳۰۵۔ وصایائے نوشیروان عادل

اخلاق۔ فارسی

اس رسالے میں مشہور ایرانی شہنشاہ نوشیروان کے نوتاجوں کے متعلق ان عبارتوں کو نقل کیا گیا ہے جو حکیم بزرجمہر نے اصلاح اخلاق کے لئے سمجھائی تھیں۔ اس کا کاتب بھی فیض اللہ ہے جس نے جہاز فیض بخش پر کتب نمبر ۳۰۳ و ۳۰۴ کو ۱۱۱۳ھ میں نقل کیا ہے۔ یہ وصایا ورق ۱۶ تا ورق ۱۸ اب۔ کے حاشیے پر درج ہیں۔

۳۰۶۔ وصایائے عبداللہ انصاری

اخلاق۔ فارسی

خواجہ عبداللہ انصاری

خواجہ عبداللہ انصاری نے نظام الملک طوسی کو بالمشافہ جو نصیحتیں کی تھیں، وہ اس رسالے میں درج کی گئی ہیں۔
فیض اللہ بن عبدالوہاب قادری نے جہاز فیض بخش میں جدہ کے قریب سمندر میں تحفۃ الاحرار (نمبر ۳۰۴) اور وصایائے نوشیروان کے ساتھ نقل کیا ہے۔ خط شکستہ آمیز نستعلیق ہے۔ یہ رسالہ اوراق ۱۸ ب تا ۲۰ ب کے حاشیے پر درج ہے۔

۳۰۷۔ رسالۃ النصیحۃ

اخلاق۔ فارسی

امام غزالیؒ

حجۃ الاسلام ابوحامد محمد الغزالیؒ نے علم و حکمت کے جو بیش بہا گُر بیان کئے تھے ان کو اس رسالے میں نقل کیا گیا ہے۔
خط اور کاتب وہی ہے جو نسخہ جات نمبر ۳۰۳ تا ۳۰۶ کا ہے۔ یہ رسالہ اوراق ۲۱ ب تا ۲۴، الف پر نقل کیا گیا ہے۔

۳۰۸۔ رسالہ نصائح

اخلاق۔ فارسی

اس طویل رسالے میں کسی بزرگ نے بہ طور مکتوب اپنے فرزند یا مرید کو مختلف عنوانات کے تحت نصیحتیں قلمبند کی ہیں۔

اس کے کاتب بھی وہی فیض اللہ ہیں جنہوں نے ۱۱۱۳ھ میں کتب نمبر ۳۰۳ تا ۳۰۷ نقل کئے ہیں۔ یہ رسالہ ورق ۲۴ سے شروع ہوکر ورق ۴۵ ب پر ختم ہوتا ہے۔

۳۰۹۔ رسالۂ سوال و جواب

اخلاق۔ فارسی

اس رسالے میں آنحضرت صلعم اور شیطان کی ملاقات اور سوال وجواب شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ کاتب فیض اللہ قادری ہیں جنہوں نے کتب نمبر ۳۰۳ تا ۳۰۸ ۱۱۱۳ھ میں نقل کئے ہیں۔ یہ طویل رسالہ تحفۂ احرار کے حاشیے پر ورق ۴۶ سے شروع ہوکر ورق ۶۲ پر ختم ہوتا ہے اور اسی خط میں لکھا گیا ہے:

۳۱۰۔ داستان بارہ امام (قبل ۱۱۹۹ھ)

مثنوی سیر۔ اردو

یکرنگ

مصطفیٰ قلی خان یا مصطفیٰ خان یکرنگ دہلی کے دورِ اول کے شعراء میں سے تھے۔ جو خانِ جہان خان لودی کے نواسے اور محمد شاہ بادشاہ کے منصب داروں میں تھے اور جن کی وفات تذکرۂ گلشنِ ہند کی تالیف ۱۲۱۵ھ سے قبل ہوئی تھی۔ اردو کے اکثر تذکروں میں ان کے ایک دیوان کا ذکر ملتا ہے جس میں تقریباً (۵۰۰) شعر تھے۔ لیکن کسی تذکرے میں اس مثنوی کا ذکر نہیں ہے۔ یہ مثنوی ۱۱۹۹ھ سے قبل لکھی گئی ہے اور خود مصنف ہی کا نسخہ ہے۔ اس کے آخر میں مصنف کی ایک مستطیل مہر ثبت ہے جس پر "محب یکرنگ ۱۱۹۹ھ" کندہ ہے۔

اس مثنوی میں آنحضرت صلعم اور اہلِ بیت اطہار کی ولادت و وفات یا شہادت کے واقعات ٹھیک ٹھیک تاریخوں اور دنوں کی صراحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ ہر بزرگ کی وفات کے تذکرے کی آخری ابیات میں مصنف نے اپنا تخلص التزام کے ساتھ لکھا ہے۔ مثلاً حمد و نعت کے خاتمہ پر "زبان اپنی یکرنگ اب یاں سے پھیر"

شہادت جنابِ فاطمہؓ کے بیان کے خاتمہ پر ؎

تو کر لعن اُن پر محب ایک رنگ	جو کوئی آکئے ہیں گے زہراؓ سے جنگ

بیان حضرت امام محمد باقر کے خاتمہ پر ؎

یہ غم مختصر کر محب ایک رنگ	لکھے غم رضا کا تو کر دل کو سنگ

اس مثنوی میں تقریباً (۲۵۰) ابیات ہیں۔ شاعر نے کہیں سنہ تصنیف اور مثنوی کا نام نہیں لکھا

ابتداء۔

کہاں مجھ میں طاقت ہے حمد و ثنا	کروں عقلِ ناقص سے اپنی ادا
کہ ہے وہ سچا بے نیازِ قدیم	کریم و حکیم و رحیم و علیم
میں عاصی گنہ گار ہوں بے شعور	نہ رکھ نعمتِ فضل سے اپنے دور

اختتام۔

تھی خاتونِ ترجس بھی ان کی ماں	ہوئے ان سے پیدا یہ آخر زماں
بحق محمد شفیع الانام	ہوا داستاں ختم بارہ امام

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آخری بیت سے پہلے پورا ایک ورق غائب ہو گیا ہے۔

یہ نسخہ صاف نستعلیق خط میں لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ ہر امام کے حالات کے بعد "رب یسر و تمم بالخیر" لکھ کر دوسرے امام کے حالات پھر بسم اللہ سے شروع کئے گئے ہیں۔

اس نسخے سے ایک دلچسپ واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پوری کتاب کو بعد میں ایک اور شاعر فدائی تخلص کی ابیات میں تحریف کرکے اپنا کلام بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ غالباً یکرنگ کا یہ ذاتی نسخہ بعد کو ایک شاعر فدائی حسین کے ہاتھ لگ گیا، چنانچہ اس کتاب کے خاتمہ پر محب یکرنگ ۱۱۹۹ء اور حسین یار خان ۱۱۹۳ء کی مستطیل مہروں کے برابر ان کی چھوٹی سی مہر بھی ثبت ہے جس پر صرف فدائی حسین کندہ ہے، اور کوئی سنہ درج نہیں۔ ان فدا صاحب نے اصل کتاب میں جہاں جہاں یکرنگ تخلص کسی مصرع میں آیا ہے اس کو اپنے قلم سے کاٹ کر اسی جگہ یا حاشیے پر اپنے تخلص فدا کے مصرعے لکھ دیئے ہیں۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں:-

اصل مصرعہ یکرنگ	تحریف کردہ مصرعہ فدا
زبان اپنی یکرنگ لب یاں سے پھیر	زبان اپنی از دل فدایاں سے پھیر
کہاں تک لکھے غم محب ایک رنگ	کہاں تک لکھے گا فدا از امنگ
غرض اس بیان کو محب ایک رنگ	غرض اس بیان کو فدا ہو کے دنگ

کتاب کے سرورق پر بھی حسن یار خان ۱۱۹۳ء اور فدائی حسین کی دو مہریں ثبت ہیں۔

مثنوی کے بعد فارسی نثر میں زیارت ائمہ کرنے کے طریقے قلمبند کئے گئے ہیں۔ یہ فارسی نثر (۴) ورقوں پر درج ہے۔

۳۰ ورق - ۱۱ سطور فی صفحہ - ۱½ × ۳½ × ۵½ -

۳۱۱ - تواریخ ائمہ

سیر - فارسی

یکرنگ

مثنوی داستان بارہ امام (نمبر ۲۱) کے ساتھ چند اوراق سادہ چھوڑ کر اسی کاتب نے ائمہ اطہار کی ولادت و وفات کی تاریخیں، دن اور وقت فارسی میں قلمبند کئے ہیں۔ یہ رسالہ ۳ ورقوں پر مشتمل ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

۳۱۲ - جامع المعجزات

مثنوی سیر - دکنی

سید عالم بیجاپوری

یہ کتاب ناقص الطرفین ہے لیکن اس کے تحقیقی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قدیم اردو دکنی کی ایک ایسی مثنوی ہے جس کے کسی اور نسخے کا اب تک پتہ نہ چل سکا اور نہ اس شاعر کی نسبت اب تک کوئی معلومات حاصل ہیں۔

اس مثنوی کے مصنف کا نام غالباً سید عالم تھا۔ وہ بیجاپور کا باشندہ تھا لیکن اس شہر کے زوال کے بعد

لٹ لٹا کر اپنے بڑے بھائی سید عمر کے ساتھ کرنول کو ہجرت کر آیا تھا، اور یہاں کے نواب خضر خان پنی کے پوتے بہادر خاں کی فوج میں بہ طور سپہ گر ملازم ہوگیا تھا۔ وہ اگرچہ اس نواب اور شہر کرنول کی بھی تعریف کرتا ہے، لیکن اپنے آبائی وطن بیجاپور کا بہ طور خاص رطب اللسان ہے، جہاں وہ پیدا ہوا، اور اس کے والدین اور اجداد دفن تھے۔ بیجاپور کی تعریف میں جو شعر کہے ہیں اس لئے اہمیت رکھتے ہیں کہ ان سے اس بدنصیب شہر کی ایک آخری جھلک نظر آتی ہے۔ وہ کہتا ہے:-

بیجاپور ہے شہر صاحب جمال زمین واں کی ہے سخت آہن مثال
زمیں کوں یونت واں کی تاثیر ہے ہوا لگ کے ہوے جوان گر پیر ہے
اگر گھاٹ پر کوئی آوے دکھی تو لگتے ہوا واں کی ہور ہے سکھی
مقرر یو پانی میں ہے واں کے گن کرے مرد نامرد کے تئیں دوگن
قلعہ اس کا جوں اژدہائے عظیم کنڈل مار بیٹھے نہ دھر کس سے بیم
اچھے برج ہر تس کا ڈونگر نمن لگیا ہے سراس جاگہ پہلے لگن
اچھے توپ پیجرس کی ہر اک بھلی کی جس بوجھ تے ناھنا گئیں کی تلی
ہر یک تس ہے بھتر کل ہندستان میں نہیں بلکہ ایسا ہندستان میں
دسیں رستہ بینار کا یوں سکل بندے کوئی جوں فوج مجرے بدل
بتی اوس کی خندق ہے ڈونگی بڑی لگے ہیں سو پاتال کی جس جھڑی
بنا عرض و طول اس کا ہے سربسر دیکھے تو نہ بیلا ڑ جاوے نظر
بزرگاں کے روضے دسیں تس میں یوں فلک کوں ستاریاں تے ہے نور جیوں
فرح بخش کا باغ ایر رپ ہے بھی دل کش ہر یک پائیں خوش روپ ہے
اچھیں واں کے لوگان شجاع و دلیر سٹیں مار کولے کے تیوں پل میں شیر
کرم میں اچھیں ابر تیوں ایک سار تحمل میں جوں جھاڑ ہیں بار دار
وفا میں اچھے سو رتیوں بے قصور محبت میں نو ماہ میں جوں کہ نور
بھلے سوں اچھیں تیر سے ہو کے نیٹ برے سوں کماں سار بانکے ہیں ڈھیٹ

یہ ابیات سبب تالیف کتاب کے بیان کے آغاز میں درج ہیں۔ اس سلسلے میں شاعر کہتا ہے کہ "زمانے کے دست برد سے تباہ ہونے کے بعد ہمارا آب و دانہ ہمیں کرنول لے آیا تو اس وقت میرے بڑے بھائی سید عمر بہت لایق اور فاضل تھے اور وہ درس و تدریس کا کام انجام دیتے تھے۔ چنانچہ ان کے درس اور وعظ میں شہر کی مخلوق جوق جوق جمع ہونی شروع ہوئی اور متعدد لوگوں نے شاگردی اختیار کی۔ میں اگرچہ نواب بہادر خاں کے ہاں ملازم ہوگیا تھا، لیکن اپنے بھائی سے درس بھی لیتا تھا۔ ایک روز ان کے ایک شاگرد موسیٰ نے ایک کتاب میرے بھائی کو لادی اور کہا کہ یہ کتاب یہاں کسی کے پاس نہیں ہے۔ وہ کتاب عربی میں تھی اور لوگ اس کے مطالب کو سمجھ نہ سکتے تھے۔ بھائی نے اس کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی۔ میرے ایک دوست محمد یوسف نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں بھول نہ اس کا نظم میں ترجمہ کر دوں تاکہ دنیا میں ایک فیض جاری رہ جائے۔"

غرض اس فرمایش پر شاعر نے معجزاتِ نبیؐ کی اس عربی کتاب کو اردو میں منتقل کیا، اور اس کا نام "جامع المعجزات" رکھا۔ افسوس ہے کہ اس حصۂ کتاب میں "تاریخ تصنیف" درج نہیں کی ممکن ہے کہ خاتمۂ کتاب میں لکھی ہو۔ لیکن وہ حصہ اس نسخہ میں محفوظ نہیں ہے۔ اس پورے بیان میں شاعر نے کہیں اپنا نام یا تخلص بھی نہیں لکھا۔ لیکن اکثر فصلوں کے آخر میں عالم تخلص کا استعمال کیا ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ جب اس کے بھائی کا نام سید عمر لکھا ہے تو اس کا نام سید عالم تھا۔ یہاں چند ایسی ابیات درج کی جاتی ہیں جن میں عالم تخلص موجود ہے۔

برکت سوں اس معجزاں کے شتاب کرا حق تو عالم سیں پر یو کتاب (خاتمۂ سبب تالیف)

الٰہی توں اپنے طفیلِ حبیبؐ کر عالم کے دو جگ میں سید سے نصیب (خاتمۂ معجزۂ اول)

طفیلِ محمدؐ کہ ہر دم الٰہ رکھ عالم کو شیطان سوں در پناہ (معجزۂ دوم)

کیا معجزہ یاں تے عالم تمام محمدؐ پو بھیج ان درود و سلام (معجزۂ پنجم)

کتاب کی ترتیب قدیم بیجاپوری مثنویوں گلشنِ عشق۔ علی نامہ وغیرہ کی طرح کی گئی ہے۔ یعنے ہر بیان اور فصل کی ابتدا میں اس کا عنوان ایک ایسے شعر کی شکل میں لکھا گیا ہے کہ ان سب اشعار کو یکجا کر دیا جائے تو ایک قصیدہ بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر چند عنوانات درج ہیں:۔

مدحِ چار یارؓ:	حمدِ خدا، نعتِ نبیؐ بولیا جے سو اس اپر	واجب ہوا کر ناد لے اب مدح چاروں یار کا
مدحِ محبوب سبحانی:	اب ہو مودب خوب میں لیوں نام اپنے پیر کا	جس کے قدم کی خاک ہے سرمہ اولوالابصار کا
در بیانِ کتاب:	کیتا شروع میں اس سبب ہوں معجزیاں کی یو کتاب	کیتا ہوں میں اب کھول کر کیفیت اس اک بار کا
معجزۂ اول:	پیدا ہوا ہے اِ معجزہ حق نے نبیؐ کے نور کوں	پیدا کیا ہور اُس تے سب خنداں ہر دو دار کا
معجزۂ بست و ششم:	یو او مبارک ہے بیان حضرت علیؓ سوں مصطفےٰؐ	کیتے نکاح فاطمہؓ آئے بر غفار کا
معجزۂ سی و ہفتم:	یو او بیاں یاراں سوں بعد از وفات مصطفےٰؐ	کیتا ملاقات آ مصر سوں حیدرؓ کرار کا

اسی طرح اڑتیس معجزے اس کتاب میں موجود ہیں۔ چونکہ یہ نسخہ ناقص الآخر ہے اس لئے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کل کتنے معجزوں کا بیان اصل کتاب میں کیا گیا ہے۔ عنوانات کے ان تمام اشعار سے ۴۵ شعر کا ایک قصیدہ تیار ہوتا ہے۔ مصنف کے پیشِ نظر بیجاپور کے مشہور شعراء کا کلام ضرور تھا۔ اور نصرتی اور ہاشمی کا اس نے ذکر کیا ہے۔ لیکن گولکنڈہ کے اردو شعراء کا کہیں نام تک نہیں لیا۔ یہ اس کی ناواقفیت کی دلیل تو نہیں۔ البتہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں بھی صوبائی تعصب علم و ادب کی دنیا میں برابر موجود تھا، ورنہ محمد قلی، وجہی اور غواصی کے کلام کا ذکر نہ کرنا ضرور تعجب خیز ہے۔ سبب تالیف کتاب کے بیان میں اس نے اپنے سے پہلے کے شاعروں نصرتی اور ہاشمی اور ان کی کتابوں گلشنِ عشق اور یوسف زلیخا پر اس کتاب کو ترجیح دی ہے اور اس کا سبب یہ قرار دیا ہے کہ میرا موضوع ان کے موضوع سے اعلیٰ ہے، اس لئے میری کتاب ان سب کی کتابوں کے اوپر رکھی جائے گی۔ اس حصے کی چند ابیات یہ ہیں:۔

اول کے شاعر اِتھے نام دار سو دنیا میں گئے چھوڑ یک یادگار

کیا نصرتی نے سو گلشن سنوار زلیخا کیا ہاشمی نام دار

بھی کئی شاعراں نے جو قصے اول کہے ہیں جو لا شاعری کو سکل

مرا شعر سب اُن سوں ممتاز ہے ۔۔۔ جو یک ظاہری اس میں اعجاز ہے
لیں گے جہاں کے جو قیمتے اگر ۔۔۔ تو اس کوں رکھیں گے بجا سب اپر
بزرگی مرے تیں سو ایتیج بس ۔۔۔ کہ ہے مان ہیں شعر میرا سرس

اس مثنوی کا نام بظاہر جامع المعجزات ہے لیکن یہ دراصل آنحضرت صلعم کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے اور یہ سب حالات عربی کتابوں سے ماخوذ ہیں ۔

مثنوی کا یہ نسخہ جن ابیات سے شروع اور جن پر ختم ہوتا ہے وہ یہ ہیں :۔

آغاز: شکم بیچ آدم کے تجھ نور ڈال ۔۔۔ بزرگی دیا تب اسے ذوالجلال
بھیجے حکم سارے ملائک اوپر ۔۔۔ کیا اس کو سجدہ کرد سب نگر

اختتام: ہوا عشق نے تس کے لئے بیقرار ۔۔۔ لگیا جھوٹے ست ہاتھی کے سار
کرے رام آرام گاہ مانڈ وام ۔۔۔ جو فرمائے سواد کرے تب یو کام

اس نسخے کا کاتب نہایت کم سواد ہے ۔ خط بہت معمولی ۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ۔ اکثر الفاظ غلط لکھے ہیں ۔ کاغذ بہت ہی بُری طرح آب زدہ ہوگیا ہے ۔ نسخہ قدیم ہے ۔

ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × ۱۰" ۔

۳۱۳ ۔ احکام الصلواۃ

فقہ ۔ فارسی

اس فارسی کتاب کا دکنی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے ۔ یہ نثر میں ہے ۔ سید میران ابن سید پیر متوطن سدا سیوگڑہ نے بہار شنبہ ماہ شوال ۱۲۸۱ھ میں اس کی کتابت مکمل کی ۔ ترجمہ کے آخر میں شاہ شمس الدین شاہ کرام الدین قادری الحسنی الحسینی اور مالک کتاب مستان خان کے نام بھی درج ہیں ۔

معمولی نستعلیق میں لکھی گئی ہے ۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں ۔

۵۶ صفحات ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × ۹" ۔

(۴۱۳) ریاض العارفین

اخلاقی مثنوی ۔ دکنی اردو

اسحٰق

سرزمینِ دکن کا یہ ایک غیر معروف شاعر ہے، جو ۱۱۸۴ھ میں پیدا ہوا، اور بائیس سال کی عمر میں یہ طویل مثنوی لکھی جو اپنے مطالب اور طرزِ ادا کے لحاظ سے اُردو کی عمدہ مثنویوں میں شمار کی جا سکتی ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اُردو دُنیا اب تک اس کے نام اور اس مثنوی سے ناواقف رہی۔ حُسنِ اتفاق سے اس کی اس شاہکار مثنوی کے دو نسخے ادارے میں محفوظ ہو گئے ہیں۔

اس مثنوی کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مصنف اسحٰق، اور اصل بیجاپور کا رہنے والا تھا، اور مثنوی لکھتے وقت مدارے میں مقیم تھا۔ (یہ مدرا غالباً ترچناپلی کے قریب کا مدورا ہے۔)

مصنف کے چار بھائی اور تھے، جو فہم و فراست میں کامل تھے۔ اس کا والد اس تصنیف کے وقت انتقال کر چکا تھا۔ لیکن ان میں سے کسی کا اس نے نام نہیں لکھا۔ البتہ اپنے ایک دوست یعقوب کا نام لکھا ہے جو دکنی شاعری میں استاد مانا جاتا تھا۔ اسی دوست کے مشورے پر اسحٰق نے یہ مثنوی لکھی ہے، جو کسی فارسی مثنوی کا ترجمہ نہیں ہے، بلکہ مصنف نے مختلف مشاہیر شعراء و صوفیاء، مثلاً خواجہ فریدالدین عطارؒ، مولانا جامیؒ اور شیخ سعدیؒ کی تحریروں سے استفادہ کر کے گیارہ ابواب منظوم کئے ہیں، جن کے عنوانات خود اس نے اس مثنوی کے سببِ تالیف میں اس طرح درج کئے ہیں :-

باب اول خواہشِ قوتِ حلال	باب دویم بندگیٔ ذوالجلال
بابِ سوم ترسِ حق رکھنا مدام	بابِ چارم ہے تحمل کا مقام
پانچواں ہے باب جو شام و سحر	حق اوپر رکھنا توکل کی نظر
بابِ ششم عاجزی لانا بجا	عیب پوشی خلق کی کرنا سدا
بابِ ہفتم زہد کا ہے پُر قدر	رنج ہور سختی سے کرنا صبر
بابِ ہشتم عشق سوں بھرپور ہے	ہمتِ عشاق سوں معمور ہے
بابِ نہم چھوڑ دنیائے دنی	یا د حق سوں دل کو دینا روشنی
بابِ دہم اِک ترانہ جاں	دو لیاؤں کی کرامت کا بیاں
گیارھواں ہے باب پُر عزت نقاب	مقبلاں کی ہوئے سو دعوت مستجاب

اصل کتاب شروع کرنے سے قبل شاعر نے ان عنوانات پر طبع آزمائی کی ہے :-

۱۔ حمد ۱۰۶ ابیات ۲۔ مناجات ۱۰۶ ابیات

۳۔ نعت ۱۱۱ ابیات ۴۔ مناجات بجناب سرورِ عالمؐ ۲۳ ابیات

۵. منقبت حضرت ابوبکر صدیقؓ ۱۸ ابیات ۶. منقبت حضرت عمرؓ ۱۶ ابیات
۷. منقبت حضرت عثمانؓ ۱۴ " ۸. منقبت حضرت علیؓ ۴۸ "
۹. منقبت محبوب سبحانیؒ ۱۷ " ۱۰. سبب تالیف کتاب ۸۴ "

خود مصنف نے اپنا نام کہیں نہیں لکھا، البتہ بعض جگہ اپنا تخلص اسحٰق استعمال کیا ہے، اور شاید یہ اس کے نام کا ایک جز تھا جن ابیات میں یہ تخلص استعمال کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:۔

کاں تو اے اسحٰق عاصی پُر گناہ	کاں منزہ پاک درگاہِ اللہ	ورق ۱۱
شکر کر منعم کا اے اسحٰق اب	جے تجھے بخشیا ہے نعمت پاک رب	" ۲۶
اے خداوند جہاں اسحٰق کوں	آشنائی دے اپس کی راہ سوں	" ۲۳۵
کبریا اسحٰق ہے غافل گناہ	کر اپس کی عرفیت کا آشنا	" ۲۴۴ ب
ہے نپٹ غفلت میں اسحٰق اے الٰہ	کر قبولیت کی ٹک اس پر نگاہ	" ۲۴۸ ب
اے خدا اسحٰق عاصی کوں مدام	رکھ اپس کی توں رضا میں صبح و شام	" ۲۵۰
کر خدا اسحٰق کوں رحمت نصیب	رکھ اپس کے دوستاں کے نت قریب	" ۲۵۱
بخش دے اسحٰق کوں اے پاک رب	ہے ترے کن التجا یو روز و شب	" ۲۵۴
اے دعایاں کے مجیب اسحٰق کوں	رہنمائی کر اپس کے لطف سوں	" ۲۵۶ ب
عاجز اسحٰق کوں اے کارساز	کر اپس کی قربیت سوں سرفراز	" ۲۵۹
عاصی اسحٰق کوں ہر دو ہات سوں	رکھ نگہبانی میں ہر آفات سوں	" ۲۶۰
کردگارا عاجزا اسحٰق کوں	دور مت رکھ مقبلاں کے فضل سوں	" ۲۶۲ ب
ختم کر اسحٰق توں اس بات پر	کاں تلک لے جاویگا یوں طول کر	" ۲۶۷ ب

اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ کتاب کے ابتدائی حصے میں مصنف نے صرف دو جگہ تخلص استعمال کیا ہے، اور آخر میں تقریباً ہر عنوان یا حکایت کے خاتمے پر اپنا تخلص استعمال کرتا رہا ہے۔

گیارہ ابواب کی تکمیل کے بعد مصنف نے ایک اور عنوان قایم کیا ہے:۔

"خاتمۂ ریاض العارفین پر شکر و سپاس خداوند جہاں آفرین"

اس عنوان کے تحت (۱۰۲) ابیات لکھی ہیں، انھی میں حسب ذیل آخری ابیات میں اپنی عمر، سنہ تصنیف اور آخر بار تخلص اس طرح لکھا ہے:۔

جب کیا میں نظم یو شیریں مقال عمر میری تب اتھی یادیس مبال
ہور تھی ہجرت شہ ذوالافتخار تھی ہزار یک صد و شش در شمار
کر دعا کوں اپنے اے اسحٰق بند طول مت کر مختصر ہے دل پسند

اس مثنوی میں جملہ (۵۹۰۰) ابیات ہیں۔ گویا یہ دکن کے آخری دور شاعری کی سب سے طویل مثنوی ہے۔ اس کا آغاز ان ابیات سے ہوتا ہے:۔

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں صاحب اجلال و عز و جاہ سوں

حمدِ حق ہے افسرِ فرقِ سخن — زینتِ ہر نامۂ نوَ و کہُن
پُر شرف انوارِ احمدِ ذو الجلال — ہے سخن کے چرخ کا روشن ہلال
کیا نثر، کیا نظم، ہر یک باب کوں — زیب و رونق ہے خدا کی حمد سوں
حمدِ حق سوں جو سخن ہے بے فواد — جوں طعام بے نمک ہے بے سواد

آخری ابیات یہ ہیں :-

کب تلک یوں فکر سوں فرسودگی — بے فکر ہووے ذرا آسودگی
دے خموشی اب زباں کوں بات سوں — رکھ قلمداں میں قلم کوں ہات سوں
بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود — مصطفےٰ کی روحِ اشرف پر درود
ہور کرم آل ہور اصحاب پر — پڑھ تحیت ہور سخن کو ختم کر

یہ مثنوی سنہ ۱۲۰۶ھ میں لکھی گئی ہے اور اس زمانے تک شمالی ہند میں میرؔ، سوداؔ، میر حسنؔ جیسے شعراء نے اُردو شاعری کے اسلوب و انداز کو بالکل ہی بدل دیا تھا۔ لیکن اس بیجاپوری الاصل شاعر نے اپنے وطن کے زوال کے تقریباً سوا سو سال بعد بھی اسی زبان و اسلوب میں شعر لکھے ہیں، جن کو اس کے ہم وطن شعراء نے اپنی رشحاتِ قلم سے عروجِ کمال پر پہنچایا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دکنی شعراء اتنی طویل مدت تک بھی اپنی زبان و کلچر کو سینے سے لگائے رہے۔

"ریاض العارفین" کا یہ نسخہ قدیم دکنی کتابوں کی طرح پاکیزہ خطِ ثلث میں لکھا گیا ہے، عنوانات سُرخی میں ہیں۔ اس کے آخر میں بڈن خاں نے یہ ترقیمہ لکھا ہے :-

"ایں رسالۂ بابرکات ریاض العارفین بنا بر فرمایش حضرت سید شاہ جلال الدین سرمست بتاریخ ہفتم ذی الحجہ بروز جمعہ بوقت عصر اتمام یافتہ۔
کاتب الحروف عاصی بڈن خاں احسن اللہ حالہٗ و مالہٗ"

آخری ورق پر ٹیپو سلطان شہید کی شہادت کی حسب ذیل تاریخ بھی درج کی ہے :-

مسٹر نظام مظہرِ عزمِ یزید شد — شمرِ لعیں بصورتِ عالم پدید شد
تاریخ گشتہ گشتنِ سلطان حیدری — ٹیپو بوجہ دینِ محمدؐ شہید شد

چونکہ کاتب سنہ کتابت درج کرنا بھول گیا ہے اس لئے اس کتاب کا زمانۂ کتابت اس قطعۂ تاریخ کے اندراج سے مل سکتا ہے، جس کو بعنوان "تاریخ سلطان بہادر" درج کیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاتب ٹیپو سلطان کا ہمعصر اور غالباً سلطنت میسور کا متوسل تھا، اس لئے اس نے نظام علی خاں کو یزید اور میر عالم کو شمر قرار دینے والے قطعہ کو تاریخ سلطان بہادر کے عنوان سے نقل کیا ہے۔

(۲۷۰) ورق (۱۱) ابیات فی صفحہ - ۹ ۱/۲ × ۸ ۱/۲ -

۳۱۵۔ ریاض العارفین

مثنوی۔ اُردو

یہ نسخہ بھی نسخہ ۳۱۴ کے قریبی زمانے میں لکھا گیا ہے، لیکن یہ نستعلیق خط میں ہے، جو بہت پاکیزہ اور خوش خط ہے۔

۵. منقبت حضرت ابوبکر صدیقؓ ۱۸ ابیات ۶. منقبت حضرت عمرؓ ۱۶ ابیات
۷. منقبت حضرت عثمانؓ ۱۴ " ۸. منقبت حضرت علیؓ ۴۸ "
۹. منقبت محبوب سبحانیؒ ۱۷ " ۱۰. سبب تالیف کتاب ۸۴ "

خود مصنف نے اپنا نام کہیں نہیں لکھا، البتہ بعض جگہ اپنا تخلص اسحٰق استعمال کیا ہے، اور شاید یہ اس کے نام کا ایک جز تھا۔ جن ابیات میں یہ تخلص استعمال کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:۔

کاں تو اے اسحٰق عاصی پُر گناہ	کاں منزہ پاک درگاہِ الٰہ	ورق ۱۱
شکر کر منعم کا اے اسحٰق اب	جے تجھے بخشیا ہے نعمت پاک رب	" ۲۶
اے خداوند جہاں اسحٰق کوں	آشنائی دے اپس کی راہ سوں	" ۲۳۵
کبریا اسحٰق ہے غافل گناہ	کر اپس کی عرفیت کا آشنا	" ۲۴۴ ب
ہے نپٹ غفلت میں اسحٰق اے الٰہ	کر قبولیت کی ٹک اس پر نگاہ	" ۲۴۸ ب
اے خدا اسحٰق عاصی کوں مدام	رکھ اپس کی توں رضا میں صبح و شام	" ۲۵۰
کر خدا اسحٰق کوں رحمت نصیب	رکھ اپس کے دوستاں کے نت قریب	" ۲۵۱
بخش دے اسحٰق کوں اے پاک رب	ہے ترے کن التجا یو روز و شب	" ۲۵۴
اے دعایاں کے مجیب اسحٰق کوں	رہنمائی کر اپس کے لطف سوں	" ۲۵۶ ب
عاجز اسحٰق کوں اے کارساز	کر اپس کی قربیت سوں سرفراز	" ۲۵۹
عاصی اسحٰق کوں ہر دو جہات سوں	رکھ نگہبانی میں ہر آفات سوں	" ۲۹۰
کردگارا عاجز اسحٰق کوں	دور مت رکھ مقبلاں کے فضل سوں	" ۲۹۲ ب
ختم کر اسحٰق توں اس بات پر	کاں تلک لے جاویگا یوں طول کر	" ۲۶۷ ب

اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ کتاب کے ابتدائی حصے میں مصنف نے صرف دو جگہ تخلص استعمال کیا ہے، اور آخر میں تقریباً ہر عنوان یا حکایت کے خاتمے پر اپنا تخلص استعمال کرتا رہا ہے۔

گیارہ ابواب کی تکمیل کے بعد مصنف نے ایک اور عنوان قایم کیا ہے:۔

"خاتمۂ ریاض العارفین پر شکر و سپاس خداوند جہاں آفریں"

اس عنوان کے تحت (۱۰۲) ابیات لکھی ہیں، انہی میں حسب ذیل آخری ابیات میں اپنی عمر، سنہ تصنیف اور آخر بار تخلص اس طرح لکھا ہے:۔

جب کیا میں نظم یو شیریں مقال	عمر میری تب اتھی یادیس مبال
ہور سن ہجرت شہ ذوالافتخار	تھی ہزار یک دو صد و شش در شمار
کر دعا کوں اپنے اے اسحٰق بند	طول مت کر مختصر ہے دل پسند

اس مثنوی میں جملہ (۵۹۰۰) ابیات ہیں۔ گویا یہ دکن کے آخری دور شاعری کی سب سے طویل مثنوی ہے۔ اس کا آغاز ان ابیات سے ہوتا ہے:۔

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں صاحب اجلال و عز و جاہ سوں

حمدِ حق ہے افسرِ فرقِ سخن — زینتِ ہر نامۂ نو و کہن
پُر شرفِ انوارِ احمدِ ذو الجلال — ہے سخن کے چرخ کا روشن ہلال
کیا نثر، کیا نظم، ہر یک باب کوں — زیب و رونق ہے خدا کی حمد سوں
حمدِ حق سوں جو سخن ہے بے فواد — جوں طعام بے نمک ہے بے سواد

آخری ابیات یہ ہیں:-

کب تلک یوں فکر سوں فرسودگی — بے فکر ہووے ذرا آسودگی
دے خموشی اب زباں کوں بات سوں — رکھ قلمداں میں قلم کوں ہاتھ سوں
بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود — مصطفےٰ کی روحِ اشرف پر درود
ہور مکرم آل ہور اصحاب پر — پڑھ تحیت ہور سخن کوں ختم کر

یہ مثنوی سنہ ۱۲۰۶ھ میں لکھی گئی ہے اور اس زمانے تک شمالی ہند میں میر، سودا، میر حسن جیسے شعرا نے اردو شاعری کے اسلوب و انداز کو بالکل ہی بدل دیا تھا۔ لیکن اس بیجاپوری الاصل شاعر نے اپنے وطن کے زوال کے تقریباً سوا سو سال بعد بھی اسی زبان و اسلوب میں شعر لکھے ہیں، جن کو اس کے ہم وطن شعرا نے اپنی رشحاتِ قلم سے عروجِ کمال پر پہنچایا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دکنی شعرا اتنی طویل مدت تک بھی اپنی زبان و کلچر کو سینے سے لگائے رہے۔

"ریاض العارفین" کا یہ نسخہ قدیم دکنی کتابوں کی طرح پاکیزہ خطِ ثلث میں لکھا گیا ہے، عنوانات سرخی میں ہیں۔ اس کے آخر میں بڈن خاں نے یہ ترقیمہ لکھا ہے:-

"ایں رسالۂ با برکات ریاض العارفین بنا بر فرمایش حضرت سید شاہ جلال الدین سرمست بتاریخ ہفتم ذی الحجہ بروز جمعہ بوقت عصر اتمام یافتہ۔
کاتب الحروف عاصی بڈن خاں احسن اللہ حالہ و مآلہ"

آخری ورق پر ٹیپو سلطان شہید کی شہادت کی حسب ذیل تاریخ بھی درج کی ہے:-

سرِ نظام مظہرِ عزمِ یزید شد — شمرِ لعیں بصورتِ عالم پدید شد
تاریخِ گشتنِ سلطان حیدری — ٹیپو بوجہ دینِ محمد شہید شد

چونکہ کاتب سنہ کتابت درج کرنا بھول گیا ہے، اس لیے اس کتاب کا زمانۂ کتابت اس قطعۂ تاریخ کے اندراج سے مل سکتا ہے، جس کو بہ عنوان "تاریخ سلطان بہادر" درج کیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاتب ٹیپو سلطان کا ہمعصر اور غالباً سلطنت میسور کا متوسل تھا، اس لیے اس نے نظام علی خاں کو یزید اور میر عالم کو شمر قرار دینے والے قطعہ کو تاریخ سلطان بہادر کے عنوان سے نقل کیا ہے۔

(۲۰) ورق (۱۱) ابیات فی صفحہ - ۶½" × ۸½" ۔

۳۱۵۔ ریاض العارفین

مثنوی، اردو

یہ نسخہ بھی نسخۂ ۳۱۴ کے قریبی زمانے میں لکھا گیا ہے، لیکن یہ نستعلیق خط میں ہے، جو بہت پاکیزہ اور خوشخط ہے۔

لیکن نسخہ ۲۱۴ سے مقابلہ کرنے پر پتہ چلا کہ اس میں ابتدائی ایک ورق کے بعد تقریباً (۴۵۰) ابیات غائب ہیں جو غالباً (۱۶) اوراق پر مندرج ہوں گی۔ عجیب بات یہ ہے کہ ریاض العارفین کے اس دوسرے نسخے کا کاتب بھی سنہ کتابت لکھنا بھول گیا ہے۔ اس کا ترقیمہ یہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً (۳۰۰) صفحات کی یہ کتاب صرف (۲۵) دن میں لکھی گئی۔

"بفضل الٰہی ریاض العارفین، شروع غرہ شہر ربیع الثانی ششم جمادی الثانی خاتمہ یافت۔ محررہٗ عبدِ فقیر حقیر کثیر التقصیر بلا اشتباہ، سید مسیح اللہ خلف الصدق سید فصیح اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہ۔"

(۱۹۶) ورق۔ (۱۴) سطور فی صفحہ۔ ۵ ۱/۲ × ۸ ۱/۲۔

سیرۃ النبی۔ فارسی

۳۱۶۔ روضۃ الاحباب

عطاء اللہ بن فضل اللہ الملقب بہ جمال الحسینی۔

امیر علی شیر ملک خراسان کی فرمایش پر جمال الحسینی نے یہ مبسوط تاریخ مرتب کی تھی، جس کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ پہلے حصے میں سیرت نبی صلعم، دوسرے میں سیر صحابہؓ، اور تیسرے میں بیان تابعین، تبع تابعین و مشاہیر ائمہ حدیث۔ لیکن یہ ضخیم جلد صرف پہلے حصے ہی پر مشتمل ہے۔

یہ نسخہ نہایت قدیم ہے، لیکن اس کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ کاغذ اور کتابت کے لحاظ سے ۱۰۰۰ھ ہجری سے قبل لکھی گئی ہوگی۔ خط نستعلیق نہایت ہی پختہ اور روشن ہے اور عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ کاغذ بہت ہی عمدہ ہے، لیکن کرم خوردہ۔ پہلے ورق پر چند مہریں ثبت ہیں، لیکن اس طرح شادی گئی ہیں کہ کچھ پڑھا نہیں جاتا۔

۶۱۵ ورق۔ ۲۱ سطور فی صفحہ۔ ۵ ۱/۲ × ۸۔

تاریخ۔ فارسی

۳۱۷۔ سیر محمدی۔ ۸۳۱ھ

محمد علی سامانی۔

صدر الدین خواجہ سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو درازؒ کے یہ سوانح حیات ان کے ایک مرید محمد علی سامانی نے لکھے تھے، اور بہت معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ کتاب کچھ عرصہ قبل اردو ترجمے کے ساتھ شایع ہو چکی ہے۔

یہ نسخہ صاف اور رواں خط نستعلیق میں ۱۳۰۴ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ بتاریخ ۱۵ جمادی الاول بروز پنجشنبہ اس کی کتابت مکمل کی گئی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ عنوانات سُرخی میں درج ہیں۔

۷۳ ورق ۱۳ سطور فی صفحہ۔ ۶ × ۹ ۱/۲۔

فقہ۔ اردو

۳۱۸۔ احکام الصلوٰۃ۔ ۱۰۷۷ھ

اس نام اور اس عنوان پر ایک قدیم فارسی کتاب بھی ادارے کے کتب خانے میں محفوظ ہے، جس کا

ذکر نمبر ۳۱۳ پر گذر چکا ہے۔ یہ مثنوی اس کا بعینہ ترجمہ نہیں ہے۔

شاہ ملک کی مثنوی کا یہ نسخہ ناقص الاول ہے۔ صرف ابتدائی ایک ورق غائب ہے۔ اس کا کاتب عبدالقادر ولد علی صاحب متوطن بورگاؤں ہے، جو ریاست حیدرآباد کے علاقہ مرہٹواڑی میں ایک گاؤں ہے۔ یہ کاتب نہایت کم سواد ہے۔ خط نہایت زشت ہے، اور املا یہاں تک غلط ہے کہ خود اس نے اپنا نام (بجائے عبدالقادر) "ابدالقادر" لکھا ہے۔ تاریخ کتابت بھی لکھی تھی، لیکن اس جگہ کا غذ ضائع ہو گیا ہے۔ اس نسخے کی ابتدائی اور آخری ابیات یہ ہیں:-

ابتداء۔
ابو بکر صدیقؓ، صادق، سچے — شریعت کے مارگ پو صادق سچے
بھی عادل عمرؓ عدل پو پابند — جو فرزند اپنے کو مارے ہیں حد

اختتام۔
سو یو شین الف میم ہے لام کاف — فرس کوں سو گنتی میں بولیا ہے صاف
سنہ ایک ہزار ہور ستر پو سات — کیا تھا اسی سال میں یو حکات

۱۵ ورق۔ ۱۱ سطور فی صفحہ $\frac{1}{2}$۶" × $\frac{1}{2}$۸"۔

۳۱۹۔ مناقب غوثیہ

سیر۔ فارسی

محمد صادق شہابی سعدی قادری۔

حضرت محبوب سبحانیؒ کے حالات زندگی احمد آباد کے ایک صوفی محمد صادق نے مختلف کتب سے استنباط کر کے قلمبند کئے تھے۔ یہ نسخہ بھی غالباً اسی شہر میں نقل کیا گیا ہے۔ کاتب نے نہ اپنا نام لکھا، اور نہ سنہ کتابت۔ البتہ کتاب کے پہلے اور آخری ورق پر اس نسخے کے ابتدائی مالک کے دستخط ثبت ہیں جن کا نام دستگیر تھا۔

معمولی نستعلیق خط۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں۔

۱۰۳ ورق۔ ۱۲ سطور فی صفحہ۔ $\frac{1}{2}$۵" × $\frac{1}{2}$۷"۔

۳۲۰۔ سب رس

مثنوی۔ اُردو۔

شاہ ولی اللہ قادری۔

تقریباً (۴۵۰) ابیات کے اس منظوم رسالے میں سید شاہ حبیب اللہ قادری کے مرید سید شاہ ولی اللہ قادری نے وجہی کے قصۂ سب رس سے متاثر ہو کر اس کے متصوفانہ حصے کو صوفیوں کے انداز میں پیش کیا ہے۔ سب رس میں وجہی نے روح کو مادی شکل میں رمزیہ پیرایہ میں پیش کیا تھا۔ ولی اللہ قادری نے سب رس کے معنے روح ناطقہ کے قرار دے کر، اور روح کا اپنی اصل سے جُدا ہو کر انسانی جسم میں داخل ہونے کے واقعے کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب معمولی خطِ نستعلیق میں، غالباً مصنف ہی کی لکھی ہوئی ہے۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ البتہ لوحِ کتاب پر سُرخ روشنائی میں یہ عبارت درج ہے:-

"نسخہ سب رس کہ مُراد از روح ناطقہ است لتصنیفِ فقیر حقیر
خاکروب آستانۂ سید شاہ حبیب اللہ قادری عاجز شاہ ولی اللہ

قادری احیاہ اللہ مادام وحیاہ علی متابعت شیخہ ومولاہ۔"

اس کا آغاز ان ابیات سے ہوتا ہے ؎

اول دبیوں مو سرا کوں میں خدا کوں | درود و تحفہ بیجاوں مصطفےٰ کوں
کروڑوں لک درود ال مصطفےٰ پو | خدایا بھیج بھی آلِ عبا پو

اختتام۔

درود ال حق نے ہوئے لاکھاں ہزاراں | محمدؐ پو معہ اولاد و یاراں
درود بھیجو نبیؐ پو مومناں سب | درود پڑیو ہوا قصہ مرتب

۱۶ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ $\frac{1}{2}$۶" × $\frac{1}{2}$۱۰"۔

۳۲۱۔ سحر البیان۔ ۱۱۹۹ھ

مثنوی۔ اردو۔

میر حسن دہلوی۔

بے نظیر و بدر منیر کے عاشقے کی یہ مشہور مثنوی تاریخ تصنیف کے چالیسویں سال حیدر آباد میں نقل کی گئی ہے۔ ترقیمے میں کاتب غیاث الدین نے یوں تفصیل سے وقت و تاریخ کے علاوہ اپنی نسبت بھی معلومات فراہم کردی ہیں:۔

"بتاریخ محرم الحرام ۱۲۳۹ھ ہجری روز چہار شنبہ بہ وقت
یک نیم پاس روز اول برآمدہ در بلدہ حیدر آباد در رئیسی نواب
سکندر جاہ بہادر در مکان اموی صاحب قبلہ شیخ فرید الدین صاحب۔
کاتب الحروف شیخ غیاث الدین ولد شیخ امام الدین"۔

کاتب کم سواد ہے، اکثر املا غلط لکھتا ہے، خط معمولی نستعلیق ہے، عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ اس مثنوی کے اور پانچ نسخے ادارے میں محفوظ ہیں، جن کی تفصیلات "تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول کے صفحات (۹۵ تا ۹۷ ۔ ۱۰۸ ۔ ۲۷۵) پر شایع ہو چکے ہیں۔

۷۶ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × $\frac{3}{4}$۸"۔

۳۲۲۔ اعجاز احمدی

سیر۔ اردو

نوازش علی خاں شیدا

شیدا کے مجمل حالات ان کی ایک کتاب "روضۃ الاطہار" کے بیان میں تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول کے صفحہ ۶۵ پر شایع ہو چکے ہیں۔ "روضۃ الاطہار" کا ذکر اس فہرست کے نمبر ۲۲۲ پر گذر چکا ہے، اور اس کے ایک دوسرے نسخے کا ذکر نمبر ۵۱۲ پر درج ہوگا۔

"اعجاز احمدی" کا یہ نسخہ خاص اہتمام سے ۱۲۰۹ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ خط نستعلیق، عنوانات سرخ روشنائی میں، اور ہر بیت کے آغاز و اختتام پر سرخ علامات درج ہیں۔ کتاب مکمل نہیں، بلکہ ناقص الآخر ہے، اس میں بعثتِ نبیؐ سے قبل کے حالات شامل ہیں، لیکن کاتب نے ترقیمہ اس طرح لکھ دیا ہے کہ گویا یہ کتاب ناقص الآخر نہیں ہے۔

ترقیمہ یہ ہے :-

"تمت تمام شد این قصیدہ اعجاز احمدی۔ بتاریخ بست یکم ماہ صفر ۱۲۰۹ھ ہجری بوقت یک پاس روز برآمدہ بود۔ بجہتہ خواندن میان شیخ فرید الدین مرقوم نمودہ شد۔"

کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا، لیکن جن شیخ فرید الدین کے لئے نقل کیا ہے وہ کاتب نسخہ نمبر (۳۲۱ و ۳۲۴) شیخ غیاث الدین ولد شیخ امام الدین کے چچا تھے، اور اس کتاب کی تحریر کے وقت وہ کمسن تھے۔ کیوں کہ یہ مذکورہ دونوں کتابوں سے (۳۰) سال قبل نقل کی گئی ہے۔

آغاز۔
بدل حمدِ مولا میں کھولوں زباں — کہ تا ہوے سرسبز میرا بیاں
وہ خالق وہ رازق وہ ستار ہے — وہ رحماں وہ وہاب و غفار ہے

اختتام۔
اے شیدا کہاں تک کہا جائے گا — سمندر کو کوزے میں کیوں لائے گا
تو کر اختصارِ سخن پر عمل — طرف راہ بہشت کے بہتر ہے چل

۷۴ ورق - ۱۶ سطور فی صفحہ - ۵¾ × ۹۔

۳۲۳۔ سحر البیان۔ ۱۱۹۹ھ

مثنوی۔ اُردو

میر حسن

اس مثنوی کے اور چھ قلمی نسخے ادارے میں محفوظ ہیں۔ (دیکھو نمبر ۳۲۱)۔ یہ نسخہ ۱۲۲۸ھ ہجری میں یعنی سنِ تصنیف سے صرف ۲۹ سال بعد نقل کیا گیا ہے۔ شکستہ آمیز نستعلیق میں بہ خطِ جلی نقل کیا گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام ترقیمے میں غلام نبی خاں لکھا ہے، اور تاریخ تکمیل شب چہارم رمضان ۱۲۲۸ھ ہجری درج کی ہے۔ مثنوی کے بعد شاہ حاتم کی ایک غزل اور چند تعویذیں اور نسخے بھی درج ہیں۔ شاہ حاتم کی غزل کا پہلا مصرعہ یہ ہے ع کب مقابل ہے ترے لب کے عقیق یمنی۔

۱۱۴ ورق - ۱۰ سطور فی صفحہ - ۵ × ۸½۔

۳۲۴۔ دلدل نواز۔ ۱۱۲۱ھ

تشریح، علاج حیوانات۔ اردو

عبد القادر

اس مصنف کو وراثت میں گھوڑوں کا علاج معالجہ ملا تھا، اور وہ بچپن سے اس فن میں مصروف تھا۔ چنانچہ اپنے تجربوں اور اس فن سے متعلق کتابوں کے مطالعے کے بعد اُردو نثر میں یہ کتاب اس نے بمقام ویلور (جنوبی ہند) ۱۱۲۱ھ ہجری میں قلمبند کی ہے۔ اس کی تمہید میں وہ فارسی اور ہندوستانی نظم کی کتابوں سے استفادے کا ذکر کرتا ہے۔ اس موضوع پر احمد شاہ ولی البہمنی کی ۸۱۰ھ ہجری میں لکھائی ہوئی کتاب سالوتر اسپاں بھی ادارے میں محفوظ ہے اور اس کا ذکر نمبر ۲۸۹ پر گذر چکا ہے۔

اس نسخے کا کاتب وہی غیاث الدین ہے جس نے اس سے ۳۸ سال قبل ۱۲۲۹ھ ہجری میں سحر البیان

(دیکھو نمبر ۳۲۱) نقل کی تھی۔ اس نسخے کے مقابلے میں اس زیر نظر نسخ کا خط نسبتاً پاکیزہ اور پختہ ہے۔
خط نستعلیق رواں ہے۔ عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔ آخر میں ترقیمہ یہ ہے:-
"فی التاریخ نوزدہم شہر ذی قعدہ ۱۲۷۶ھ ہجری تمہ شیخ غیاث الدین
ولد شیخ امام الدین"۔
اس کتاب کے ابتدائی اور آخری جملے یہ ہیں:-

ابتداء ـــــ "بعد از حمد حق تعالیٰ اور نعت پیغمبرؐ اور مناقب اصحابؓ ظاہر ہوے کہ اول اور حال کے استاداں بہت طباق فارسی اور ہندستانی نظم کیے ہیں، مبتدیاں اُس کے استعارات کے پیچ پانچ سے جلد میں کی کیفیت کو پہنچ نہیں سکتے۔"

آخر ـــــ "جامن کی چھال اور بانگرے کی چھال ہر ایک ڈیڑھ تولہ دہیں چار تولہ تمام کوٹ کر کھلانا۔ اس قدر ایک ہفتہ یا تین ہفتہ روز علاج کرنا درست ہوگا۔"

۳۹ ورق۔ ۱۴ سطور فی صفحہ۔ ۵ ½ × ۸ ½"۔

۳۲۵۔ یوسف زلیخا۔ ۹۹۹ھ مثنوی۔ فارسی

جامی

فارسی کی یہ مشہور مثنوی بہت خوش خط اور خاص اہتمام سے ۱۰۳۹ھ ہجری میں بمقام ملکاپور برار نقل کی گئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ، روشنائی بہت عمدہ اور روشن ہے۔ ہر صفحہ پر سرخ اور کبود رنگ کی جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ پہلا ورق محفوظ نہیں ہے، لیکن نوع کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مُطلّا و مذہب ہوگا۔ ترقیمہ یہ ہے:-

"تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب کتاب یوسف زلیخا بتاریخ
بست ویکم و پنجم ربیع الاول ۱۰۳۹ھ ہجری النبوی۔ در قصبۂ ملکاپور
صوبۂ برار من ید اقل العباد محمد گل حسینی غفر اللہ لہ ولابیہ وامیہ۔"

اس ترقیمے کے بعد متعدد فارسی رباعیاں بھی درج کی گئی ہیں۔

۱۳۰ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ۔ ۴ ½ × ۷ ½"۔

۳۲۶ - نان و حلوا

مثنوی اخلاق - فارسی و عربی

محمد بہاء الدین الآملی

بہاء الدین آملی کی یہ مثنوی نہایت خوش خط، جلی، روشن نستعلیق و نسخ خط میں لکھی گئی ہے عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں، اور ہر صفحے کے اطراف سُرخ و کبود رنگ کی جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ عربی ابیات نسخ خط میں ہیں۔ کاغذ بہت پُرانا، دبیز، افشانی اور عمدہ ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ البتہ لوحِ کتاب پر لکھا ہے:-

"از ملک موروثی السید میران خوندمیری مہتیظر ھوی ابن مولانا مولوی سید عالم صاحب مرحوم مہتیظر ھوی"۔

سرورق پر یہ عبارت ترشتہ خط میں لکھی ہوئی ہے:-

"کتاب نان و حلوا خرید سید اسمٰعیل ولد سید اسحٰق ابن سید میراں مہدوی از معرفت بسم اللہ بیگ خان بہ قیمت ہشت آنہ بر دوکان جمال محمد معجون فروش در بلدۂ حیدرآباد متصل دروازہ حویلی نوور آور جنگ بہادر"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک صدی قبل بھی ایسی عمدہ اور بیش بہا کتابیں معجون فروشوں اور دوا سازوں کی دوکانوں پر بطور ردی دے دی جاتی تھیں۔ نہ معلوم اس طرح کتنی قدیم کتابیں تلف ہو چکی ہیں۔

۲۰ ورق ۹ سطور فی صفحہ - ۵½" × ۸½"۔

۳۲۷ - نامۂ حضرت سلطان (یا سراج المومنین)

مناقب منظوم - اُردو

عبدالملک

اس شاعر کی نسبت معلومات تذکرۂ اُردو مخطوطات، جلد اول، صفحات ۲۳ و ۲۴ پر اس کی کتابوں مولود نامہ (۱۲۷) و نامۂ حضرت سلطان (۶۵۱) کے سلسلے میں شایع ہو چکی ہیں۔

نامۂ حضرت سلطان کا یہ نسخہ اس نسخے سے زیادہ مکمل ہے جس کا ذکر مذکورۂ بالا تذکرہ میں چھپ چکا ہے۔ نسخہ نمبر (۶۵۱) ناقص الاول ہے۔ حمد و نعت کی (۳۹) ابیات اس میں موجود نہیں ہیں، اور اس زیرِ نظر نسخے میں موجود ہیں۔ اس کی ابتدا ان ابیات سے ہوتی ہے ؎

خداوند صاحب جہاں کا تو ہیں زمیں، آسماں، سب زماں کا تو ہیں
اول ہور ابد کا دھرنہار توں کہ نیک ہور بدی کا کرنہار توں

آخری ابیات یہ ہیں ؎

ادسی کی طرف سوں ہوا مجھ عیاں میں یو شیخ عقدہ کیا ہوں بیاں

سو عبد الملک محمد بندہ کہیں حقیقت خدا و نہ رسول اجمعین

کتاب کے آخری صفحے پر نہایت زشت خط میں کسی شخص نے یہ عبارت لکھی ہے :۔

"ایں کتاب سراج المومنین از یادگار منصور خاں بدست والدۂ ایشاں گرفتہ شد"

یہ نسخہ خط نکسٹ میں نہایت خوش خط عمدہ پرانے کاغذ پر لکھا گیا ہے۔

۶ ورق ۔ ۱۲ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × ½ ۶" ۔

۳۲۸ ۔ مصباح الصلواۃ ۱۲۲۳ھ فقہ ۔ اُردو

قادر علی کمتر

اس موضوع سے متعلق فارسی کی مشہور کتب "مفتاح الصلواۃ"۔ "خلاصۃ الاحکام" اور "خزانۂ عبادت" کو پیشِ نظر رکھ کر قادر علی نے اپنے بھائی محمد ابراہیم کی تعلیم کے لیے یہ کتاب اُردو نثر میں (غالباً شہر مدراس میں (۱۲۲۳ھ) میں قلم بند کی ہے۔ اور یہ نسخہ مصنف ہی کے ایک بھائی عبد اللہ بیگ ابن اکبر بیگ نے مصنف کی وفات کے بعد اس کے قلمی مسودے سے ۱۲۵۶ھ میں نقل کیا ہے۔ یعنے تصنیف کے ۲۴ سال بعد ۔ اس رسالے کا آغاز اس طرح ہوتا ہے :۔

"تمام تعریف سزاوار ہے اوس پروردگار عالم کو کہ اپنے لطف و عنایت سے امر و نہی کا حکم فرمایا۔ بھی اپنے کرم و نوازش سے راہ راست شریعت کی بتلایا"

آخری عبارت یہ ہے :۔

"بندہ نواز و کارساز اس ترجمے کوں مشہور کر اور تیرے حبیب کے واسطے اس رسالے کو منظور کر اور میرے بھایاں کو جو کہ اس رسالے کے ترجمہ کا سبب وہی ہیں راہ ہدایت دکھا اور ان کو اپنے لطف و احسان سے علم شریعت سکھا۔ بھی تمام مسلمان بھایاں کو عبادت کی توفیق شوق سے اس کتاب کے سعادت رفیق کر"

اس نسخے کا کاتب نہایت کم سواد اور زشت خط ہے۔ اس نے آخر میں جو ترقیمہ لکھا ہے اس سے اس کی لیاقت کا اندازہ اور کتاب کے مصنف کی نسبت کچھ معلومات ہوتی ہیں :۔

"عنایت سے اللہ تعالیٰ کے کتاب مصباح الصلواۃ ترجمہ کیا گیا میرے بڑے بھائی اور استاد حضرت قادر علی صاحب قبلہ مرحوم کمتر تخلص ۔ ساتویں تاریخ کو ماہ ربیع الثانی ۱۲۵۶ھ میں دوشنبہ کے روز ابراہیم بیگ لانس نایک مدرسے میں ساتویں رجمنٹ کا ہے موافق التماس لیاقت آب شمس الدین سپاہی تیسری ترپ کے توفیق دیوے اللہ تعالیٰ اس کو علم شریعت کے پڑھنے کی ......

الراقم الآثم عبداللہ بیگ ابن اکبر بیگ۔"

یہ کتاب اس سپاہی شمس الدین کی ملکیت رہ چکی تھی۔ چنانچہ سرورق پر اس کے دستخط موجود ہیں، اور ابتدا میں چند صفحات پر دیگر ضروری مذہبی معلومات بھی درج ہیں۔

خط معمولی نستعلیق، عنوانات سرخی ہیں۔ لوح کتاب اور ابتدائی چند صفحات کے حاشیہ پر سرخ روشنائی میں جدولیں کھینچی گئی ہیں۔

۱۵۴ صفحات - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۶"×۸"۔

۳۲۹ - جنگ نامۂ محمد حنیف   ۱۰۹۲ھ   مثنوی۔ اُردو

سیلوک

اس جنگ نامے کا ایک اور نسخہ بھی ادارے میں محفوظ ہے جس کی تفصیل تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحات ۵۷ و ۵۸ پر شائع ہو چکی ہے۔ یہ نسخہ مذکورہ نسخے سے چار سال قبل ۱۲۶۶ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ اس نسخے میں بھی انڈیا آفس کے نسخے کی وہ ابیات درج نہیں ہیں جن میں مصنف نے اپنا نام اور سنہ تصنیف درج کیا ہے۔ اس کی آخری ابیات ادارے کے مذکورہ نسخے کی آخری ابیات سے بھی مختلف ہیں۔ اگرچہ ابتدا میں دونوں نسخے بالکل ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔ اس نسخے کی آخری ابیات یہ ہیں :-

زین العابدین پر پڑیا غمِ فلک   کہ ہیں آپ جورن میں گمائے الملک
ہوئے سخت بے دل جیتے خانداں   پڑیا غم ہو اتیوں کہ جوں آسماں
ہوا یہاں جنگ نامہ تمام   بحقِ محمد علیہ السلام

اس کا خط معمولی نستعلیق ہے۔ ابتدائی نصف حصہ محمد غالب نے نقل کیا ہے۔ جن کی نقل کردہ ایک اور کتاب "نور نامہ" (۳۳۰) بھی ادارے میں محفوظ ہے، باقی نصف حصہ محمد غالب کی وفات کے بعد اُن کے فرزند امیر شریف نے نقل کر کے یہ کتاب مکمل کر دی ہے، اور آخر میں یہ ترقیمہ لکھا ہے :-

"این جنگ نامہ حضرت محمد حنیف شاہی عالم قتال غازی
کاتب الحروف محمد غالب شروع نصف و بعد وفات باقی
نصف را فرزند امیر شریف نوشتہ بہ قلم آمد ......
بتاریخ بست هفتم ماه صفر المظفر بروز دوشنبہ سنہ ۱۲۶۶ھ"

امیر شریف نہایت کم سواد اور غلط نویس تھے۔ املا اکثر غلط لکھا ہے۔

۱۰۴ ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ - ۶"×۹"۔

مثنوی۔ اُردو

۳۳۰۔ نور نامہ۔ سنہ ۱۱۱۱ھ

شاہ عنایت

اس نام کی اور تین کتابیں ادارے کے قلمی ذخیرے میں محفوظ ہیں۔ دیکھو نمبر ۸۰۔ ۵۰۸۔ ۷۰۰ (۲۲)۔ ان تینوں کی تفصیلات تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول کے صفحات ۴۳۔ ۴۴۔ ۵۴۔ اور ۲۹۹ پر شایع ہوچکی ہیں۔ ان میں سے پہلی دو کتابیں تو شاہ عنایت کے اسی نور نامے کے دوسرے نسخے ہیں، اور تیسری کتاب نثر میں ہے۔

نور نامے کے ان تینوں نسخوں کی ابتدائی ابیات تو سب میں ایک دوسرے کے مطابق ہیں، لیکن آخری ابیات میں اختلاف ہے۔ اس زیر نظر نسخے کی ابیات یہ ہیں ؎

جو بعد از مرے ناؤں سوں ایک بار — تو پڑھو فاتحہ ایک دل سوں قرار
مراد تیری حاصل ہو ہر حال سوں — خداوند تعالیٰ کرے شاد سوں
ختم کر فاتحہ کیا تب تمام — بحقیق محمد علیہ السلام
مرتب کیا مختصر سو کلام — کہ عاجز ہوں بندہ نبی کا غلام

ان تینوں نسخوں میں تعداد ابیات بھی مختلف ہے۔ نسخہ نمبر ۸۰ میں ۳۱۵ بیتیں ہیں۔ نسخہ نمبر ۵۰۸ میں ۴۰۵ اور اس نسخے میں (۳۲۵) ابیات ہیں۔

خط معمولی نستعلیق ہے۔ املا اکثر غلط ہے۔ اس کا کاتب وہی محمد غالب ہے جس نے نسخہ نمبر (۳۲۹) کا ابتدائی حصہ نقل کیا تھا۔ اس کا ترقیمہ یہ ہے:-

"این نوشتہ ماہ ذیقعدہ بہ تاریخ بست ہشتم بندۂ کمترین محمد غالب ولد عبد النبی غلامانِ غلام ۱۲۵۵ ہجری۔"

۱۴ ورق ۱۲ سطور فی صفحہ۔ ۶" × ۹"۔

اس کتاب کے بعد کسی اور کاتب نے خوش خط نسخ میں کسی شاعر مہتق کی ایک غزل دو صفحات میں نقل کی ہے جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

یارب تو کر اپنا فضل تو صاحب وفا ہے — رسوا نہ کر دنیا بہتر تحقیق تو ستار ہے
مہتق کا یہ ہے مہر بہتر تکیہ ترا تا جگ حشر — اس بات کا دینا عذر دینے میں تو مختار ہے

فقہ۔ اُردو

۳۳۱۔ بیاض المسائل

عبد اللہ بن محمد غوث مدراسی۔

دیباچے میں مصنف نے سبب تالیف کتاب اس طرح بیان کیا ہے:-

"کتابیں فقہ شافعی کے عربی زبان میں بہت سے تصنیف ہوئے ہیں۔ لیکن عوام اور اکثر عوام الناس کے تئیں

عربی زبان سے کچھ آشنائی نہ ہونے کے سبب سے ان کے حاصل
کرنے سے مقصر رہتے ہیں۔ اس واسطے یہ عاجز چند مسائل فقہ کے
زبانِ ہندی میں جمع کیا۔"

اس عبارت سے کتاب کی زبان و اسلوب کا بھی اندازہ ہو سکے گا۔ یہ نسخہ صاف نستعلیق خط میں لکھا گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ البتہ آخر میں تاریخ تکمیل کتابت ۹۔ شعبان سنہ ۱۲۵۹ ہجری لکھی ہے۔

عربی عبارتیں خط نسخ میں ہیں اور عنوانات سُرخ روشنائی میں۔
کتاب کا آغاز ان جملوں سے ہوتا ہے :-

حمدِ لا انتہا اور ثنائے بے انتہا اس معبودِ حقیقی کے تئیں کہ جس نے
بنی نوع بشر کو اشرف المخلوقات بنایا۔"

آخری عبارت یہ ہے :-

"غرض احادیث اس میں بہت آئے ہیں اور یتیموں پر اور
ہمسایہ کے لوگوں پر بہت رحم کرنا اور سب امور میں حق تعالیٰ پر
توکل کرنا اور استغفار بہت کرنا۔"

۹۹ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ۱/۲ ۶" × ۱۰"۔

۳۳۲ - فرستامہ — مثنوی۔ اردو

رنگین ۔ سعادت یار خاں

اس موضوع پر ادارہ کی دو کتابیں ادارے میں موجود ہیں جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ دیکھو :-

(۱) سالو ترا سپاں نسخہ نمبر (۲۸۹) مصنفہ ~~سنہ~~ ۱۰۸۱ھ۔

(۲) ولدل نواز نسخہ نمبر (۳۲۴) مصنفہ ~~سنہ~~ ۱۱۲۱ھ

یہ فرسنامہ ان دونوں کے بعد لکھا گیا ہے۔ اس کا مصنف رنگین ہے جس نے کتاب میں دو جگہ اپنا تخلص اس طرح استعمال کیا ہے :-

سراہیں اپنی ہم قسمت کو رنگین	کہ اُمت میں ہوئے ہم اُس کے بے کیں	(ورق ۱۰)
بس آگے تو زباں مت کھول رنگین	یہ ہر جائی ادب مت بول رنگین	(ورق ۱۱)

اس مثنوی میں حمد و نعت و مدح چار یار و منقبت و مناجات کے بعد سبب تالیف بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگین نے پہلے یہ فرسنامہ نثر میں لکھا تھا لیکن دوستوں نے جب اس کے دیوان میں یہ نثر دیکھی تو اس کو نظم کرنے پر اصرار کیا اور انہی کے اصرار پر یہ مثنوی لکھی گئی ہے۔ آخری صفحہ میں مثنوی کے ساتھ ساتھ فارسی نثر بھی لکھی گئی ہے اور کتاب کا

خاتمہ تو فارسی نثر ہی میں ہوتا ہے ؎

خدا کی حمد کب مجھ سے رقم ہو | رواں جب تک نہ شب وبز قلم ہو
کہاں قدرت قلم نے اتنی پائی | کہ یہ اس کی کرے صنعت نمائی

اختتام یہ ہے

"برائے اکن باد در برگ نیم و در بریخ پیزد و در جغرات آمیز کردہ
تابست و یک روز بخوراند۔ مگر نیم آثار ہر یک جنس و بعد از آب بدہد۔"

اس کا کاتب شیخ غیاث الدین ولد شیخ امام الدین ہے۔ اس کی لکھی ہوئی اور کتابیں بھی ادارے میں محفوظ ہیں۔ دیکھو نسخہ نمبر (۳۲۱ و ۳۲۴) تاریخ تکمیل کتابت ۷ ذیقعدہ ۱۲۷۲ھ ہجری درج کی ہے۔

۱۹ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ ½۵" × ½۸"۔

۳۳۳ - رسالۂ طب

طب - فارسی

یہ طب کا ایک غیر معروف رسالہ ہے جس میں مختلف بیماریوں کے مجرب نسخے درج کیے گئے ہیں۔ اس کا کاتب غالباً شیخ غیاث الدین ہے جس نے مثنوی نمبر (۳۳۲) کے ساتھ ہی اسی قلم میں اس کتاب کو بھی نقل کیا ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

۹ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ½۵" × ½۸"۔

۳۳۴ - نور اسلام

تفسیر منظوم - اردو

اس مثنوی میں کسی غیر معروف شاعر نے شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تفسیر عزیزیہ کو نظم کیا ہے۔ حمد و نعت کے عنوانوں کے بعد بطور سبب تالیف یہ ابیات لکھی ہیں ؎

جناب مولوی معنوی نے | شہ عبدالعزیز دہلوی نے
عزیزیہ جو ہے تفسیر مشہور | کیا ہے اوس میں یوں ہی اس نے مذکور
سو اس کی صرف ہندی کی ہے میں نے | بھلائی دو جہاں کی لی ہے میں نے
جسے شک آئے اس کے دیکھنے سے | تو لازم ہے عزیزی دیکھ لیوے
رکھا ہوں نام اس کا نور اسلام | کہ تا لیویں فوائد خاص اور عام

اس مثنوی میں صرف یونس پیغمبر کا قصہ نظم کیا ہے اور اس میں تقریباً (۶۲۹) ابیات ہیں۔

اس مثنوی کا آغاز ان ابیات سے ہوتا ہے ؎

الٰہی شکر تیری نعمتوں کا | تری اسم بے نہایت رحمتوں کا
کہاں مجھ بندۂ عاجز سے ہو گا | کہ نکلوں اوس کے عہدے سے ذرا سا

آخری ابیات یہ ہیں ؎

پیام آیا ہے مجھ کو اب اجل کا نہیں رکھتا ہوں کچھ تکیہ عمل کا
اگر تو فضل فرما دے تو چھوٹوں اگر تو عدل فرما دے تو چھوٹوں

اس کے بعد یہ دو عربی شعر بھی درج ہیں ؎

الٰہی انت فی حالی محوّل فبدّل ذلتی بالعز بدل
فسہّل یا الٰہی کل صعب بحرمت سید الابرار سہّل

معلوم ہوتا ہے کہ اس مثنوی کا مصنّف اس کی تصنیف کے وقت بوڑھا ہو چکا تھا۔ چنانچہ اصل تفسیر کا قصہ ختم کرنے کے بعد خاتمۂ کتاب کے عنوان سے جو ابیات لکھی ہیں ان میں یہ دو بھی شامل ہیں ؎

نہ کی ہم نے تری کچھ قدر دانی یونہی برباد کر ڈالا جوانی
بڑھاپے میں جو تھوڑی سوجھ آئی ترے فرمان کی فرصت نہ پائی

یہ نسخہ معمولی نستعلیق خط میں سبزی مائل رنگ کے انگریزی کاغذ پر جس کے ہر صفحے پر انگریزی میں ۱۸۵۴ء کا واٹر مارک موجود ہے، لکھا گیا ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ زمانۂ کتابت اوائل چودھویں صدی ہجری معلوم ہوتا ہے۔

۳۸ ورق۔ ۹ سطور فی صفحہ۔ ۶½" × ۸"۔

۳۳۵۔ عینِ مقصود — مثنوی۔ اردو

واعظ

ذو نواس حمیری بادشاہ یمن کا قصہ اس مثنوی میں بیان کیا گیا ہے۔ حمد و نعت کے بعد مصنف نے قصہ شروع کرنے سے قبل اپنا موضوع اس طرح ظاہر کیا ہے ؎

لکھا ہوں قصۂ اصحاب اخدود خدا کے واسطے رکھ دل کا مقصود
جو کوئی اس کو سن لے یا سنا دے بڑا دونوں جہاں میں اجر پا دے

کتاب کا نام آخری حصۂ مثنوی کی ان ابیات میں لیا ہے جو خاتمہ کے عنوان سے لکھی گئی ہیں۔ لکھتا ہے ؎

فوایدِ دین کے اس میں ہیں موجود رکھا ہوں نام اس کا عینِ مقصود

شاعر نے اپنا تخلص کتاب کی آخری بیت میں درج کیا ہے۔ اس مثنوی میں تقریباً (۶۰۰) ابیات ہیں۔ آغاز اس طرح ہوتا ہے ؎

کروں پہلے بیاں حمدِ الٰہی دو عالم کی جسے ہے بادشاہی
یہ عالم ہے اس عالم کا نمونہ الگ ہے ذات پاک بے چگونہ

آخری ابیات یہ ہیں ؎

یہاں کی قید سے آزاد کر دے وہاں کی نعمتوں سے شاد کر دے
ہمیں جیتے ہوئے ایمان پر رکھ ترے اسلام اور ایقان پر رکھ

بس اے واعظ رسالہ ختم کر دے   درودیں بے نہایت دل سے پڑھ دے

اس نسخے کا خط اور کاتب بھی وہی ہے جو نسخہ نمبر (۳۳۴) کا ہے۔ چنانچہ یہ رسالہ اسی کے سلسلے میں اسی کاغذ پر ورق (۳۹) الف سے شروع کیا گیا ہے اور ورق (۷۳) پر ختم ہوتا ہے اس کے آخر میں بھی کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

کاتب نے اس کے ساتھ ہی حسب ذیل عربی کلام بھی نقل کیا ہے :۔

(۱) مناجات حضرت صدیق اکبرؓ ۸ شعر ورق ۷۳ ب تا ۷۴ ب
(۲) " " فاروقؓ ۸ " " ۷۴ ب تا ۷۵ الف
(۳) " " عثمانؓ ۷ " " ۷۵ الف تا ب
(۴) " " علیؓ ۷ " " ۷۶ الف
(۵) " " غوث اعظمؓ ۱۴ " " ۷۶ ب تا ۸۱ الف

۴۰ ورق - ۹ سطور فی صفحہ - ۶½" × ۸" -

۳۳۶ - اعجاز اسلام   اخلاق . اردو

شیخ آدم

یہ کتاب اصلاح اخلاق کے موضوع پر اردو نثر میں لکھی گئی ہے۔ مصنف نے حمد و نعت کے بعد کتاب کا موضوع اور اپنا نام اس طرح ظاہر کیا ہے :۔

"مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنے دین کی درستی پر بہت متوجہ ہوویں اور تقویٰ و صفات رحمانی کو اختیار کریں۔ .... اگرچہ اس بات پر آگاہی دینے کے لیے بہت سے کتب عربی و فارسی علماؤں نے تصنیف کیے لیکن دقیق، و فہم ان کا مشکل ہے۔ اس واسطے یہ حقیر شیخ آدم نے عفی اللہ عنہ و عن والدیہ اپنے برادران و خواہران دین کے لیے جو امی ہیں اور علم نہیں رکھتے اس رسالے میں چند باتیں قرآن مجید کے دلائل اور امی بھی اس کو سمجھ سکے لکھا اور اس کا نام اعجاز اسلام رکھا۔"

اس کے مضامین کو حسب ذیل چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے :۔

۱۔ عبادات مفروضہ۔
۲۔ ترک کرنے کی عقوبت۔
۳۔ اخلاق حسنہ۔
۴۔ اخلاق ذمیمہ۔

یہ رسالہ مکمل ہے اور اس کو اسی کاتب نے نقل کیا ہے، جس نے کتب نمبر (۳۳۴) و (۳۳۵) نقل کیے ہیں۔ خط اور کاغذ ایک ہی ہیں اور تینوں کتابیں ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔

۶۷ ورق - ۹ سطور فی صفحہ - ۶½" × ۸" -

کلام ۔ اُردو

٣٣٧) ۔ غزلیاتِ ذکاؔ

حبیب اللہ ذکاؔ

منشی حبیب اللہ ذکاؔ، مدراسی الاصل اور حیدرآبادی الوطن تھے مرزا غالبؔ کے شاگرد اور حیدرآباد کے مشہور شعراء میں شمار پاتے تھے۔ غالبؔ نے اپنے خطوط میں اِن کے کلام کی داد دی ہے۔ زیرِ نظر مخطوطہ ایک بیاض کی شکل میں ہے، جو غالباً شاعر ہی کے شاگرد یا دوست عاصیؔ کی مکتوبہ ہے۔ اس میں بہ عنوان "غزلیاتِ ذکاؔ صاحب" کاتب نے ذکاؔ کی منتخب غزلیں بلا ترتیب نقل کی ہیں، پہلی غزل کا مطلع یہ ہے ؎

رو برو میرے جو دیدۂ تر کے
مُنہ پہ پانی نہ ہو سمندر کے

غالبؔ کو کلام دکھانے سے قبل ذکاؔ نے دکن کے مشہور استاد الاساتذہ میر شمس الدین محمد فیضؔ سے فیضِ سخن حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اس بیاض کی اکثر غزلوں میں حضرت فیضؔ کی تعریف و توصیف میں شعر موجود ہیں۔ مثلاً ؎

آخر جنابِ فیضؔ کا شاگرد ہوں ذکاؔ — آتش کو اپنی گرم غزل سے جلاؤں میں
فیضؔ کو جس نے نہیں مانا ذکاؔ — بات تو یہ ہے وہ سخنور نہیں
جنابِ فیضؔ کی نظروں سے جب غزل گذری — ذکاؔ کبھی مجھے اندیشۂ عیب چیں سے نہیں
واللہ ذکاؔ تم اس غزل پر — اصلاح جنابِ فیضؔ چاہو
ذکاؔ، حضرتِ فیضؔ کی وہ نظر ہے — کہ اصلاح جب شعر میں جابجا دے
کسی کی نہ ہو جرح پھر اُس پہ جائز — غزل کو غزالِ حرم ہی بنا دے
شاگرد ہیں مولوی فیضؔ کا مجھے — اس میں ہزار ذہب ہیں ذکاؔ افتخار کے

اس بیاض میں پہلے غزلیں ہیں جو تقریباً (٥٧٤) اشعار پر مشتمل ہیں۔ ان کے بعد جانؔ صاحب کی ایک غزل پر ذکاؔ نے جو خمسہ لکھا تھا، اس کو درج کیا گیا ہے۔ اس خمسے میں جملہ (١٤) بند ہیں۔ اس خمسے کے بعد ایک رباعی ہے، اور آخری صفحے پر عاصیؔ کی ایک غزل ہے جس کا مطلع و مقطع یہ ہیں ؎

خدا کے واسطے اے گُل نہ تو جامے کے باہر ہو — رہے گا یوں خفا مجھ سے تو میری زیست کیوں کر ہو
اگرچہ پُر گنہ ہوں، خوف کیا عُقبیٰ کا ہو مجھ کو — میاں محمود کے قدموں پہ عاصیؔ جب ترا سر ہو

کوئی ترقیمہ نہیں۔ خط معمولی نستعلیق ہے۔

٤٣ ورق ۔ فی صفحہ ٦ شعر۔

۳۳۹۔ بوستانِ خیال
مثنوی۔ اُردو

شاہ سراج اورنگ آبادی
تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحات (۳۳۷ و ۳۳۸)۔

۳۴۰)۔ طلسم اعظم
مثنوی۔ اُردو

فیض حسین لکھنوی
تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحات (۳۱۶ تا ۳۱۸)۔

(۳۴۱)۔ کلیات کاظم
کلام۔ اُردو

کاظم علی
تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحات (۳۱۰ تا ۳۱۳)۔

۳۴۲۔ دیوان
کلام۔ اُردو

یوسف علی خاں ناظم نواب رامپور
تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحات (۳۰۵ تا ۳۰۷)۔

۳۴۳۔ انتخاب کلام میر و شاہی وغیرہ
کلام۔ اُردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحات (۳۰۸ تا ۳۰۹)۔

۳۴۳ب۔ توحید الوجود
کلام۔ فارسی

منشی سورج بھان میکش نے ۱۳۰۶ھ ہجری میں محمد صدیق خاں بہادر کی فرمائش پر دیوانِ ناظم کے علاوہ مختلف شعرائے اُردو کا انتخاب کیا تھا۔ ان دونوں کا تذکرہ نمبر (۳۴۲ و ۳۴۳) پر گزر چکا ہے۔ موخر الذکر اُردو انتخاب کے بعد انھوں نے فارسی شعرا کی غزلوں کا بھی انتخاب کیا تھا، جس کو توحید الوجود کے عنوان سے اُردو انتخاب کے بعد ہی نقل کیا ہے۔

اس میں زیادہ تر وہ فارسی غزلیں ہیں جو قوالی کی محفلوں میں مقبولِ عام تھیں۔ ان میں خرد، مظہر، صلاح، والہ، بوعلی وغیرہ کی غزلیں شامل ہیں۔ بہ طورِ بیاض نقل کی گئی ہے۔

صفحات ۱۰۔ ۱ شعر فی صفحہ۔

۳۴۴۔ بیاض اشعار
کلام۔ اُردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول صفحہ (۲۹۲)۔

۳۴۵ - وفات نامۂ زہرہؓ سیر۔ اُردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات، جلد اول، صفحہ ۲۹۱۔

۳۴۶ - حکمت بزرجمہر سنہ ۱۰۵۰ھ مثنوی۔ دکنی

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات، جلد اول، صفحہ ۲۸۳۔

۳۴۷ - بیان رحم کا طب۔ اُردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات، جلد اول، صفحہ ۲۷۷۔

۳۴۸ - مسایل طبیعی سائنس۔ اُردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات، جلد اول، صفحہ ۲۷۷۔

۳۴۹ - کتاب ادویات طب۔ اُردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اُردو مخطوطات، جلد اول، صفحہ ۲۷۵۔

۳۵۰ - دیوانِ معین سنہ ۱۳۵۵ھ کلام۔ اُردو

محمد معین الدین خاں اعانت جنگ معین الدولہ

محمد مظہر الدین خاں بشیر الدولہ آسمانجاہ امیر کبیر حیدرآباد کے وزیر اعظم اور پائیگاہ کے ایک باعظمت امیر تھے جن کے اکلوتے فرزند اور جانشین معین الدولہ کا یہ دیوان ہے۔ معین الدولہ خود بھی وزارت کے درجے پر پہنچ چکے تھے، لیکن ان کی طبیعت شاعرانہ تھی اس لیے حکومت و سیاست کی ذمہ داریوں سے عمر بھر گریزاں رہے، اور ایک آزادانہ و امیرانہ زندگی گزاری۔ قدیم امراء کی طرح مردانہ فنون سے شغف رکھتے تھے، اور شاعری بھی انہی مشغلوں میں سے ایک تھی۔

ان کا ایک دیوان راقم الحروف کے مقدمے کے ساتھ شایع ہو چکا ہے۔ زیر نظر مخطوطہ غالباً اس کی اشاعت سے قبل تیار ہوا تھا۔ اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی فہرست میں اکثر غزلوں اور نظموں کے آگے صراحت کر دی گئی ہے کہ وہ کب اور کیوں لکھی گئیں اور کہاں شایع ہوئیں۔

اُردو غزلوں کے بعد "کلام ہندی" کے عنوان سے بھی (۱۴) نظمیں شریک ہیں۔ اس ہندی کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان امراء، عبدالرحیم خان خاناں کی طرح ہر زمانے میں ہندی شعر و سخن کا ذوق رکھتے تھے اور اُردو کلام کے ساتھ ساتھ ہندی بھی جاری رکھتے اور ایک ایسے زمانے میں بھی ہندی سے شغف رکھتے تھے جب کہ یہ زبان ہندستان کی سیاست میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

اس مجموعے میں معین کی تقریباً (۲۳۰) نظمیں شریک ہیں۔

مخطوطہ صاف نستعلیق میں جامنی رنگ کی روشنائی میں لکھا گیا ہے جس میں نواب مرحوم خود لکھا کرتے تھے کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

۱۴ سطور فی صفحہ - ½۸" x ۱۳"-

مثنوی۔ فارسی

۳۵۱۔ مثنوی معنوی

مولانا جلال الدین رومیؒ

مولانا رومی کی مثنوی کا یہ نسخہ بہت قدیم اور مطلا و مذہب ہے۔ لوح پر سنہری نقش و نگار ہیں اور ہر صفحے کی جدولیں سرخ و کبود روشنائی سے مزین ہیں۔ خط پاکیزہ، شکستہ آمیز نستعلیق ہے، اور تقریباً ہر صفحے کے حاشیے پر طویل تشریحیں بھی درج ہیں، جو زیادہ تر لطایف المعنوی سے ماخوذ ہیں۔ جملہ ذیلی عنوانات سرخی میں لکھے گئے ہیں۔ ہر صفحے کو چار کالموں میں تقسیم کیا گیا ہے، اور ہر کالم سرخ لکیروں سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ آخر میں حسب ذیل ترقیمہ درج ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ آج سے تقریباً تین سو سال قبل لکھا گیا ہے:-

"ہذا دفتر المبارکہ ہیونتہ بہ تاریخ بیستم شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۸۵ ہجری، روز چہارشنبہ صورت اتمام پذیرفت۔"

افسوس ہے کہ کاتب نے اپنا نام اور مقام کتابت نہیں لکھا، پورا نسخہ کرم خوردہ ہے، اور ادارے کی طرف سے خاص اہتمام سے محفوظ کیا گیا ہے۔

۵۱۶ ورق - ۳۴، ابیات - فی صفحہ "۸ x "۱۲۔

کلام۔ فارسی

۳۵۲۔ دیوانِ امیر

جلال الدین امیر، فارسی کے ایک اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے، ان کے دیوان کا یہ ضخیم نسخہ ناقص الآخر ہے، لیکن نہایت عمدہ، شکستہ آمیز نستعلیق میں لکھا گیا ہے، اور سنہ ۱۲۰۰ھ ہجری کے قریبی زمانے میں نقل کیا گیا ہے۔ ابتدائی صفحات میں یعنے ردیف د تک اکثر اشعار کی تشریح بھی حاشیے پر درج ہے، اور یہ حاشیے بھی نہایت خوش خط اور عمدہ لکھے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ایک قدیم فارسی خط بھی اتفاق سے محفوظ ہے، جس کے کاتب محمد معین الدین ہیں، جنہوں نے آج سے ایک سو سال قبل ۱۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۴ ہجری کو یہ خط حیدرآباد سے اپنے چھوٹے بھائی محمد امیر الدین محتسب بنولہ کے نام روانہ کیا تھا۔ اس خط کے کاغذ کو بطور لفافہ موڑا گیا ہے، اور اوپر جو پتہ درج کیا ہے وہ یہ ہے:-

"ایں لفافہ نزد قاضی محمد غوث صاحب قاضی بالکنڈہ در مکان رسیدہ بہ بنولہ جلد برسد۔ بمطالعہ برادر عزیز القدر بجان برابر محمد امیر الدین صاحب محتسب بنولہ سلمہ اللہ تعالیٰ برسد۔ از طرف محمد معین الدین۔ مرقوم ۱۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۴ ہجری۔ خدا رسانندہ"

آج سے ایک صدی قبل لفافوں پر جو پتے لکھے جاتے تھے ان کا یہ ایک عمدہ نمونہ ہے۔

(اس خط کے اس مخطوطے میں محفوظ رہنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب تعلیۂ بنولہ ہی کے (غالباً امیر الدین محتسب بنولہ کے)

خاندان سے تعلق رکھتی ہے، اور اس کے سرِورق پر اس کے مالک نے "ملک غلام محی الدین" کے جو دستخط ثبت کیے ہیں وہ غالباً امیر الدین ہی کے کوئی بزرگ تھے۔

یہ نسخہ مکمل نہیں ہے، بلکہ ردیف م پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے ابتدائی اور آخری اشعار یہ ہیں ؎

آغاز ـــــ اے گلشن از بہار خیالِ تو سینہ ہا ۔ برگِ گل از طراوتِ نامہ سفینہ ہا
ہر جماعت رواج دہد گوہر شکست ۔ بر سنگِ خارہ رشک برند آبگینہ ہا

آخر ـــــ غبارم در رہِ او بوئے گل شد ۔ بروِ آل بکام دل کشودم
امیرا ایں بس کہ بیشِ ہمتِ او ۔ زبان و چشم و دولت دل کشودم

آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

ورق ۔ ۱۶ سطور فی صفحہ ۔

۳۵۳۔ دیوانِ حافظ

کلام ۔ فارسی

حافظ کے دیوان کا یہ نسخہ خاص اہتمام سے سُرخ و کبود جدولوں میں لکھا گیا ہے، لیکن خط معمولی نستعلیق ہے۔ ہر غزل کے مقطع میں تخلص سُرخ روشنائی میں لکھا گیا ہے۔ پہلے ورق کی لوح مطلا او منقش ہے لیکن یہ نقش و نگار بھی اعلیٰ درجے کے نہیں ہیں۔
آخر میں جو ترقیمہ ہے اس میں کاتب نے اپنا نام اور مقامِ کتابت درج نہیں کیا، بلکہ صرف اتنا لکھا ہے کہ :۔
"تمام شد دیوانِ حافظ بہ تاریخ چہار دہم ماہ صفر ۱۲۲۹ھ ہجری مطابق ۱۱ سنہ جلوسی۔"
یہ ترقیمہ بھی سُرخ روشنائی میں ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل لکھا گیا تھا۔
اس کے بعد دوسرے ورق سے اسی کاتب نے مثنوی "مخزنِ اسرار" بھی نقل کی ہے جس کا ذکر آیندہ نمبر پر درج ہے۔

۲۴۰ ورق ۔ ۱۸ سطور فی صفحہ ۔ ۷" × ۱۱½"۔

۳۵۴۔ مخزنِ اسرار

مثنوی ۔ فارسی

نظامی

نظامی گنجوی کی یہ مشہور مثنوی ۱۲۳۸ھ ہجری میں اسی کاتب نے اسی اہتمام سے نقل کی ہے، جس نے دیوانِ حافظ (دیکھو نمبر ۳۵۴) نقل کیا ہے۔ جدولیں بھی اسی طرح سُرخ روشنائی میں کھینچی گئی ہیں۔ خط وہی ہے۔ عنوانات سُرخی میں لکھے گئے ہیں۔ اس کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ غالباً آخری اوراق محفوظ نہیں رہے۔

۶۲ ورق ۔ ۱۹ سطور فی صفحہ ۔ ۷" × ۱۱½"۔

۳۵۵۔ رسالہ نجوم

نجوم ۔ فارسی

دیوانِ حافظ، اور مخزنِ اسرار (دیکھو نمبر ۳۵۳ و ۳۵۴) کے کاتب نے مخزنِ اسرار کے بعد اسی کاغذ، روشنائی، جدولوں، اور خط میں بہ طور بیاض علمِ نجوم کے بعض مسایل اور فوایدا اور طریقے درج کیے ہیں۔ اس کے آخر میں بھی کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ ابتدا میں یہ رسالہ ناقص معلوم ہوتا ہے۔ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل کی کتابت ہے۔

۲ ورق - ۲۲ سطور فی کالم ۴۴ سطور فی صفحہ - ۷" × ۱۱"۔

۳۵۶ - رویت الحق - سنہ ۱۰۰۰ ہجری تصوف - فارسی

شیخ محمود

دکن میں شاہ میراں جی شمس العشاق ایک مشہور صوفی اور اُردو کے بڑے مصنف اور شاعر گزرے ہیں، اور ان کے خاندان نے کئی نسلوں تک اس فیض کو اس ملک میں جاری رکھا تھا۔ چنانچہ ان کے تذکرے "اُردو شہ پارے" اور "تذکرۂ اُردو مخطوطات" جلد اول میں درج ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا مصنف بھی اسی خاندان کا فیض یافتہ ہے۔ چنانچہ سبب تالیفِ کتاب میں اس نے اس کا یوں اظہار کیا ہے:۔

"ایں پروردہ نعمت از درگاہ حضرت شاہ برہان الحق والدین وحضرت
شاہ میراں جی شمس العشاق از جملہ خلفاء بندگی حضرت مخدوم سید محمد حسینی
گیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز فقیر حقیر شیخ محمود بہ لطف معبود رسالۂ رویت
بنا ساخت و نام این رسالہ رویت الحق پرداخت"۔

شاہ برہان الدین جانم شمس العشاق کے فرزند تھے، اور شیخ محمود ان دونوں سے مستفید ہوئے تھے۔ شاہ برہان الدین نے سنہ ۹۹۰ ہجری میں "ارشاد نامہ" لکھا تھا۔ یہ کتاب اس کے قریبی زمانے کی تصنیف ہے۔

یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ خط نستعلیق میں روشن سیاہی میں لکھا گیا ہے۔ کتابت بھی قدیم سنہ ۱۱۰۰ ہجری کے قریبی زمانے کی معلوم ہوتی ہے۔

۷ ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ ۶" × ۸"۔

۳۵۷ - لیلاوتی سنہ ۹۹۵ ہجری حساب - فارسی

مہا سکرا چارج - ترجمہ فیضی

ایک دکنی برہمن مہا سکرا چارج نے یہ کتاب اپنی لڑکی لیلاوتی کی یادگار کے طور پر سنہ ۱۱۰۵ شالواہن میں لکھی تھی اور جلال الدین اکبر بادشاہ کے حکم پر فیضی نے تصنیف کے ۳،۴ سال بعد فارسی میں منتقل کی تھی۔

اس کے دیباچہ میں فیضی نے تفصیل سے سبب ترجمہ کتاب و تالیف لیلاوتی بیان کیا ہے اور اصل مصنف کی ایک اور کتاب "کزن کنول" (علم نجوم) کا بھی ذکر کیا ہے۔

یہ نسخہ پان گاؤں ضلع بیڑ حیدرآباد کے ایک قریبی گاؤں کے برہمن کے یہاں محفوظ تھی اور وہیں سے قاضی پان گاؤں مولوی نصیح الدین احمد صاحب اخگر کے توسط سے سنہ ۱۹۴۲ء میں خریدی گئی۔

صاف نستعلیق خط میں لکھی گئی ہے۔ درمیان میں بعض صفحات عمداً چھوڑے گئے ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے، اس لیے کاتب اور سنہ کتابت معلوم نہ ہو سکا۔ کاغذ اور نہج کتابت سے کوئی زیادہ قدیم کتاب نہیں معلوم ہوتی۔ کتاب کے پہلے اور بعد کے صفحات میں حساب کے بعض قاعدے اور عربی و فارسی اشعار درج ہیں۔ اصل کتاب کے اکثر صفحات حاشیوں اور نشر بچوں سے مزین ہیں۔

٢٠٣ صفحات ۔ ١٩ سطور فی صفحہ ۔ ٢½ × ١١ ۔

٣٥٨ ۔ دیوانِ شمس تبریزؒ

کلام ۔ فارسی

یہ مشہور فارسی دیوان نہایت اعلیٰ پایہ کے خطِ نستعلیق شکستہ آمیز میں ١٢٦٩ھ ہجری سے قبل حیدرآباد میں نقل کیا گیا ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا لیکن آخری صفحہ دیوان کے حاشیے پر اپنی اولاد کی پیدائش کے مقام اور تاریخیں لکھی ہیں ، جن سے پتہ چلتا ہے کہ کاتب مدراس کے رہنے والے تھے اور وہیں ان کا ایک لڑکا ١٢٦٣ھ ہجری میں پیدا ہوا تھا ۔ مدراس سے وہ کرنول آئے جہاں ١٢٦٥ھ ہجری میں ایک لڑکا میر مومن علی پیدا ہوا ۔ پھر حیدرآباد وارد ہوئے جہاں ١٢٦٩ھ ہجری میں ان کا چھوٹا لڑکا تولد ہوا ۔

اس صفحے کے مقابل کے صفحے پر مکہ مسجد اور چہار مینار حیدرآباد کی تعمیر کی "تاریخیں درج کی ہیں اور پھر متعدد صفحات میں مناجاتیں اور فارسی نظمیں بطور بیاض نقل کی ہیں ۔

اصل کتاب سیاہ جدولوں کے درمیان زیادہ تر سُرخ روشنائی میں نقل کی گئی ہے اور نہایت خوش خط ہے ۔

ورق ۱۳۰ سطور فی صفحہ ۔ ″٥ × ″٨ ۔

٣٥٩ ۔ مخزنِ اسرار

مثنوی ۔ فارسی

نظامی گنجوی

اس مثنوی کے ایک اور نسخے کا ذکر نمبر ٣٥ پر گزر چکا ہے ۔ زیرِ نظر نسخہ اس کے پچاس سال بعد لکھا گیا ہے ۔ لیکن یہ اس سے زیادہ روشن ہے ، اور اس وجہ سے زیادہ اہم ہے کہ یہ مکمل بھی ہے اور باتشریح بھی ۔ اس کے ہر صفحے کے حاشیوں پر بین السطور تفصیلی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں ۔

یہ پاکیزہ خطِ نستعلیق میں نہایت پاک صاف اور صحیح نقل کیا گیا ہے ۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں قلمبند کیے گئے ہیں ۔ آخر میں حسب ذیل ترقیمہ بھی درج ہے ۔

"الحمد اللہ والمنۃ "مخزنِ اسرار" مولانا نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ بہ تاریخ
بست وہفتم شہر ذیحجہ ١٢٨٩ھ ہجری در بلدۂ حیدرآباد در عصر پُر نصر
نواب محبوب علی خاں بہادر از دست قبلہ گاہم جناب محمد عبداللہ صاحب قبلہ و
فقیر حقیر محمد قادر محی الدین بنا بر برخوردار سعادت اطوار محمد اسمٰعیل طول عمرہٗ
از کتاب حضرت میر مہدی الحسینی صاحب المتخلص بہ ثاقب نقل کردہ شد ۔"

غرض یہ کتاب تقریباً سو سال قبل حیدرآباد میں میر مہدی حسینی ثاقب کے عمدہ نسخے سے خاص اہتمام سے نقل کی گئی تھی ۔

ہر ورق پر محمد اسمٰعیل کے طغریٰ نما دستخط اور ١٢٨٩ھ ثبت ہے ، اور نیچے پھیکی روشنائی میں محمد لطیف الدین نے ایک نوٹ لکھا ہے ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ نسخہ ٨ ار جمادی الثانی ١٣٤٢ھ ہجری روز پنجشنبہ کو جمعرات کے بازار حیدرآباد سے خریدا تھا ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و فضل کا جو شوق محمد اسمٰعیل ، ان کے والد قادر محی الدین اور ان کے والد محمد عبداللہ بن محمد جعفر شہر استاد بیجاپور سے لائے تھے اور کئی نسلوں تک جاری

رکھ سکے تھے، بعد کو اس خاندان سے ختم ہوگیا، اور ان کی کتابیں جمعرات کے بازار میں فروخت ہونے لگیں۔ اس خاندان کی نسبت مزید معلومات اس کے بعد کی کتاب قواعد الفتحیہ (نمبر ۳۶۰) کے ترقیمے سے ظاہر ہوتی ہے۔
اس کتاب کے آغاز و اختتام پر بہت سے کاغذ سادہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔
۱۲۰ ورق - ۹ سطور فی صفحہ - ۵½ × ۸ -

۳۶۰ - قواعد فتحیہ

فن قرأت - اردو

حافظ محمد حسین بن حسن نقشبندی۔
اس کتاب کے مصنف حیدر آباد کے مشہور صوفی اور بزرگ حافظ قاری شاہ محمد حسین قادری تھے، جنہوں نے ۱۲۹۵ھ ہجری میں یہ کتاب لکھی تھی۔ انہوں نے اس کے سبب تالیف میں لکھا ہے کہ :-

"عرض اس فقیر محمد حسین بن حسن بن سعید خوشنویس کی یہ ہے کہ میں نے یہ چند قاعدے ہجا کے نام بنام بالتشریح لکھا، اور سن بارا سو پچانویں ہجری میں نام اس کا قواعد فتحیہ رکھا۔ اگر اساتذہ اپنے شاگردوں کو زبانی یاد کرادیں تو البتہ بہ تائید الٰہی وہ جلد ملکہ حاصل کر کے چار مہینے میں قرآن شریف ختم کریں۔ بلکہ یہ لکھنے لکھانے والوں کو بھی نہایت مفید ہے۔"

پوری کتاب کا اسلوب بیان یہی ہے۔ مصنف کے اوصاف اور بزرگی کے بارے میں اس نسخے کے کاتب محمد قادر محی الدین مدراسی نے (جو ان کے مُرید تھے) مصنف کے لیے جو القاب درج کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ یہ ترقیمہ آگے درج ہے۔
مصنف نے اصل نسخے کے آخر میں بہ زبان فارسی جو ترقیمہ بہ طور خاتمے کے لکھا تھا وہ بھی اس کتاب کے آخر میں درج ہے جو حسب ذیل ہے :-

"الحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں قاعدۂ فتحیہ بہ تاریخ ۲۳ رصفر روز جمعہ ۱۲۹۹ھ ہجری از دست مولفش اعنی فقیر حقیر شاہ محمد حسین بن حسن بن سعید النقشبندی القادری کان اللہ لہٗ در بلدہ حیدر آباد صورت اختتام در آئینہ مراد دید۔ حق تعالیٰ مولفش را مع جمیع برادران دین در خطیر: رحمت خویش در اراد بحرمۃ النور والصاد۔"

اصل کتاب ۱۲۹۵ھ ہجری میں تالیف کی گئی تھی، اور سنہ تالیف کے چار سال بعد خود مصنف نے اس کا ایک نسخہ اپنے لیے خوشخط نقل کیا تھا۔ اسی نقل سے ۱۳۰۰ھ میں ان کے مُرید نے یہ زیر نظر نسخہ خاص اہتمام سے خوشخط نقل کرایا تھا۔ جگہ جگہ عنوانات سُرخ روشنائی میں بہ خط نسخ لکھے گئے ہیں۔ اردو عبارتیں نستعلیق میں لکھی ہیں۔
کا... ب ... ...

"رسالۂ قواعد فتحیہ از اصل کتاب جناب ہادئی راہِ ہدایت و رشد کامل شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت اعنی حضرت سید حاجی مولوی قاری و حافظ و خوشنویس شاہ محمد حسین صاحب قبلہ ادام اللہ فیوضاتہ المعروف خوشنویس صاحب کہ از دست خاص ترتیب و ہم تالیف فرمودہ بودند. بنا بر نورچشمی، نور بصر، لخت جگر، برخوردارم محمد اسمٰعیل صاحب طول عمرہم یعنے میری آنکھوں کی نگینہ کنیز حضرت سکینہ طول عمرہٗ و زاد علمہا و احسن توفیقہٗ بخت سعیدہ و مقاصد دنیا و دین رفیقہ. بتاریخ بستم ماہ جمادی الآخر ۱۳۰۷ء در بلدۂ حیدر آباد دکھن بعہد ریاست و حکومت و نصفت و معدلت والئی ملک دکھن جناب میر محبوب علی بادشاہ خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ تحریر نمود بندۂ کمترین محمد قادر محی الدین بدراسی بن محمد بن عبداللہ بن محمد جعفر شہر استاد بن حاجی شاہ غلام محی الدین بن محمد عبداللہ بن شیخ محمد وجیہہ الدین بیجاپوری غفراللہ لہم."

کتاب کے سرورق پر مرتب نے اپنے مرشد اور مصنفِ کتاب سے غالباً بہ طور تبرک کتاب اور مصنفِ کا نام لکھوایا تھا، جو نہایت عمدہ خطِ نسخ میں سُرخ روشنائی میں اس طرح لکھا ہوا ہے:-

"قواعد الفتحیہ لحسین بن حسن النقشبندی القادری فی سنہ ۱۲۹۹ ہجری".

اس کے علاوہ خود مالک کتاب یعنے فرزند کاتب محمد اسمٰعیل صاحب کے دستخط بھی ثبت ہیں.

۶۴ صفحات. ۷ سطور فی صفحہ. ۶"×۸".

۳۶۱. عروسِ عرفاں

سنہ ۱۱۱۶ھ

تصوف. فارسی

قاضی محمود بحری

قاضی محمود بحری کے تفصیلی حالات اور تصنیفات کا تذکرہ، تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول کے صفحات ۳۵ - ۵۵ و ۵۶ پر شایع ہو چکے ہیں. ادارے میں ان کی مشہور مثنوی "من لگن" موجود ہے جس کا آزاد ترجمہ اس زیرِ نظر فارسی کتاب کو سمجھا جاتا ہے. اس "من لگن" (نمبر ۵۱) کا تفصیلی ذکر بھی تذکرۂ اُردو مخطوطات میں شایع کیا جا چکا ہے.

اس کتاب کے آخر میں بحری نے لکھا ہے کہ سید احمد ابن سید اسمٰعیل ابن سید احمد حبیب اللہ، جانشین حضرت شاہ چندا صاحب قدس سرہٗ ان پر بہت مہربان تھے اور انہی کی ترغیب پر بحری نے دکھنی زبان میں "من لگن" لکھی تھی، لیکن وہ ان کے حسب دلخواہ ثابت نہ ہوئی، اور ایک دوست نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ اگر یہ فارسی میں ہوتی تو ہر خطۂ ملک کے لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکتے، اس لیے اس "عروسِ عرفان" کو بہ طور

ترجمہ فارسی نثر میں قلمبند کیا ہے۔

کتاب کے آغاز میں بحری نے اپنے والد وطن اور اورنگ زیب بادشاہ کے عہد میں لکھنے کی تفصیلات درج کی ہیں۔ پوری کتاب مصنف کے ذاتی حالات اور تجربات کے اظہار سے مملو ہے۔ گویا بحری کے سوانح نگار کے لیے اس میں کافی معلومات موجود ہو گئے ہیں۔ انھوں نے اپنے مرشد، اپنے احباب اور ہم عصر بزرگوں کی نسبت بہت سی معلومات محفوظ کر دی ہیں۔

یہ نسخہ مکمل ہے اور ۱۲۸۳ھ میں خوشخط نستعلیق میں صحیح لکھا گیا ہے۔ اس کے کاتب حیدر آباد کے وہی مشہور صوفی اور خوشنویس شاہ محمد حسین ہیں جو کاتب نسخہ جات (نمبر ۳۵۹ و ۳۶۰ مخزن اسرار و قواعد فتحیہ) کے مرشد تھے، اور یہ نسخہ انہی کی درگاہ کا ہے۔ اس کا ترقیمہ یہ ہے:۔

"بعونہ رسالہ عروس عرفان تصنیف جملہ آرائے معارف و ایقان
نوشاہ سریر فیض گستری قاضی محمود بحری قدس اللہ سرہ در بلدۂ حیدر آباد دکن
بہ تاریخ بست و نہم شہر جمادی الاول روز سہ شنبہ بر وقت یکپاس روز
بر آمدہ ۱۲۸۳ھ ہجری بدست اضعف النشاتین حافظ محمد حسین برائے
محمد غوث عزم حلیہ اختتام ذریعہ انصرام پوشید و صورت اتمام یافت۔
تاریخ اتمام صحت نہم رجب ۱۲۸۳ھ ہجری۔"

اس کے بعد دوسرے ورق سے انھی شاہ محمد حسین نے رسالہ بایزید بسطامی نقل کیا ہے جس کا ذکر نمبر (۳۶۲) کے تحت درج ہے۔

یہ نسخہ شاہ محمد حسین قبلہ کی وفات کے بعد انہی کے آثار کے ساتھ ان کی درگاہ میں محفوظ تھا، بعد کو کسی معتقد نے وہاں سے حاصل کر کے اس کی نقل بہ ذریعہ محمد لعل خاں کرائی اور اس کی جلد تین روپے میں بنوا کر وہ نقل درگاہ میں داخل کرائی اور یہ اصل نسخہ بہ طور تبرک اپنے یہاں رکھ لیا۔ یہ نسخہ اتنا متبرک اور صحیح سمجھا جاتا رہا کہ بعد کو کسی صاحب نے اس کی ایک نقل بہ اجرت چھے روپے چار آنے کرا کے نواب اقبال یار جنگ کی خدمت میں یکم ذیحجہ ۱۳۱۸ھ کو پیش کی۔

یہ دونوں معلومات ان تحریروں سے ظاہر ہوتی ہیں جو کتاب کے سر ورق پر درج ہیں۔ پہلی تحریر صاف نستعلیق خط میں ہے اور دوسری سرخ روشنائی میں ہے، اور شکستہ تحریر ہیں۔ اس کے آگے اس نوٹ کے کاتب کے دستخط بھی ہیں جو سمجھ میں نہ آسکے۔

شاہ محمد حسین اگرچہ بڑے مشہور خوشنویس تھے، لیکن اس نسخے کا خط اعلیٰ پایہ کا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ عجلت میں نہایت رواں لکھا ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں۔ کاغذ سبزی مائل انگریزی ساخت کا ہے۔

۲۶۳ صفحات۔ ۱۳ سطور فی صفحہ۔ ۵۱/۲×۸۳/۴"۔

۳۶۲۔ رسالہ

بایزید بسطامی — تصوف۔ فارسی

شاہ محمد حسین قادری کاتب "عروس عرفان" (نمبر ۳۶۱) و مصنف "قواعد فتحیہ" (۳۶۰) نے

"عروسِ عرفاں" کے بعد ہی صفحہ (۲۶۴) سے یہ رسالہ بہ عنوان "رسالہ حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سرہٗ" شروع کیا ہے۔

اس میں حمد و نعت کے بعد بارگاہ احدیت تک پہنچنے کے تین راستے وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔

اس کا آغاز اس جملے سے ہوتا ہے:۔

"حمد و ثنائے نامتناہی پروردگارے راکہ استحکام قواعد اسلام راعماد (نظ) طالبانِ سعادت ملکوتی گردانید۔"

اور اس جملہ پر یہ رسالہ ختم ہوتا ہے:۔

"از شیخ رحمۃ اللہ پرسید ندکہ ریاضت و عبادت بندہ کہ تمام شود۔ گفت آنگاہ کہ از صورت بر برارد۔"

آخر میں شاہ محمد حسین نے یہ ترقیمہ لکھا ہے:۔

"تمت ہذا مختصراً از روایت ہائے سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔"

اس میں اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ لیکن یہ رسالہ اسی خط میں مسلسل لکھا گیا ہے جس میں "عروس عرفان" (نمبر ۳۶۱) لکھا گیا ہے اور جس کے آخر میں سنہ کتابت ۱۲۸۳ھ درج ہے۔ اس لیے اس کا سنہ کتابت بھی وہی ہے۔ یہ دونوں کتابیں ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔

۱۰ صفحات (۲۶۴ تا ۲۷۱) ۱۳ سطور فی صفحہ ½۵ × ¾۳ ۔

۳۶۳۔ رقعات

انشاء۔ عربی

شاہ عبدالقادر سوکھر پوری و مولانا روشن علی جونپوری۔

یہ عربی رقعات نستعلیق شکستہ رسم الخط میں لکھے گئے ہیں اور چونکہ ۱۸۵۷ء سے قبل کی تحریریں ہیں اس لیے ہندوستان کی سیاسی و سماجی تاریخ نگاری میں ان سے مدد مل سکتی ہے۔ مولانا حافظ محمد حامد صدیقی استاد دینیات کلیہ دارالعلوم حیدرآباد نے راقم الحروف کی فرمائش پر اسی نسخے کے ابتدائی و آخری صفحات پر ان تمام مکتوبات کا خلاصہ قلمبند کردیا ہے جس کے ضروری اقتباسات یہ ہیں:۔

مکتوب (۱)۔ منجانب مولوی عبدالقادر سوکھر پوری بہ نام احمد عرفان سلمہٗ۔

یہ خط مکہ مکرمہ سے ۹ ذی الحجہ ۱۱۵۹ھ کو مکتوب الیہ کے والد کی وفات کی تعزیت میں بھیجا گیا ہے اور رسومِ بدعت سے ممانعت کی گئی ہے۔

مکتوب (۲)۔ منجانب احمد عرفان بہ نام مولانا عبدالقادر۔

یہ مکتوب نمبر (۱) کا جواب ہے بہ طور اظہار تشکر۔

مکتوب (۳)۔ منجانب مولانا عبدالقادر بہ نام احمد عرفان۔

کاتب نے بعض احباب کے مطابق ہندوستان آنے کی اطلاع دی ہے، اور مکتوب الیہ کی

والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت۔

مکتوب (۴) منجانب مولانا عبدالقادر بہ نام مولانا ولی اللہ سلمہ،

مکتوب الیہ نے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا تھا، لیکن کاتب اپنے متوسلین کی علالت کے باعث (غالباً مکۂ مکرمہ) جلد واپس ہو گئے، اس کی اطلاع۔

مکتوب (۵) منجانب مولوی عبدالقادر (نام مکتوب الیہ درج نہیں ہے)۔

دُنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے لیے زادراہ کی تیاری کے لیے نصیحتیں۔

مکتوب (۶)۔ منجانب علی اکبر مودودی بہ نام مولوی عبدالقادر۔

مولانا شیخ غلام محمود کی وفات پر اظہارِ تعزیت کے لیے بکم ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ کو لکھا گیا۔

مکتوب (۷)۔ منجانب مولوی روشن علی جونپوری بہ نام مولوی عبدالقادر۔

آثارِ طریقت و انوارِ حقیقت کی اطلاع طلبی۔ امام حسینؓ کا مرثیہ لکھنے اور حضرت علیؓ کی مدح میں ابن عربی نے فصوص الحکم میں جو لکھا ہے، اس کی وضاحت۔

مکتوب (۸)۔ منجانب مولوی روشن علی بہ نام رئیس الحکومت الصنعا بہ ذریعہ جنرل بیرودھسار انگریزی و رومی کی فتوحات اور مصر سے فرانسیسیوں کی پسپائی کی خوش خبری سنائی ہے۔ امام صنعا کی بحری امداد سے انگریزوں کو فتح حاصل ہونے پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ کیوں کہ اس سے ایسٹ انڈیا کمپنی حاکم ہند سے اچھے تعلقات ہو جائیں گے، اور عرب ممالک کو فائدہ پہنچے گا۔

مکتوب (۹)۔ منجانب مولوی روشن علی بہ نام امام صنعا۔

مناصب فوجوں کی مصر سے واپسی اور انگریزوں کی تائید کی تفصیلات۔

مکتوب (۱۰)۔ منجانب امام صنعاد بہ نام وزیر الشریف حاکم جدہ۔

ایسٹ انڈیا کمپنی اور حکومتِ عرب کے درمیان کپتان سرہوم پالم کے ذریعے جو معاہدہ طے پا رہا تھا، اس میں مدد دینے کے لیے لکھا ہے۔

اصل کتاب شرح خزرجیہ کے ساتھ مجلد تھی اور اسی کے کاتب نے ۱۱۹۶ھ کے قریبی زمانے میں لکھی ہے۔

۹ ورق ۔ ۱۸ اسطور فی صفحہ ۔ ۶×۹۔

منطق ۔ عربی

۳۶۴۔ حاشیہ بر رسالہ میر

محمد عبدالکریم شہید

منطق و معقول کا یہ رسالہ ان مشہور و معروف مولوی محمد عبدالکریم شہید کی تصنیف ہے جو گزشتہ صدی کے اوائل میں شہر حیدر آباد کی منڈی میر عالم کی مسجد میں مہدویوں کے ہنگامے میں شہید ہوئے تھے، اور جن کی شہادت کے واقعات دکن کی تاریخ میں درج ہیں۔

قطبی منطق کی ایک مشہور کتاب ہے (دیکھو نسخہ جات نمبر ۱۹۰ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹) جس کی شرح میر زاہد نے لکھی تھی۔ اسی حاشیہ میر زاہد کی شرح کے طور پر مولوی عبدالکریم نے یہ مختصر رسالہ بہ زبان عربی قلمبند کیا تھا۔

اس رسالے میں صرف مذہبِ منصور تک شرح لکھی گئی ہے۔ یہ ایک نایاب نسخہ ہے اور اس کی کتابت ۱۲۲۲ھ میں مولانا حمید الدین تلمیذ مولانا غلام حسین خاں نے کی تھی۔ اس وقت اس کے صرف دو نسخے موجود تھے۔ ایک تو خود مصنف کے یہاں تھا، اور دوسرا مفتی مولانا جمال الدین کے یہاں، اور یہ کتاب اسی موخر الذکر نسخے کی نقل ہے، اور کاتب مفتی صاحب کے بھی شاگرد تھے۔

کتاب اگرچہ عربی زبان میں ہے، لیکن خطِ نستعلیق میں نقل کی گئی ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں درج ہیں۔ بعض اوراق کرم خوردہ ہوگئے ہیں، اگرچہ ڈیڑھ سو سال قبل کی کتابت ہے، لیکن سیاہی اب تک روشن ہے۔ اس کے سرِ ورق پر کاتب نے بہ طور ترقیمہ حسبِ ذیل عبارت بہ خطِ نسخ قلمبند کی ہے۔

"ہذا حاشیۃ متعلقہ محل مغلقات الحاشیۃ السید الزاہد علی رسالۃ القطبیہ للفاضل الشہید
الاکبر والنحریر مولانا سیدنا عبد الکریم۔ انقلتہا من حاشیۃ المنقول التی نقلہا
استاذی مفتی جمال الدین احمد سلمہ من المنقول عن التی کتبہا المصنف بیدہ الشریف۔
مالک حقیقی رب العالمین والمجازی محمد حمید الدین۔"

اس ترقیمے کے حاشیے پر سنہ کتابت (سنہ الف و مائتین و اثنین وعشرون) بھی درج ہے۔

اس جلد کے پہلے صفحے پر مولانا حافظ محمد حامد صدیقی القادری استاذ الکلیہ دار العلوم نے راقم الحروف کی فرمایش پر اس کتاب کی نسبت ضروری معلومات، بہ زبانِ اُردو قلمبند کر دی ہیں۔

۲۹ ورق۔ ۱۴ سطور فی صفحہ۔ $\frac{۱}{۲}$ ۵ × $\frac{۱}{۲}$ ۸۔

۳۶۵۔ بہارستانِ عشق ۱۲۱۳ھ مثنوی۔ اُردو

عزیز الدین خاں مستقیم جنگ نامی ملک الشعرائے ارکاٹ۔

اس شاعر کی ایک اور مثنوی "نو بہارِ عشق" کا ایک قلمی نسخہ بھی ادارے میں محفوظ ہے اور اس کا ذکر اور مصنف کے حالات تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول کے صفحات ۳۹۳ و ۳۹۴ پر شایع ہو چکے ہیں۔ "نو بہارِ عشق" میں نامی نے شیریں، خسرو کا قصہ ۱۲۱۱ھ میں نظم کیا تھا، اور زیرِ نظر مثنوی "بہارستانِ عشق" میں انھوں نے ۱۲۱۳ھ میں لیلیٰ، مجنوں کا قصہ منظوم کیا ہے۔

یہ کتاب قدیم عادل شاہی اور قطب شاہی مثنویوں کے انداز میں لکھی گئی ہے۔ ہر عنوان ایک شعر سے شروع کیا گیا ہے۔ اس طرح جملہ عنوانات ایک جگہ لکھ لیے جائیں تو وہ بجائے خود ایک مثنوی بن جاتی ہے، جس کے پڑھنے سے پوری مثنوی کا مقدمہ پیشِ نظر ہو جاتا ہے۔

حمد و نعت و معراج کے عنوانات کے بعد ارکاٹ کے فرماں روا عمدۃ الامرا کی مدح لکھی ہے، اور اس میں بھی بیجاپور اور گولکنڈے کے شعرا کی پیروی کی ہے۔ ان دونوں شہروں کے زوال کے بعد بھی شہر اُردو ادب کا مرکز و ملجا رہا ہے اور اس کے اُجڑنے کے بعد حیدر آباد کو یہ درجہ نصیب ہوا اسی طرح جنوبی ہند میں اُردو کے آغاز و ارتقا کے طویل سلسلے میں ارکاٹ بھی ایک اہم کڑی ثابت ہوا اس عنوان کے تحت مصنف نے جو ابیات لکھی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں ٥

ملکِ کرناٹک کا شاہِ بے نظیر ہے امیر ابن الامیر ابن الامیر

دودمانِ انوری کا ہے چراغ ... اس سے تازہ خاندانِ خانہ باغ
مال کی الفت سے اس کو عار ہے ... مت کہو اس کو کہ دُنیا دار ہے
عین دُنیا میں کماتا ہے گا دین ... ہے معین الملک صوفی بالیقین
بخشنا تقصیر اس کا کام ہے ... روم سے تا شام اس کا نام ہے
سب فرنگی روبرو اس کے ذرا ... کر نہیں سکتے ہیں کچھ چون و چرا
یہ تو کیا ہیں بلکہ ان کا بادشاہ ... حکم میں ہے اس کے ہر شام و پگاہ
بھیجتا ہے جو ولایت سے جہاز ... بھیجتا ہے اس کو وہ نذر و نیاز
ایسے موذی ہو گئے محکوم جب ... عقلِ کامل بیچ اس کے کیا عجب
علم کا ہے اس میں خوب انداز ہی ... شعر کے فن میں ہے وہ ممتاز ہی
خوب کہتا ہے قصیدہ اور غزل ... فکرِ عالی اس کی ہینگی بے بدل
گرچہ کم کہتا ہے شعرِ فارسی ... پر ہے خوش ترکیب جیسی آرسی
نظم میں ہندی کے اس کو ہے کمال ... ہے بعین اُردو زباں میں بے مثال
اس کے مضموں سُن کے ہے سودا کو درد ... آبرو کا شرم سے ہے رنگ زرد
آگے ہے اس کے ولی سر بر زمیں ... مظہر عاجز ہوا عزلت نشیں
سوز دیکھ اس کی زمینِ شعر کو ... خاکساری کی کیا ہے آرزو
کیا کہوں ہے کس قدر روشن مزاج ... ہے سخن کی بزم کا تاباں سراج

اس سلسلے میں متعدد اُردو شعراء کے نام آگئے ہیں جو ادبی تحقیق کرنے والوں کے لیے اس امر کا پتہ چلانے میں مدد دیں گے کہ سنہ ۱۲۰۰ھ کے قریبی زمانے میں اُردو کے کون کونسے شاعر مقبول ہو چکے تھے اور ان کے نام اور کام کی شہرت ارکاٹ تک پہنچ چکی تھی۔

فرمانروائے کرناٹک کی مدح کے بعد ایک نیا عنوان قایم کرکے اپنے فرزندوں، حیدر حسین (ہفت سالہ) اور احمد حسین کو نصیحتیں لکھی ہیں۔ یہ بہت طویل، لیکن دلچسپ اور مفید ہیں۔ ان کے بعد سببِ تالیفِ کتاب بیان کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے شیریں خسرو کی مثنوی (نوبہارِ عشق) لکھنے کے بعد مصنف کچھ دنوں بے کار اور اُداس رہا، اور چونکہ یہ مثنوی بہت پسند کی گئی، اس لیے خیال آیا کہ لیلیٰ مجنوں کے قصّے کو بھی نظم کیا جائے۔ چنانچہ اس موضوع پر جامی، خسرو اور نظامی کی فارسی اور ہاتفی کی دکنی نظموں اور مثنویوں کو پڑھ ڈالا، اور آخرکار نظامی کی طرز اس کو پسند آئی۔ چنانچہ لکھتا ہے ؎

وہ نظامی جو ولی اللہ تھا ... مثنوی گویاں میں شاہنشاہ تھا
اپنے خمسے میں دیا ہے دادِ شعر ... خوب قایم اس سے ہے بنیادِ شعر
اس لیے میں اس کی کرکے پیروی ... بولتا ہوں گا یہ ہندی مثنوی
گر زمانہ دیوے گا فرصت تنا ... بولوں گا ہندی میں خمسے کا جواب

اسی سلسلے میں اپنی ایک جدت کا ذکر کیا ہے کہ پہلے کے شاعروں نے ساقی نامے اپنی نظموں کی یا تو ابتدا کی ہے یا اختتام۔

لیکن میں اس کو درمیان میں لکھوں گا، اور مطرب نامے سے مثنوی کی ابتداء کروں گا، اور موسیقی اور راگوں کے لوازمات سے کام لوں گا۔ اس کے بعد اصل قصہ شروع کر دیا ہے۔

اختتامی حصے میں شاعر نے اپنی ذات اور کتاب سے متعلق چند ضروری معلومات بھی لکھ دی ہیں۔ داغ درد سے (۱۲۱۳) تاریخ تالیف نکالی ہے، اور کتاب کا نام اور تعداد ابیات بھی لکھ دی ہے جو دو ہزار ہے۔

مدراس میں اردو (صفحات ۶۹ - ۷۴) اور تذکرۂ اردو مخطوطات (۹۳ - ۹۴) میں اس شاعر سے متعلق جو معلومات شائع ہوئی ہیں ان میں اس مثنوی کے مطالعے کے بعد کچھ ترمیم کرنی ضروری ہے۔

ان کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ اس شاعر کا نام غلام اعزالدین تھا، لیکن "بہارستان عشق" اور "نوبہار عشق" دونوں میں خود اس نے عزیزالدین لکھا ہے۔ "نوبہار عشق" میں اس نے لکھا تھا ؎

ہے بس عاجز عزیزالدین نامی
کہ اس کو دو جہاں میں کر گرامی

اور زیر نظر کتاب "بہارستان عشق" میں نعتیہ ابیات کے آخر میں لکھتا ہے ؎

عزیزالدین نامی کمترین
رحم کر اے رحمتہ للعالمین

مدراس میں اردو اور تذکرۂ اردو مخطوطات میں لکھا گیا ہے کہ نامی ۱۱۸۱ھ میں ارکاٹ میں پیدا ہوئے، لیکن زیر نظر مثنوی میں خود نامی نے لکھا ہے کہ وہ چیناپٹن میں پیدا ہوئے۔ خاتمۂ کتاب کی ابیات میں وہ لکھتے ہیں ع

مولد اس عاصی کا ہے چیناپٹن

اس مثنوی کی ابتدائی اور آخری ابیات یہ ہیں ؎

ابتداء — کون کرسکتا ہے حمدِ کردگار
عقل ہے مجنوں جہاں لیل و نہار
ہوش و فہم و وہم اور ذہن و ذکا
اس محل میں سربسر ہیں نارسا

اختتام — میں کیا جب اس کی بیتوں کو شمار
پایا گننے میں برابر دو ہزار
بھیج کر احمد پہ صلوات و سلام
مختصر کرتا ہوں قصہ والسلام

یہ نسخہ تصنیف کے صرف ۴۲ سال بعد سید پیر نے ۲۷ رجب ۱۲۵۵ھ میں نقل کیا ہے۔ اس مصنف کی دوسری کتاب "نوبہار عشق" کا جو نسخہ ادارے میں محفوظ ہے وہ اس نسخے کے ۲۲ سال بعد ۱۲۷۷ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ یہ دونوں نسخے نایاب ہیں اور اب تک کسی اور کتب خانے میں ان کی موجودگی کا علم نہ ہو سکا۔ سید پیر نے اپنے ترقیمے میں دن، تاریخ اور مقام کتابت کا بھی ذکر کیا تھا، لیکن یہ حصہ دیمک کی وجہ سے ناقص ہو گیا ہے۔ اس کا خط صاف نستعلیق ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ پہلا صفحہ سنہری جدولوں سے مزین ہے۔ پورا نسخہ کرم خوردہ ہے اور آخری صفحات کے کچھ حصے تو غالباً دیمک کی وجہ سے ناقص ہو گئے ہیں:

اس کتاب کے پہلے صفحے پر سید امین الدین حسینی بی۔ اے عثمانیہ کے جامنی رنگ کی روشنائی میں دستخط ہیں جو ۳۰ رمہر ۱۳۳۶ف کو ثبت کئے گئے ہیں۔ انھوں نے کتاب، مصنف اور کاتب کا نام اور تالیف و کتابت کی تاریخیں بھی درج کی ہیں۔ یہ کتاب پروفیسر سید محمد صاحب ایم۔ اے نے ادارے کے کتب خانے میں بہ طور عطیہ داخل کی تھی۔

۷۷ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹½" -

۳۶۶ - عقائد دینیہ
مذہب - فارسی

ضیاء الدین بن سدید جرجانی

مذہب امامیہ کے عقائد میں یہ رسالہ ایرانی خط میں غالباً ایران ہی میں نقل کیا گیا ہے، اور اس کی کتابت ربیع الاول ۱۰۹۲ھ سے قبل ہی ہوئی ہے کیوں کہ اسی کتاب کے سلسلے میں اسی کاتب نے کئی اور رسالے مسلسل نقل کئے ہیں اور سب کے آخر میں تکمیل کتابت کی تاریخ اور سنہ درج کیا ہے۔

خط نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ نستعلیق ہے جو بیش قیمت جعلی نما کاغذ پر بہت ہی روشن لکھا گیا ہے۔

مزید تفصیلات کتب نمبر ۳۶۷ تا ۳۶۹ ب میں ملاحظہ ہوں۔

۱۲ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۵½" × ۹" -

۳۶۷ - نصائح خواجہ عبداللہ انصاری
نصائح - فارسی

خواجہ عبداللہ انصاری

کتاب نمبر ۳۶۶ کے کاتب نے اس کے سلسلے میں یہ نصائح اسی خط میں نہایت پاک صاف نقل کئے ہیں۔

ان کی کتابت ۱۰۹۲ھ سے قبل عمل میں آئی ہے۔

۹ ورق - ۱۷ سطور فی صفحہ - ۵½" × ۹ -

۳۶۸ - ترجمۂ اعتقادات
مذہب - فارسی

محمد کریم ابن شیخ احمد سلامہ

خاتم المجتہدین شیخ بہاء الدین محمد عاملی کے منظوم عربی رسالے کو محمد کریم نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس میں شیعۂ اثنا عشریہ کے عقائد شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔

اس کا کاتب اور خط اور سنہ کتابت وہی ہے جو کتب نمبر ۳۶۶ و ۳۶۷ کا ہے۔

۸ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۵½" × ۹" -

۳۶۹ - خاصیت چہل اسماء باری تعالیٰ
مذہب - فارسی

شیخ شہاب الدین مقتول

یہ رسالہ بھی کتب نمبر ۳۶۶ تا ۳۶۸ کے ساتھ ۱۰۹۲ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ اس میں وظائف و ادعیہ اسماء حسنیٰ بیان کئے گئے ہیں، جو نہایت عمدہ ہیں۔

۱۸ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۵½" × ۹" -

۳۶۹ ب - دعائے صبوحی — ادعیہ - عربی و فارسی

حسن استرآبادی

اس میں حضرت علی علیہ السلام کی اصل عربی دعا، اور فارسی میں اس کا ترجمہ و شرح درج ہے، جو مولانا حسن استرآبادی کی تالیف ہے۔ اس کے کاتب نے انہی سے اس کی اجازت بھی حاصل کی تھی۔ یہ عربی دعا، اور فارسی ترجمہ کتب نمبر ۳۶۶ تا ۳۶۹ کے سلسلے ہی میں ایک ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس کے آخر میں حسب ذیل ترقیمہ ہے جس میں افسوس ہے کہ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا:۔

"قد فرغ من تسوید ہذا الاوراق بہ تاریخ یوم الاثنین ثانی من شہر ربیع الاول
سنہ ۱۰۹۲ من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

اس مجموعۂ کتب کے سرورق پر، جو دراصل عقاید دینیہ نمبر ۳۶۶ کا سرورق ہے اس کے مالک میر حیدر علی وفا قانی بن حیدر قلی بیگ بن محمد عارف کے خط نسخ میں دستخط ثبت ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور صاحب فخرالدین باقر علی کے طغریٰ نما دستخط بھی بہ خط جلی درج ہیں۔

یہ جملہ رسالے ایک ہی جلد میں مجلد ہیں، اور ان کے ابتدائی دو صفحات پر راقم الحروف کی فرمائش پر مولانا محمد حامد صدیقی قادری قدیری لکچرر دارالعلوم کالج نے ان جملہ رسالوں پر مختصر نوٹ تحریر کیے ہیں۔

۱۰ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۱/۲ ۵ × ۹ ۔

۳۷۰ - بیاض قدیم مراثی — مراثی - اردو

مرزا شاہی - شاہ راجو - خوشنود - روحی وغیرہ۔
تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحات ۲۶۲ و ۲۶۶۔

۳۷۱ - تفسیر اذا جاء — تفسیر - اردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات۔ جلد اول صفحات ۲۷۴ و ۲۷۵۔

۳۷۲ - دعائے سریانی معہ ترجمۂ فارسی — ادعیہ - عربی و فارسی

حضرت عبداللہ ابن عباس نے زبور کے ایک سورے کو عربی میں منظوم کیا تھا، اور یہ نظم بطور دعا کے بہت مقبول ہوئی۔ چنانچہ فارسی اور اردو کے کئی شعراء نے اس کے منظوم ترجمے کیے ہیں۔ اس منظوم دعا کے فارسی و اردو کے ترجمے (کتاب نمبر ۱۰۱) کا ذکر تذکرۂ اردو مخطوطات۔ جلد اول کے صفحات ۷۰ و ۷۱ پر شائع ہو چکا ہے۔

اس کتاب کے آغاز میں ایک صفحے کی فارسی نثر اور دو صفحے کی فارسی نظم میں بطور دیباچہ اس دعا کے اسناد

اور فواید بیان کیے گئے ہیں، اور جو تھے صفحے سے اصل عربی نظم عمدہ خطِ نسخ میں اور اس کا ترجمہ شکستہ آمیز نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے، البتہ یہ شعر لکھا ہوا ہے ؎

ہر کہ خواند دعائے سریانی　　مدد ش باد شیخ جرجانی

شاید یہ فارسی ترجمہ انہی شیخ جرجانی کی تالیف ہے، اور یہ غالباً وہی ضیاء الدین بن سدید جرجانی ہیں جن کی ایک کتاب عقاید دینیہ کا ذکر نمبر ٣٦٦ پر گزر چکا ہے۔

یہ کتاب اور اس کے بعد کی اور کتابیں (دیکھیے ٣٧٣ تا ٣٧٥) مولوی مرزا ضامن علی صاحب غازی کی عطیہ ہیں۔
١٢ ورق۔ فی صفحہ دو عربی شعر اور چار فارسی شعر درج ہیں۔ ہر عربی شعر کے اوپر سرخ روشنائی میں ہدایت لکھی ہے کہ اس کے پڑھنے سے کیا فواید ہیں اور ان کے حصول کے لیے ان کو کتنے بار پڑھنا چاہیے۔ ٦½ × ٨۔

٣٧٣۔ سحر البیان　　سنہ ١١٩٩ھ　　مثنوی۔ اردو

میر حسن دہلوی

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات۔ جلد اول، صفحہ ٢٧٥

٣٧٤۔ انشائے تسکین　　انشاء۔ فارسی

غفور علی تسکین

یہ کتاب حیدر آباد کے ایک تعلقہ اڈلور بعکنول (سرکار گلشن آباد و میدک) میں ١٢٣٥ھ میں تالیف کی گئی ہے۔ اس کے مصنف غفور علی تسکین نے لکھا ہے، ان کے آبا و اجداد عرب کے رہنے والے تھے۔ اگرچہ ان کا وطن محمد آباد پوتہ ہے، لیکن تلنگانے میں مچھلی بندر وغیرہ کی نواح میں ان کے بزرگوں کو جاگیریں ملی تھیں۔ موسیو بوسے (مولف نے موسی بجوسی لکھا ہے) کے زمانے میں سلطنتِ آصفیہ پر جو پریشانی لاحق ہوئی تھی، اس وقت ان کے بزرگوں نے بڑی خدمات انجام دی تھیں۔ ان میں سے پچاس اصحاب کو خطاب اور منصب سے سرفراز کیا گیا تھا، اور یہ لوگ بہ قول مصنف نہ صرف دکن، بلکہ ہند میں بھی معروف ہیں۔

تالیف کتاب کے وقت مولف اپنے برادر عزیز القدر جعفر علی خاں کے ہاں تعلقۂ اڈلور میں مقیم تھے (اس لیے کہ یہ تعلقہ انہی کے تفویض تھا (غالباً وہ اس کے تعہد دار تھے)۔

اس کتاب کو مصنف نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں ایسے خطوط ہیں جو تحفہ و تحایف کے شکریے میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی تاریخ تالیف فقرۂ "و تسکین چمنستان سند" سے نکالی ہے۔

یہ نسخہ خود مصنف کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے، لیکن ناقص الآخر ہے۔ خط شکستہ معمولی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ بہت اہتمام سے نقل کیا ہے۔

مولوی مرزا ضامن علی صاحب غازی نے ادارے میں بطور تحفہ داخل کی ہے۔

٨ ورق۔ ١٢ سطور فی صفحہ۔ ٦½ × ٨۔

۳۷۵۔ گلستان
نصائح۔ فارسی

سعدی

فارسی کی یہ مشہور کتاب ۱۲۶۱ھ میں حیدرآباد میں نقل کی گئی ہے۔ خط صاف نستعلیق ہے۔ عنوانات وغیرہ سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ ترقیمہ یہ ہے:۔

"بہ خطِ فقیر حقیر ہیچ مداں محمد فخرالدین غفراللہ ذنوبہ بہ تاریخ بست دیکم
شہرِ ربیع الثانی ۱۲۶۱ھ بہ روز دوشنبہ بہ اختتام رسید۔"

یہ نسخہ اور اس سے قبل کی چار کتابیں (۳۷۱ تا ۳۷۵) ایک ہی جلد میں مجلد ہیں اور مولوی مرزا ضامن علی صاحب غازی کا عطیہ ہیں۔

۲۶۱ صفحات۔ ۱۲ سطور فی صفحہ۔ "$\frac{1}{4}$۶ × "۸۔

۳۷۶۔ یوسف زلیخا
۹۹۹ھ
مثنوی۔ فارسی

جامی

جامی کی یوسف زلیخا کا یہ نسخہ ادارے کی بیش قیمت اور قابلِ فخر قلمی کتب میں سے ہے۔ تصنیف کے صرف دسویں سال ۲۵ شوال ۹۰۰ھ کو اس کی کتابت مکمل ہوئی ہے۔ تاریخ سے قبل کاتب نے اپنا نام بھی لکھا تھا، لیکن بعد میں کسی نے مٹا دیا ہے، لیکن اس کا خط نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ ہے۔ غالباً ایران ہی میں نقل کیا ہے۔ کاغذ بہت عمدہ صندلی رنگ کا ہے۔ ہر صفحے پر طلائی کام ہے۔ جدولیں سُرخ، لاجورد، اور طلائی روشنائی میں کھینچی گئی ہیں۔ ہر عنوان دو سطروں میں لکھا گیا ہے، جن میں پہلی سطر طلائی اور دوسری نیلگوں روشنائی میں ہے۔ خط پاکیزہ اور روشن نستعلیق ہے۔

پہلے صفحے کی پیشانی مُطلّا و مذہب نقوش سے مُزین ہے۔ ابتدائی اور آخری صفحات پر متعدد مہریں ثبت ہیں۔ جن میں سے دو پر "بندۂ آلِ محمدؐ معصوم ۱۰۸۵ھ" اور "سلامؑ علی ابراہیم ۱۲۰۱ھ" کے فقرے پڑھے جاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب علی ابراہیم اور محمد معصوم کی ملکیت رہ چکی ہے۔ ممکن ہے کہ علی ابراہیم وہی نواب علی ابراہیم خاں خلیل ہوں جنہوں نے اردو شعراء کا تذکرہ گلزارِ ابراہیم اور دوسری کتابیں تالیف کی تھیں۔ یہ کتاب دراصل کسی شاہی کتب خانے کے لیے شاہانہ اہتمام کے ساتھ لکھی گئی ہے۔

۱۵۹ ورق۔ ۱۲ سطور فی صفحہ۔ "۵ × "$\frac{1}{2}$۸۔

۳۷۷۔ سرالاسرار
تصوف۔ عربی

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ رسالہ علمِ معرفت اور توحید میں ہے اور حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؓ سے منسوب ہے۔ اگرچہ ان کی مشہور و معروف تصانیف میں اس کا نام شامل نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آخر زمانے کی تالیفات میں شامل ہو۔ اس کے کاتب کوئی عرب مُلا محمد الحافظ ولد الحاج الشہاب ہیں، جنہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب

مسلسل تین کتابیں یکے بعد دیگرے غالباً بغداد شریف میں ۱۲۸۲ھ میں نقل کی ہیں، اور آخری کتاب کے ترقیمے میں اپنا نام لکھا ہے۔ (دیکھو نمبر ۳۷۹)۔

اس کا خط عربی وضع کا سادہ نسخ ہے۔ عنوانات سُرخی میں لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ترقیمہ یہ ہے:۔

"کان الفراغ من تحریر ہذا الکتاب یوم الاثنین قبل الظہر من شہر عاشوراء محرم
فی سنہ الالف مائتین واثنین وثمانین۔"

یہ کتاب محمد ابا سیٹھ میسور کی عطیہ ہے اور ۱۹۴۳ء میں ادارے کے کتب خانے میں داخل کی گئی ہے۔
اس کے سرورق پر مولانا حافظ محمد حامد صدیقی نے راقم الحروف کی فرمائش پر عربی میں ایک مختصر سا نوٹ تحریر کیا ہے۔

۴۵ ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۸۔

۳۷۸۔ کتاب الطریقہ

تصوف۔ عربی

شیخ عبدالقادر جیلانی رضؓ

یہ کتاب بھی مُلّا محمد الحافظ نے کتاب نمبر ۳۷۷ کے ساتھ ہی ۱۲۸۲ھ میں نقل کی ہے، اور اس کے بعد کوئی ترقیمہ نہیں لکھا، بلکہ اسی سلسلے میں ایک اور کتاب سرالسلوک شروع کردی ہے۔ خط اور نہج کتابت وہی ہے جو نمبر ۳۷۷ کا ہے۔ محمد ابا سیٹھ کا عطیہ ہے۔

۱۶ ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۸۔

۳۷۹۔ سرالسلوک

تصوف۔ عربی

شیخ عبدالقادر جیلانی رضؓ

یہ کتاب ملا محمد الحافظ نے سرالاسرار (۳۷۷) اور کتاب الطریقہ (۳۷۸) کے سلسلے میں نقل کی ہے اور اس کی کتابت یکم صفر ۱۲۸۲ھ کو مکمل کی گئی ہے۔ گویا کتاب الطریقہ اور سرالسلوک دونوں کتابیں صرف ۲۰ دن میں نقل کی ہیں۔ اس کے آخر میں حسب ذیل ترقیمہ ہے:۔

"تحریر فی اول یوم من شہر سفر (صفر) یوم السبت قبل الظہر فی سنہ الالف و
مائتین واثنین وثمانین بہ قلم مُلّا محمد ولد الحاج الشہاب۔ تم الکتاب
بعون الملک الوہاب علی ید احقر العباد الراجی غفور ربہ ان یغفر لہ الملا
محمد الحافظ القران فی حضرہ القادر بہ رحمتہ ربہ البریہ۔"

۸۵ ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۸۔

۳۸۰۔ حزب البحر

ادعیہ۔ عربی

کتب نمبر ۳۷۷ تا ۳۷۹ کے ساتھ یہ دعا بھی کسی اور کاتب نے ذرا کھلے نسخ خط میں نقل کی ہے۔ یہ چاروں نسخے

ایک ہی جلد میں مجلد ہیں، اور محمد ابا سیٹھ میسور کی عطیہ ہیں۔ اس دعا کے بعد بھی چند اور عربی ادعیہ درج ہیں۔

۴ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۸ ۔

۳۸۱ ۔ عنصر دوم

انشاء ۔ فارسی

مرزا عبد القادر بیدل

بیدل کی مشہور فارسی کتاب چار عنصر کا یہ دوسرا حصہ ہے جو نہایت خوش خط شکستہ آمیز خاص اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ کاتب نے ترقیمہ میں اپنا نام نہیں لکھا، لیکن سنہ کتابت ۱۱۰۱ درج ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ سیاہی بہت روشن اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔

اس کتاب کے سر ورق کے پہلے صفحے پر کسی دکنی شاعر اور صوفی شاہ تراب کی دو اُردو غزلیں بھی نقل کی گئی ہیں۔ پہلی غزل کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

صورتِ پیر جان صورتِ رب — فی الحقیقی ہے اوچہ صورت سب
بھول مت اے تراب نامِ علی — جان آگر رہے اگر بر لب

اس کا ترقیمہ یہ ہے :-

"تمام شد عنصر دویم مرزا عبد القادر بیدل علیہ الرحمۃ بہ تاریخ ہفتم ذیقعدہ ۱۱۰۱ ہجری مطابق ۵۳ عالمگیری روز پنجشنبہ بہ وقت دوپہر در قلعۂ ایلور۔"

اس جلد میں مرزا عبد القادر بیدل کی اور تالیفات بھی شامل ہیں جن کی تفصیل اس کے بعد درج ہے۔

یہ جلد محمد ابا سیٹھ میسور کی عطیہ ہے جن کے دستخط آخری صفحے پر ثبت ہیں۔

۰ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ اور ۳۳ سطور ہر صفحے کے حاشیے پر ۔ "۴ ½ × "۸ ½ ۔

۳۸۲ ۔ چہار عنصر

انشاء ۔ فارسی

مرزا عبد القادر بیدل

اس کتاب کا عنصر دوم نمبر ۳۸۱ پر گزر چکا ہے، اور اس کا کاتب بھی غالباً وہی ہے جس نے عنصر دویم علیحدہ بھی نقل کیا تھا، اور اب پوری کتاب نقل کی ہے۔ یعنے اس میں عنصر دوم بھی شامل ہے۔ اس کا خط ذرا جلی ہے۔ مگر وہی شکستہ آمیز نستعلیق ہے اور عنوانات سُرخی میں ہیں۔ البتہ اس کی سطریں زیادہ عریض ہیں، اور اس کے حاشیے پر کچھ نہیں لکھا ہے۔ اس کا ترقیمہ یہ ہے :-

"بہ تاریخ ہفتم ربیع الثانی سنہ احد جلوس عالمگیر ثانی۔"

گویا یہ کتاب نسخہ نمبر ۳۸۱ سے پانچ سال قبل نقل کی گئی ہے۔

ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ "۴ ½ × "۸ ½ ۔

۳۸۳ ۔ دیوانِ بیدل

کلام فارسی

مرزا عبد القادر بیدل

کتب نمبر ۳۸۱ و ۳۸۲ ہی کے کاتب نے ۱۱۰۱ھ کے قریبی زمانے میں بیدل کا یہ دیوان غزلیات نقل کیا ہے جو

ناقص الآخر ہے۔ یعنے اس میں ردیف الف سے صرف ع تک غزلیں درج ہیں۔ اس کا خط بھی نہایت پاکیزہ شکستہ نستعلیق ہے۔ سیاہی بہت روشن ہے بعض صفحات کے حاشیوں پر بھی غزلیں لکھی ہیں۔

اس دیوان کے پہلے ورق پر کسی دکنی شاعر پیر بادشاہ حسینی کی ایک اردو غزل بھی معمولی شکستہ خط میں درج ہے، جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

یوہی دل بے مشقت اوسکوں پایا — جو کوئی عالم کے تئیں ہستی میں لایا
اتھا خوش استراحت میں حسینی — اودھی آخود بخود آپی جگایا

۸ ورق ۔ ۱۹ سطر فی صفحہ ۔ ۱/۲ ۴" × ۱/۲ ۸"۔

۳۸۴۔ عنصر سوم

انشاء۔ فارسی

مرزا بیدل

چہار عنصر، بیدل کا یہ تیسرا حصہ ہے اور اس کے ساتھ کا دوسرا حصہ نمبر ۳۸۱ پر درج ہے۔ یہ حصہ بھی دیوانِ بیدل (نمبر ۳۸۳) کی طرح ناقص الآخر ہے۔ اس کا کاتب وہی ہے جس نے عنصر دوم (نمبر ۳۸۱) نقل کیا ہے۔

۱۵ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۳۳ سطور ہر صفحے کے حاشیے پر ۔ ۱/۲ ۴" × ۱/۲ ۸"۔

۳۸۵۔ سرمۂ اغنیا

انشاء۔ فارسی

بیدل

اس کتاب کا ایک اور نسخہ ادارے میں محفوظ ہے جس کا ذکر (نمبر ۲۶) پر گزر چکا ہے، لیکن یہ نسخہ اس سے دس بارہ سال قبل نقل کیا گیا ہے، اور اس کا خط بھی نہایت اعلیٰ اور خاص ہے۔ خفی قلم میں اس کی کتابت اسی تکلف اور صنعت سے کی گئی ہے کہ ہر صفحہ گلستاں بہ داماں نظر آتا ہے۔ اعلیٰ خطاطی کے لحاظ سے یہ کتاب ادارے کے بہترین نسخوں میں سے ہے۔

اس کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے معطی نے آخری صفحے پر اپنے قلم سے یہ عبارت درج کی ہے :-

"تحفہ بخدمت مشفقی و محترمی ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور زید مجدکم برائے کتب خانہ مخطوطات ادبیاتِ اردو۔ حقیر گدائے مدینہ محمد ابا غفرلہ۔ ابا منزل ابا ہونڈ میسور ۔ ۱۰ فروری سنہ ۱۳۵۳ ف ۱۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۳ھ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بروز شنبہ"

اس کتاب کے سرورق پر کسی اردو شاعر باقر کی ایک غزل بھی درج ہے جس کا مقطع یہ ہے ؎

باقر تو زلف و رخ سے نبی کے یہ فیض دیکھ — منسوب ماہ و مہر سے لیل و نہار کو

کتاب کے آخری صفحات پر چند اردو شعر اس عنوان سے درج ہیں جو معمولی خط میں بعد کو لکھے گئے ہیں :-

"حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ نماز تہجد میں قرأت فرماتے تھے۔"

آخری ورق پر یہ اردو رباعی بھی لکھی ہوئی ہے ؎

ہم جیسے بولنے کو سکتے ہیں — سو قلندر تمام بکتے ہیں
معرفت کے نگر کے صرافاں — پل میں کھوٹا کھرا پرکھتے ہیں

۲۲ ورق ۔ ۳۰ سطور فی صفحہ ۔ ۱/۲ ۴" × ۱/۲ ۸"۔

۳۸۶ - تاریخ فرشتہ

تاریخ - فارسی

ابوالقاسم فرشتہ

مشہور تاریخ کے اس نسخے میں صرف وہ حصہ شامل ہے جو سلاطین دکن (یعنے بہمنی اور اس کے بعد کے حکمرانوں) سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کتاب ناقص آلاخر ہے، صاف اور جلی نستعلیق قلم میں لکھی گئی ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ یا تحریر نہیں ہے۔ البتہ ابتدائی ورق پر زشت خط میں ملک عبدالعلی خاں کا نام لکھا ہے جن کی ملکیت میں یہ کتاب رہ چکی ہے۔ اسی کے برابر ایک اور تحریر خفی قلم میں ثبت تھی جس کو بعد میں کسی نے بُری طرح قلمزد کر دیا ہے۔ اس تحریر میں ۱۲۲۶ھ پڑھا جاتا ہے لیکن یہ کتاب ۱۲۰۰ھ سے قبل کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

۵۰۴ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۴ × ۸ ۱/۴ ۔

۳۸۷ - لمعات

تصوف - فارسی

شیخ عراقی

فارسی نثر میں تصوف کا یہ رسالہ ایرانی خطِ نستعلیق میں خاص اہتمام اور تکلف سے نقل کیا گیا ہے۔ ہر صفحے کے اطراف طلائی جدولیں ہیں۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں درج ہیں۔ خط نہایت پاکیزہ اور کاغذ بہت اعلیٰ جھلی کی طرح باریک ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ ایرانی کتابت اور اپنی قدامت کی وجہ سے ادارے کے قلمی نسخوں میں خاص مقام رکھتا ہے۔

۲۱ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۴ × ۶ ۱/۲ ۔

۳۸۸ - جامع عباسی (قبل ۱۰۳۱ھ)

فقہ - فارسی

بہاءالدین محمد عاملی (متوفی ۱۰۳۱ ہجری)

جامع عباسی کا یہ نسخہ کسی شاہی کتب خانے کے لیے ایران میں قلمبند کیا گیا ہے۔ لوح مُطلّا و مُذہّب نقوش سے مزین ہے۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق اور کاغذ بہت ہی دبیز اور خاص ہے۔ عربی عبارتیں عمدہ خطِ نسخ میں ہیں۔ ہر صفحے پر طلائی جدولیں ہیں، اور عنوانات سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب مکمل اور ادارے کے بہترین مخطوطات میں شامل ہے۔ اس کتاب کی ایک شرح بھی جو گولکنڈے کے مشہور عالم ابن خاتون کی تالیف ہے، ادارے کے کتب خانے میں محفوظ ہے اور اس کا ذکر نمبر ۱۰۷ پر گزر چکا ہے۔

۸۰ ورق - ۲۰ سطور فی صفحہ - ۶ × ۹ ۔

۳۸۹ - تکملہ جامع عباسی (۱۰۳۱ھ)

فقہ - فارسی

نظام بن حسین ساوی

بہاءالدین محمد عاملی کی وفات کے بعد ان کے شاگرد نظام بن حسین نے شاہ عباس صفوی کے حکم سے

مزید پندرہ باب لکھ کر اپنے اُستاد کی تالیف کو مکمل کر دیا تھا۔ یہ نسخہ بھی اُسی کاتب نے لکھا ہے جس نے جامع عباسی (نمبر ۳۸۸) نقل کی ہے۔ اس کا خط اور کاغذ بھی وہی ہے۔ افسوس ہے کہ اس کے آخر میں بھی کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ لیکن جس اہتمام اور نفاست سے نقل کی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شاہ عباس صفوی یا ان کے جانشین کے لیے نقل کی گئی ہے۔

۱۶۰ ورق - ۲۰ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹"۔

۳۹۰۔ رسالۂ شاہ مدار

سیر۔ فارسی

فارسی نثر کے اس رسالے میں شاہ مدار کے حالات درج کیے گئے ہیں جو بطور افسانہ قلمبند ہوئے ہیں۔ مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ سید علی خادم (مرید) سید محمد قادری نور دریا عرف ولی پیراں قدس سرہ نے ۱۱ ربیع الاول ۱۲۵۱ھ ہجری میں اس کو نقل کیا ہے۔ خط معمولی بلکہ زشت ہے۔

۸ ورق - ۱۲ سطور فی صفحہ - ۶½" × ۸½"۔

۳۹۱۔ خلاصۂ شاہنامہ (۱۰۶۳ھ)

تاریخ۔ فارسی

توکل بیگ

اس کتاب میں شمشیر خاں حاکم غزنین کی فرمایش پر توکل بیگ واقعہ نویس دامین غزنین نے فردوسی کے شاہنامہ کا خلاصہ فارسی نثر میں قلمبند کیا ہے۔ یہ تاریخ شمشیر خانی بھی کہلاتا ہے۔ یہ نسخہ صاف اور رواں نستعلیق خط میں ۱۲۶۶ھ ہجری میں بہ مدرسہ حافظ میر شجاع الدین قدس سرہ قریب چار منار حیدرآباد نقل کیا گیا ہے۔ اس کا ابتدائی حصہ علی محمد ساکن قلعۂ ورنگل نے لکھا تھا، اور مابقی حصہ ان کے فرزند محی الدین علی عرف میاں قاسم نے مکمل کیا ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ کاغذ دبیز معمولی اقدرے کرم خوردہ ہے۔ کتاب کے ابتدائی اور آخری صفحات پر مرزا شہسوار بیگ کی وفات ۱۳۰۵ھ کے اردو اور فارسی قطعات تاریخی درج ہیں جو محمد حسین صاحب نایب محافظ کی تالیف ہیں۔

ترقیمہ:-

"کتاب خلاصۂ شاہنامہ از دست خاص حضرت علی محمد صاحب قبلہ ساکن قلعۂ ورنگل از ابتدا تا قصۂ بر تخت نشستن کیخسرو ارقام شدہ و از انجا این عاصی کمترین فرزندان حسب الفرمود آن قبلہ بزرگوار دست سعی در نوشتن ان پرداخت با تمام رسانیدم و در عہد نواب ناصر الدولہ بر تخت کامرانی نشستہ . . . . کہ سنہ یکہزار و دو صد و شست و شش ہجری شروع سالی بود در مدرسہ مولانا مولوی میر شجاع الدین صاحب قبلہ بتاریخ دوازدہم شہر صفر المظفر ۱۲۶۶ھ بروز جمعہ بعد نماز عصر حلیۂ اتمام پوشید۔ کاتب الحروف محی الدین علی عرف میران قاسم غفر اللہ ذنبہ۔"

۱۹۷ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹"۔

۳۹۲۔ محامد حمادیہ

تاریخ۔ فارسی

محمد برہان الدین خاں

حاجی حافظ سید محمد برہان الدین خاں بہادر ابن سید محمد نور الحسن خاں بہادر نے اپنے دوست محمد عنایت العلی کی فرمائش اور اپنے مرشد شاہ ملک محمود قادری کے ارشاد پر یہ ضخیم کتاب ۱۲۹۶ھ تا ۱۲۹۸ھ میں قلمبند کی تھی۔ اس جلد میں اس کتاب کا صرف دوسرا حصہ محفوظ ہے جس میں شاہ ملک محمود صاحب قادری کی اولاد اور اہلِ قرابت کے حالات اور کرامات و محامد درج ہیں۔

یہ نسخہ اس لیے اہم ہے کہ خود مصنف کا مکتوبہ ہے، اور اس کے چند آخری اجزا مولف کے مرشد زادے سید شاہ غلام محمد صاحب قادری نے ۱۲۹۸ھ میں لکھے ہیں۔ کتاب کے آخر میں متعدد ہم عصر ارباب قلم مثلاً سید شاہ غلام محمد قادری شیداؔ، حافظ محمد علیم اللہ نطقؔ، حکیم مظفر الدین خاں مزاجؔ اور سید عبد الصمد (فرزند مولف) کے عربی و فارسی قطعات تاریخی بھی درج ہیں۔

خط جلی صاف نستعلیق ہے۔ یہ کتاب صفحہ ۵۸۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۱۵ پر ختم ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا پہلا حصہ ۵۸۴ صفحات پر مشتمل تھا۔

۴۳۱ صفحات ۔ ۱۰ سطور فی صفحہ ۔ "۸½ × "۶½ ۔

۳۹۳۔ شرح امالی

عقائد اسلام۔ عربی و فارسی

سید علی ترمذی

اصل کتاب امالی عربی نظم میں ہے جس کے مصنف محمد اویس نے اسلام کے عقائد و اصول مذہب سنت و الجماعت کے مطابق قلمبند کئے ہیں۔ اس نسخے میں اصل عربی نظم خطِ نسخ میں جلی لکھی گئی ہے اور ہر شعر کے بعد نستعلیق خط میں شرح درج ہے، جو فارسی نثر میں ہے اور جس کے مصنف سید علی ترمذی ہیں۔ اس کے کاتب جعفر بیگ ولد دولت بیگ ہیں جنہوں نے کتاب کے خاتمے میں اپنا نام اور تاریخ تکمیل کتابت (۷ رشوال ۱۱۵۳ھ) بھی درج کر دی ہے۔

اس جلد کے ابتدائی اور آخری صفحات پر مولانا حافظ محمد حامد صدیقی صاحب قادری القدیری نے راقم الحروف کی فرمائش پر اس کتاب کی نسبت نوٹ تحریر فرمایا ہے۔

۸۷ صفحات ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ "۸¼ × "۶ ۔

۳۹۴۔ جام زر (یا چہار چمن)

طب۔ فارسی

حکیم ناصری

طب کی یہ کتاب چار فصلوں پر منقسم ہے۔ ہر فصل (یا چمن) متعدد ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب بہت ضخیم ہے اور مولف کے ذاتی تجربات پر مشتمل ہے۔ اس کے کاتب ابو الحسن ہیں جنہوں نے حیدر آباد میں یہ نسخہ

نقل کیا ہے، اور ترقیمے میں تکمیلِ کتابت کی تاریخ ۱۶ر جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ روز چہار شنبہ لکھی ہے۔ خط معمولی رواں نستعلیق ہے۔

۲۱۹ صفحات ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ "۴ × "۶½ ۔

۳۹۵ - مجرب طبی نسخے

طب ۔ اُردو

کتاب جامع زر (۳۹۴) کے سلسلے میں کسی طبیب نے اُردو میں مختلف نسخے اپنی یادداشت کے لیے درج کیے ہیں جن میں زیادہ ترکیمیا کے بھی ہیں۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ خط معمولی زشت قسم کا نستعلیق ہے۔

۵۰ صفحات ۔ ۱۶ سطور فی صفحہ ۔ "۴ × "۶½ ۔

۳۹۶ - مجرب نسخہ جات

طب ۔ فارسی

شیخ داؤد حرارت

مفید طبی نسخوں کا یہ مجموعہ ۱۳۰۳ھ میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے کاتب ہی اس کے مولف ہیں۔ یہ کتاب بعد میں کسی طبیب شیخ دلاور الدین ولد محمد غوث ۱۳۰۹ھ کے قبضے میں رہی، چنانچہ ان کی ایک مہر ترقیمے کے آخر میں ثبت ہے۔ یہ کتاب بحنت سہ جلی نستعلیق قلم میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں درج ہیں۔

۵۲ صفحات ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ "۴ × "۶ ۔

۳۹۷ - طبی نسخے

طب ۔ اُردو

سید شاہ فخر الدین قادری

مشہور اور مجرب طبی نسخوں کا یہ ایک ضخیم مجموعہ ہے جس کو کوئی طبیب سید شاہ فخر الدین قادری حنبلی نے ۱۳۱۹ھ میں مرتب کیا ہے اور بعض نسخوں کے آخر میں ان اطبا کے نام بھی لکھ دیے ہیں جن سے یہ نسخے حاصل کیے گئے تھے۔ ان میں حکیم دلاور علی اور شیخ احمد مولد کے نام درج ہیں۔

۲۷ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ "۴ × "۶ ۔

۳۹۸ - نسخہ کھوڑا چولی

طب ۔ فارسی

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رح

حضرت خواجہ سید محمد حسینی بندہ نوازؒ سے ایک نسخہ منسوب ہے جو سمجھا جاتا ہے کہ طریقِ استعمال کی تبدیلی سے جمیع امراض کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ سید شاہ فخر الدین قادری (مولف نمبر ۳۹۷) نے اس کتاب کے بعد یہ نسخہ اور اس کی ترکیب استعمال تفصیل سے درج کی ہے۔

خط معمولی رواں نستعلیق ہے۔ عنوانات سُرخی میں لکھے گئے ہیں۔ اس نسخے کے بعد اور متعدد نسخے بھی نقل کیے گئے ہیں اور یہ سب کتابت ۱۳۱۹ھ اور ۱۳۳۳ھ کے درمیان ہوئی ہے۔

۵۰ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۴ × ۶ ۔

۳۹۹۔ سفینۃ الاولیاء — تذکرہ ۔ فارسی

دارا شکوہ

اس کتاب کا ایک اور نسخہ بھی ادارے میں موجود ہے اور اس کا ذکر نمبر ۱۳ پر گذر چکا ہے۔ دارا شکوہ کی دوسری کتابیں حسنات العارفین (نمبر ۱۹۴) اور سوال و جواب (نمبر ۱۹۶) بھی ادارے میں موجود ہیں۔

اس نسخے کے کاتب محمد سعید خاں مہمند ہیں جنہوں نے قصبۂ اننت پور تعلقۂ بلہاری میں یہ نسخہ صاف نستعلیق خط میں ۱۲۲۵ھ میں نقل کیا ہے۔ تاریخ تکمیل کتابت ترقیمے میں ۶ شعبان روز چہارشنبہ درج کی ہے۔ یہ محمد سعید مہمند غالباً وہی ہیں جنہوں نے ۱۲۶۳ھ میں مقالہ پارس (نمبر ۲۲۱) نقل کیا تھا جس میں انہوں نے اپنا تخلص مستمند بھی لکھا تھا، اور اس نسخے کے آخر میں محمد سعید خاں مہمند نے دستخط کیے ہیں۔

عنوانات سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں اور خط پختہ ہے۔

۲۴۶ صفحات ۔ ۷ اسطور فی صفحہ ۔ ۶ × ۱۰ ۔

۴۰۰۔ دیوانِ سوز — کلام ۔ اردو

میر محمدی سوز

دیوانِ سوز کا یہ نسخہ نہایت قدیم ہے اور خوش خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔ ابتدا اور انتہا کا ایک ورق غایب ہے، لیکن کاغذ اور نہج کتابت سے اندازہ ہوتا ہے کہ سوز کے قریبی زمانے میں نقل کیا گیا ہے۔ ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے ؎

جوڑا لپیٹے جب تک روزِ شمار آخر　　　بل یہ تری بناوٹ اے خودنما خودآرا

رباعی مستزاد کے اس مصرع پر یہ دیوان ختم ہوتا ہے

س سوز بہت دیکھ کے حیراں ہوگا　　　خوباں کا جمال

عنوانات سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ چونکہ دیوانِ سوز کے قدیم نسخے کمیاب ہیں اس لیے ادارے کا یہ نسخہ اہم ہے۔

اس کے آخری صفحے کی پیشانی پر کسی صاحب میر محمد اسمٰعیل حنبلی قادری نے جلی قلم میں اپنے دستخط کیے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کی ملک رہ چکا ہے۔

۲۶ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ۶ × ½۸ ۔

۴۰۱۔ پنچھی باچھا (۱۱۳۶ھ) — مثنوی ۔ اردو

وجدی ۔

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۳ ۔

۴۰۲۔ روضۃ الشہداء (سنہ ۱۱۳۰ھ) — مثنوی۔ اردو

ولی ویلوری

تفصیل کے لیے دیکھو اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۳۔

۴۰۳۔ چہار درویش (سنہ ۱۲۱۵ھ) — قصہ۔ اردو

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۴۔

۴۰۴۔ سحر البیان (سنہ ۱۱۹۹ھ) — مثنوی۔ اردو

میر حسن

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۸۔

۴۰۵۔ روضۃ الشہداء (سنہ ۱۱۳۰ھ) — مثنوی۔ اردو

ولی ویلوری

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۱۸۔

۴۰۶۔ مرغوب الطبع (سنہ ۱۲۴۸ھ) — قصہ۔ اردو

سید حسین علی خاں

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۶۴۔

۴۰۷۔ آتا ولی (قبل سنہ ۱۲۶۰ھ) — مثنوی۔ اردو

سید حسینی بادشاہ

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۱۔

۴۰۸۔ نصاب العارفین (سنہ ۱۳۲۸ھ) — مثنوی۔ فارسی

حسین علی شاہ

یہ مثنوی دراصل کسی ہندی نثر (کتاب عاشقان) کا فارسی میں منظوم ترجمہ ہے۔ اس کے عنوان "خاتمہ کتاب" میں اس کے مصنف حسین علی شاہ نے لکھا ہے کہ وہ مرتضیٰ نگر کے رہنے والے تھے، دہاں سے حیدرآباد آئے۔ راستے میں کھمم میں قاضی عبدالرحمٰن کے یہاں قیام ہوا تو ہندی (غالباً اردو سے مراد ہے) نثر کی ایک کتاب نظر سے گذری تو اس کا فارسی مثنوی میں سنہ ۱۳۲۸ھ میں ترجمہ کیا، اور اس کا نام نصاب العارفین رکھا۔ اسی سلسلے میں تعداد ابیات (۲۲۲) کا بھی

ذکر کر دیا ہے۔

یہ مثنوی ۱۲۶۴ھ میں نقل کی گئی ہے اور اس کے کاتب حسینی بادشاہ (مصنف نمبر ۴۰۷، ۴۰۹ وغیرہ) نے اس کے آخر میں منظوم ترقیمہ لکھا ہے، جو اصل فارسی مثنوی ہی کی بحر میں ہے۔

اس کا خط نستعلیق شکستہ ہے، اور حسینی بادشاہ کی کتابوں کے ساتھ ایک ہی جلد میں شامل ہے۔ یہ مجموعہ نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے۔

۱۰ ورق – ۱۳ سطور فی صفحہ – ۶″ × ۷½″۔

۴۰۸-ب – **چار کرسی طریقت** — مثنوی۔ اردو

نقیر اللہ شاہ حیدر

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۳۔

۴۰۹ – **لاڑو کپور و قاضی** — قصہ۔ اردو

سید حسینی بادشاہ

تفصیل کے لیے دیکھو تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۱۹۲۔

۴۱۰ – **دہ مجلس** — مرثیہ۔ فارسی

محتشم

محتشم کی اور کتابیں بھی ادارے میں موجود ہیں (دیکھو نمبر) یہ ترکیب بند حسینی بادشاہ نے اپنی کتابوں (نمبر ۴۰۷ و ۴۰۹) کے سلسلے میں ۱۲۶۴ھ میں نقل کیا ہے۔ تاریخ تکمیل کتابت ۷ ذیقعدہ ترقیمے میں درج کی ہے۔ اس میں دس بند ہیں۔ آخری شعر یہ ہیں ؎

خاموش محتشم کہ ز دردِ غمِ حسینؑ — جبریلؑ را ز روحِ پیمبرؐ حجاب شد

تا چرخِ فتنہ بود خطائے چنیں نکرد

تا ہیچ آفریدہ جفائے چنیں نکرد

۴ ورق – ۵ اسطور فی صفحہ – ۶″ × ۷½″۔

۴۱۱ – **عقاید اسلام** — مثنوی۔ فارسی

عبد الجلیل

اس مثنوی میں مصنف نے کتاب عقاید جامی کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ آخر میں ابیات کی تعداد (۲۰۴۳) لکھی ہے۔ حسینی بادشاہ نے اپنی دوسری کتابوں (نمبر ۴۰۷ تا ۴۱۳) کے ساتھ نقل کیا ہے۔ تاریخ تکمیل کتابت ترقیمے میں ۲۷ ذیقعدہ ۱۲۶۰ھ درج کی ہے۔ خط شکستہ نستعلیق ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں۔ نواب

عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے۔
۱۶ ورق۔ ۱۳ سطور فی صفحہ۔ ۶″ × ۴½″۔

۴۱۲۔ تنبیہ الغافلین — اخلاق۔ فارسی

بہاء الدین محمد ابراہیم ترمذی
مصنف نے یہ رسالہ اپنے فرزندوں اور عزیزوں کی ہدایت اور تربیت کے لیے قلمبند کیا ہے، اور اس کو حسینی بادشاہ نے ۲ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ میں اپنی دوسری کتابوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔ عطیۂ نواب عنایت جنگ بہادر ہے (دیکھو ۴۰۷، تا ۴۱۳)۔
۲۲ ورق۔ ۱۶ سطور فی صفحہ۔ ۶″ × ۴½″۔

۴۱۳۔ مثلث روحی اور دیگر مصنفین — کلام۔ فارسی

سید حسینی بادشاہ قادری نے اپنے مجموعے (۴۰۷ تا ۴۱۲) کے آخر میں متعدد فارسی اور اردو نظمیں نقل کی ہیں، جن میں روحی کا مثلث بہت طویل ہے، جس میں "سبحان من یرانی" کو مصرع قرار دے کر اس کی تضمین کی گئی ہے، اور اسی طرح متعدد بند لکھے ہیں۔
اسی سلسلے میں مختلف عیدوں کی فارسی اور اردو عیدیاں بھی نقل کی گئی ہیں۔
۵ ورق۔ ۱۳ سطور فی صفحہ۔ ۶″ × ۴½″۔

۴۱۴۔ بوستان — اخلاق۔ فارسی

سعدی شیرازی رح
بوستان سعدیؒ کا یہ نسخہ ۱۲۶۷ھ میں شیخ احمد نے بہ مقام حیدرآباد خوش خط نقل کیا ہے۔ ہر صفحے کے حاشیے پر سرخ روشنائی میں جدولیں ہیں۔ عنوانات سرخی میں اور ہر صفحے کی ابتدائی، درمیانی اور آخری ابیات طلائی اور سبز روشنائی میں لکھی گئی ہیں۔ یہ نسخہ بعد کو میر مختار علی کی ملک بھی رہ چکا ہے۔ کتاب مکمل ہے لیکن کرم خوردہ۔
سعدیؒ کی اور متعدد کتابوں کے نسخے ادارے میں محفوظ ہیں۔
۱۵۵ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ۔ ۶″ × ۴½″ ۹۔

۴۱۵۔ دیوانِ حافظ رح — کلام۔ فارسی

حافظ شیرازی
دیوانِ حافظ کا ایک اور نسخہ نمبر ۳۵۳ پر گذر چکا ہے۔ یہ نسخہ چھوٹی سایز پر بہت خوش خط اور مکمل ہے۔ ابتدا میں نثری دیباچہ ۸ صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں بھی فارسی نثر میں اصطلاحات کی تشریح کے ۳ صفحات شریک ہیں۔ آخری صفحے پر کسی صاحب نے اپنے مطالعے کے شروع اور اختتام کی تاریخ ۱۲۸۳ھ درج کی ہے۔

لوحِ کتاب پر ایک مستطیل مہر بہاری لعل کی ثبت ہے جس پر ۱۲۲۰ھ کندہ ہے۔ اس مہر کے قریب گوشے میں آمادہ چند
کے دستخط ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوان اُن اصحاب کی مِلک رہ چکا ہے۔

۲۴۴ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۴" × ۶"۔

۴۱۶ - دستور المبتدی

تدریس - فارسی

شیخ صفی بن نصیر

صفی بن نصیر نے یہ کتاب اپنے فرزند شیخ اسمٰعیل کی تعلیم کے لیے لکھی تھی، جب کہ انہوں نے پنج گنج کتاب ختم کی تھی۔ یہ دراصل قواعدِ زبانِ فارسی سے متعلق ہے۔
شکستہ نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔ کرم خوردہ ہوگئی ہے۔ آخر میں سنہ تکمیل ۱۲۰۹ھ درج ہے۔

۴۱ ورق - ۱۱ سطور فی صفحہ - ۶" × ۸"۔

۴۱۷ - شمایل نامہ

سیرِ نبیؐ - اُردو

عثمان

اس موضوع پر کئی اُردو نظمیں لکھی گئیں اور ادارے میں موجود ہیں۔ دیکھو نمبر ۱۰۹۔ اس کتاب کے مصنف نے آخری ابیات میں اپنا نام بھی لکھ دیا ہے اور تعدادِ ابیات ۱۴۰ درج کی ہے۔ خط نستعلیق، عنوانات سُرخی میں۔ عربی احادیث وغیرہ بہ خطِ نسخ سُرخ روشنائی میں ہیں۔ ابتدائی ابیات یہ ہیں ؎

الٰہی گلشنِ دیدار میں توں ‏ ‏ نبیؐ کی روح سو کر دو جہاں کوں
محمدؐ کے شمایل کوں سراپا ‏ ‏ کیا توں گل منیں اسرارِ زیبا

آخری ابیات ؎

لکھا عثمان عاشق ہو شمایل ‏ ‏ ہمیشہ کر رکھوں گل میں حمایل
محبت ہے رسولؐ اللہ سوں مجکوں ‏ ‏ اور اُن کی آلِ پاک باصفا سوں

کاتب محمد درویش نے آخر میں یہ ترقیمہ درج کیا ہے:-
"تمام شد بہ تاریخ ۱۵ ماہ شعبان یوم السبت سنہ ۱۲۳۷ھ۔ کاتب ابن اضعف محمد درویش باشندۂ حیدرآباد برائے خواندن منور علی صاحب ماموردخوش باشند"۔

۱۰ ورق - ۹ سطور فی صفحہ - ۵½" × ۸½"۔

۴۱۸ - اصطلاحاتِ حدیث

حدیث - فارسی

عبدالاول بن علاء الحسینی

عبدالاول نے اپنے برادر دین شیخ یوسف بن شیخ علاء الدین کی فرمائش پر اس مختصر رسالے میں علم حدیث کی اصطلاحوں کی فارسی میں وضاحت کی ہے۔ خط صاف اور پاکیزہ نستعلیق ہے بید خواجہ رحمت اللہ

سنہ ۱۲۷۳ھ میں یہ رسالہ اور اس کے بعد کے متعدد رسالے نقل کئے ہیں جو ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ جلد کے آخر میں درج کی ہے۔

اس رسالے کے سلسلے میں کاتب نے اور متعدد چھوٹے چھوٹے رسالے بھی نقل کئے ہیں۔ اسی سلسلے میں کاتب نے اپنے مرشد حافظ حاجی سید شاہ محی الدین صاحب کی اجازت دادہ مسبعات عشر بھی نقل کئے ہیں، جن کے پڑھنے کی اجازت میر غلام علی صاحب کو دی گئی تھی۔

۱۲ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۵ × ۷½۔

۴۱۹ - احکام الصلوٰۃ

فقہ - فارسی

اس کتاب کے ایک اور نسخے کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ یہ نسخہ نہایت پاک و صاف نستعلیق میں نقل کیا گیا ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ اس کے کاتب سید خواجہ رحمت اللہ ہیں جنہوں نے نسخہ نمبر ۴۱۸ بھی نقل کیا ہے۔ اس رسالے کے آخر میں ترقیمہ درج ہے جس میں تاریخ تکمیل کتابت ۲۰ محرم سنہ ۱۲۷۳ھ لکھی ہوئی ہے۔ یہ کتاب رسالہ اصطلاحات حدیث (۴۱۸) کے بعد ہی لکھی گئی ہے۔

۲۰ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۵ × ۷½۔

۴۲۰ - مجموعۂ نعت

نظم - اُردو

اس جلد میں قدیم اُردو کی دو مناجاتیں ہیں۔ پہلی مثنوی ہے اور دوسری قصیدہ۔ اس کے کاتب راقم الحروف کی والدہ کے ماموں محمد عبدالغفار ہیں جنہوں نے یہ نسخہ راقم الحروف کی پرنانی حضرت قادر بی بی صاحبہ کے لیے نقل کیا تھا۔ قادر بی بی صاحبہ مولانا انوار اللہ فضیلت جنگ کی حقیقی ممانی تھیں اور ان کی متعدد کتابیں ادارے کے کتب خانے میں بہ طور عطیہ داخل کی گئی ہیں۔

اس مجموعے کی ابتدائی اور آخری ابیات یہ ہیں ؎

رسول اللہ جُدائی سے تمہاری — ہوئی ہے بیکسوں کو بے قراری
حبیبِ حق شفیع المذنبیں ہو — مقرر رحمۃٌ للعالمیں ہو

آخری ابیات ؎

وہاں تب امتی کہتے ہوئے او — گناہوں کو گنہ گاروں سے بخشاؤ
نقیرِ بے سر و ساماں کو للہ — وہاں سے لے چلو قدموں کے ہمراہ

دوسری نعت جو قصیدے کی شکل میں ہے اس کے ابتدائی اور آخری شعر یہ ہیں ؎

ہو تم شفیعِ محشر یا مصطفٰے محمدؐ — جن و بشر کے سرور یا مصطفٰے محمدؐ
تم سا کوئی ہوا ہے اور حشر تک نہ ہوگا — دونوں جہاں کے اوپر یا مصطفٰے محمدؐ

آخری شعر ؎

جو بندگی کریں گے ان کی خوشی سے گذرے — ہم عاصیوں کی کیوں کر یا مصطفٰے محمدؐ
ابرِ کرم سے تیرے یک قطرہ ہے کفایت — دھوئے کو سب کے دفتر یا مصطفٰے محمدؐ

آخری ورق پر مرہٹی موڑی رسم الخط میں بھی کچھ عبارتیں لکھی ہوئی ہیں۔

۶ ورق - ۱۰ سطور فی صفحہ - ۵½ × ۸¾۔

۴۲۱۔ فتوح الغیب

تصوف۔ فارسی

شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی۔

حضرت محبوب سبحانی کی اور کتابیں بھی ادارے میں محفوظ ہیں۔ یہ کتاب بہت ہی ضخیم اور مکمل ہے۔ شکستہ آمیز نستعلیق رسم خط میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سُرخی میں ہیں۔

ترقیمہ کا حصہ ضائع ہو گیا ہے، لیکن سنہ ۱۰۱۳ ہجری سنہ کتابت محفوظ رہ گیا ہے۔ سر ورق کی پیشانی پر غلام حسین سنہ ۱۲۰۲ ہجری کی مہر ثبت ہے۔

۵۹ ورق ـ ۱۷ سطور فی صفحہ ـ ″۹ × ″۵ ۱/۲۔

۴۲۲۔ قرآن شریف

کلام اللہ۔ عربی

قرآن کریم کا یہ نسخہ بہت اہتمام کے ساتھ مطلّا و مذہب لکھا گیا ہے۔ ابتدائی دو صفحات طلائی اور رنگین نقش و نگار سے آراستہ ہیں، اور ہر صفحے پر بھی طلائی جدولیں ہیں۔ خط نہایت عمدہ ثلث ہے۔ سنہ ۱۱۰۳ھ کی کتابت ہے۔ تاریخ تکمیل آخر میں ۹ صفر سنہ ۱۱۰۲ھ درج ہے۔ محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر نے یہ نسخہ شریف ۵ رمضان سنہ ۱۳۶۲ھ کو ادارۂ ادبیات اُردو میں بطور ہدیہ داخل کیا ہے۔ چنانچہ پہلے صفحے پر ان کے دستخط اور تاریخ ثبت ہے۔

ورق ـ ۱۲ سطور فی صفحہ ـ ″۷ × ″۱۱ ۱/۲۔

۴۲۳۔ سوانح دکن

تاریخ۔ فارسی

منعم ہمدانی اورنگ آبادی۔

تاریخ دکن کا یہ نسخہ جدید الخط ہے۔ نیلی روشنائی میں بخط نستعلیق صاف نقل کیا گیا ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ غالباً ناقص الآخر ہے۔

۹۳ صفحات ـ ۱۹ سطور فی صفحہ ـ ″۶ × ″۱۰۔

۴۲۴۔ منشعب

قواعد۔ فارسی

فارسی کی یہ مشہور درسی کتاب خاص اہتمام سے خوش خط نقل کی گئی ہے۔ عنوانات اور ہر صفحے کی جدولیں سُرخ روشنائی میں درج ہیں۔ ترقیمے میں کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت سنہ ۱۲۴۲ھ اس طرح لکھی ہے:۔

"میر فخر الدین ابن میر غلام حسین فی التاریخ خمس عشر من شہر جمادی الثانی

"اثنا اربعین من بعد الالف"

۱۱ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × ۱۰"۔

۴۲۵ ۔ نور القلوب

حدیث ۔ فارسی

نسخہ نمبر ۴۲۴ کے کاتب نے حدیث کی یہ کتاب ۱۲۴۲ھ میں نقل کی ہے۔ اس میں مختلف عنوانات کے تحت عربی احادیث اور ان کی فارسی تشریح درج ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

۱۷ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × ۱۰"۔

۴۲۶ ۔ لوائح

تصوف ۔ فارسی

جامی

لوائح جامی کے اور نسخے بھی ادارے میں محفوظ ہیں، اور ان میں سے بعض کا ذکر گذر چکا ہے۔ یہ نسخہ جعفر بیگ نے ۱۱۵۳ھ میں نقل کیا ہے، اور تاریخ تکمیل ۲۰ ربیع الاول لکھی ہے۔ ان کی لکھی ہوئی اور کتابوں کا ذکر بھی اوپر گذر چکا ہے، خط معمولی نستعلیق ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔

۱۷ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۶ × ½۸"۔

۴۲۷ ۔ دیوان برہمن

کلام ۔ فارسی

چندر بھان برہمن

ہندوستان کے مشہور فارسی شاعر برہمن کا یہ مکمل دیوان ادارے کے ذخیرہ مخطوطات میں خاص اہمیت اس لیے رکھتا ہے کہ تاریخ کتابت کے لحاظ سے بہت قدیم ہے اور اتنے قدیم کسی اور نسخے کا اب تک پتہ نہیں چلا ہے۔

اس دیوان میں ایک ہزار چار سو بیس اشعار ہیں، شکستہ آمیز نستعلیق میں قلمبند کیا گیا ہے، اور جگہ جگہ حاشیوں پر اصلاحیں اور دوسرے نسخے کے مطابق الفاظ بھی درج ہیں اور بعض جگہ تشریح بھی ہے۔ اس کے کاتب پورن مل ولد جند و بھگوتی داس کایستھ ہیں، جنہوں نے ۱۰۷۱ھ میں یعنے آج سے تقریباً تین سو سال قبل اکبرآباد (آگرہ) میں نقل کیا ہے۔ تاریخ تکمیل کتابت غرۂ صفر لکھی ہے۔ کتاب کے آخری صفحے پر ایک مستطیل مہر ثبت ہے، جس پر منوہر مہری نام پڑھا جاتا ہے۔ پہلے صفحے پر سید مہتاب علی متوطن قصبہ تاتگرام تحصیل چھبرا ضلع فرخ آباد کے دستخط زشت خط میں درج ہیں۔ یہ نسخہ بعد کو ان کی ملکیت میں رہ چکا تھا۔

۶۳ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ½۵" × ½۹"۔

۴۲۸ ۔ قواعد فارسی

قواعد ۔ فارسی

روشن علی جونپوری۔

روشن علی انصاری جونپوری نے اپنے فرزند فضل علی وغیرہ کی تعلیم کے لیے یہ رسالہ فرہنگ رشیدی وغیرہ

کتب سے استفادہ کرکے قلمبند کیا تھا۔ یہ نسخہ شکستہ آمیز پختہ خط میں لکھا گیا ہے۔ روشن علی کے عربی رقعات بھی ادارے میں محفوظ ہیں (دیکھو نسخہ نمبر ۳۶۳)۔ اس نسخے کے عنوانات سرخ روشنائی میں درج ہیں۔ اس کے کاتب میر علی انصاری جونپوری ہیں، اور انہوں نے بنارس کے محلہ اورنگ آباد میں دروازہ لالہ چند میں لالہ گندھیا لعل کی فرمائش پر ۱۲۳۱ھ فصلی میں یہ نسخہ نقل کیا ہے۔ کرم خوردہ ہے۔

۳۹ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ -

۴۲۹۔ محمود اللغات (فرہنگ بہار دانش) ۱۱۵۰ھ

فرہنگ۔ فارسی

شیخ محمود بن شیخ عبدالواحد ابن قاضی شمس الدین بریلوی۔

فرہنگ بہار دانش کا یہ نسخہ صاف نستعلیق میں محنت سے خوش خط لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخی میں ہیں۔ اس کے کاتب محمد امین الدین ہیں جنہوں نے شہر گلبرگہ شریف میں ۹ ذی الحجہ ۱۲۵۳ھ ہجری کو اس کی کتابت مکمل کی ہے۔

ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ -

۴۳۰۔ دیوان سلام و نوحہ جات آصفی

کلام۔ اردو

حسام الملک خان خاناں آصفی حیدرآباد کے مشاہیر علم دوست امراء میں سے تھے۔ انہوں نے ۱۲۵۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ یہ ان کے نوحوں اور مرثیوں کا دیوان ہے جس کو ان کے فرزند نواب کمال یار جنگ مرحوم نے ان کی وفات کے بعد دوسرے ہی سال مرتب کرایا تھا۔ اس میں ۱۴۲ سلام ۲۷ نوحے ۸ مخمس قصیدے اور مرثیے، ۳ مثنویاں ۵ مناجاتیں ۱۹ رباعیاں اور ۵ قطعات کے علاوہ متفرق اشعار بھی شامل ہیں۔

آصفی کے حالات اور کلام پر تبصرہ ادارہ ادبیات اردو کی کتاب مرقع سخن میں شائع ہو چکا ہے۔

اس دیوان کے ابتدائی صفحات خوش خط نقل کیے گئے ہیں، لیکن آخری چند صفحات عجلت میں بغیر اہتمام کے قلمبند ہوئے ہیں۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا، اور نہ کوئی ترقیمہ ہے۔

دیوان کا ابتدائی شعر ؎

میں کیا بیاں کروں اشکوں کا آب چیز ہے کیا — یہ آب وہ ہے کہ موتی کی آب جس سے ہے کمی

آخری شعر ؎

آصفی کی یہ تمنا ہے جو ہیں میرے محب — مغفرت کی کریں ہر دم وہ دعا میرے بعد

۱۲۰ صفحات - ۱۵ سطور فی صفحہ -

۴۳۱۔ دیوان آصفی

کلام۔ اردو

حسام الملک خان خاناں

حیدرآباد کے ان مشہور امیر کے کلام کے ایک دوسرے مجموعے کا ذکر ابھی نمبر (۴۳۰) میں گذر چکا ہے۔ یہ ان کا عاشقانہ کلام ہے۔ ان کے حالات اور شاعری کی تفصیل مرقع سخن میں چھپ چکی ہے۔ یہ دیوان مکمل ہے۔

اور شاعر کی وفات کے بعد ان کے فرزند نواب کمال یار جنگ مرحوم نے اس کو مرتب کرایا ہے۔ اس میں غزلوں کے علاوہ مختلف اصنافِ سخن بھی موجود ہیں۔ اس کی ابتدا جس غزل سے ہوتی ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

کیا کہوں اک لفظ کن سے تیرے کیا کیا ہوگیا
ہو کہا جس دم وجود ارض و سما کا ہوگیا

آخری حصے میں شاعر نے اپنے ہمعصر واقعات کے تاریخی قطعات شامل کیے ہیں جن میں آخری یہ ہے ؎

بنت نیک اختر کی اب شادی ہوئی
ہو گئے ہیں صدر اعظم دل میں شاد
نکلی تاریخ آصفی کے لب سے یہ
شادماں دل میں ہیں اس شادی سے شاد
۱۳۴۷ء

۳۰۱ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۶½ × ۱۰ "۔

۴۳۲۔ تذکرۃ الاثام

اصولِ اسلام۔ عربی

ابنِ حجر

ابن حجر کا یہ رسالہ صاف اور جلی خط نسخ میں صاف پاک لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے، اور نہ کاتب نے اپنا نام، یا سنہ کتابت ہی لکھا ہے۔ نسخہ قدیم اور کاغذ کرم خوردہ ہے۔

۲۰ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۵½ × ۸½ "۔

۴۳۳۔ رسالۂ تجوید

تجوید۔ فارسی

تجوید اور بیان مخارج پر یہ مختصر سا فارسی رسالہ ہے جس کے آخر میں انسانی منہ کی شکل بنا کر ان تمام حروف کے مخارج دکھائے گئے ہیں جو ہونٹوں، دانتوں، تالو وغیرہ سے نکالے جاتے ہیں۔ رسالہ اپنے فن پر بہت مفید معلوم ہوتا ہے۔

۳ ورق ۔ ۸ سطور فی صفحہ ۔ ۵ × ۸ "۔

۴۳۴۔ اثبات الاحوطیہ فی الجمع بین الظہر والجمعہ

فقہ۔ فارسی

محمد افضل

یہ رسالہ ایقاد الشموع فی معرفۃ ما یتعلق بالجمعہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس میں مولف نے نمازِ جمعہ اور نمازِ ظہر سے متعلق نہایت مدلل اور مبسوط معلومات قلمبند کی ہیں۔

نہایت خوش خط نستعلیق میں صاف پاک لکھا گیا ہے۔ کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے۔ پہلے ورق پر محمد مسیح کی ایک مدور مہر، اور محمد عارف کے دستخط ہیں جن کی ملک میں یہ رسالہ رہ چکا ہے۔ بارھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

۴۶ ورق ۔ ۱۶ سطور فی صفحہ ۔ ۵½ × ۸½ "۔

۴۳۵۔ خلاصۃ التصانیف

عقاید۔ اردو

امام غزالی کے مشہور رسالے کا ترجمہ ہے جو غالباً اسی صدی کے اوائل میں کیا گیا ہے۔ مترجم نے اپنا نام

نہیں لکھا، اور نہ اس کے آخر میں کوئی ترقیمہ ہے جس سے کاتب اور سنہ کتابت کا پتہ چل سکتا۔ حمد و نعت کے بعد اُردو نثر میں ابتدا اس طرح کی گئی ہے :-

"کوئی ایک شاگردوں سے خواجہ (امام حجۃ الاسلام محمد ابن محمد الغزالی قدس اللہ سرالعزیز کے باوجودیکہ خدمت میں آپ کی تحصیل کیا تھا، اور ہر علم سے بہرۂ تمام حاصل کیا ہوا ایک روز اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ بہت برس رنج کھینچا، اور تحصیلِ علوم کیا، اب نہیں جانتا ہوں کہ ان علوم سے کون نافع تر ہوگا۔"

رسالہ مکمل ہے۔ معمولی خطِ نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

۳۸ صفحات - ۵ اسطور فی صفحہ - ۶½" × ۸½"۔

۴۳۶۔ احکام معاد و معاش

تفسیر۔ اُردو

خلاصۃ التصانیف (نمبر ۴۳۵) کے مترجم ہی نے قرآن کریم سے معاد و معاش کے احکام سے متعلق آیات یکجا کرکے ان کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے، اور ان کی وضاحت میں مختلف تفاسیر سے بھی مدد لی ہے۔ ان میں اعظم التفاسیر اور بستان التفاسیر یا تفسیر عزیزی (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔

افسوس ہے کہ مولف یا کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ غالباً یہ مولف ہی کی مکتوبہ کتاب ہے، کاغذ جدید ہے اور غالباً اسی صدی کے آغاز میں لکھی گئی ہے۔

۲۰ ورق - ۵ اسطور فی صفحہ - ۶½" × ۸½"۔

۴۳۷۔ نُور نامہ

سیر۔ اُردو

شاہ عنایت

اس نور نامے کے اور کئی نسخے ادارے میں محفوظ ہیں، جن میں سے دو (نمبر ۵۰۸ و ۸۰) کا ذکر تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول کے صفحات ۴۳ تا ۴۵ پر شایع ہو چکا ہے۔

یہ نور نامہ دکھن کی پڑھی لکھی خواتین میں بہت مقبول تھا، اور اس میں آنحضرتؐ کے مناقب اور مختلف تاریخی اور روایاتی معلومات نظم کی گئی ہیں۔ چونکہ اس کے نسخے کثرت سے نقل کیے جاتے تھے، اس لیے ہر نسخے میں کاتب اپنی طرف سے سہواً، یا عمداً لفظوں اور مصرعوں میں تبدیلی کر دیتے تھے۔ چنانچہ ادارے کے ان تینوں نسخوں میں بھی کافی اختلافات ہیں۔

نسخہ نمبر (۵۰۸) قلعہ مدگل میں ۱۲۱۳ھ میں نقل کیا گیا تھا، اور اس کے کاتب سید محمد تھے۔

نسخہ نمبر (۸۰) کے کاتب غالباً گردار علی شاہ قادری ہیں، اور زیر نظر نسخہ کے کاتب محمد خیرالدین ولد حاجی غلام محی الدین ہیں، اور انہوں نے یہ نسخہ ۱۲۷۰ھ میں نقل کیا ہے، اور انہوں نے سنہ تصنیف کی جو بیت نقل کی ہے وہ یہ ہے ؎

کہ ہجرت نبیؐ تھے ہزار ایک عدد بھی بارا انتھے سال ہوا ہے یہ تک

اس سے ۱۱۱۲ھ سنہ تصنیف معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے دوسرے نسخوں میں ۱۱۱۱ھ سنہ تصنیف درج ہے۔ ان میں یہی شعر اس طرح درج ہے ؎

کہ ہجرت نبیؐ تھے ہزار ایک صد   ایگیارا تھے سال ہوا ہے یہ تار

ابتدائی اور آخری ابیات میں بھی کافی فرق ہے۔ اس نسخے کی ابتدائی اور آخری ابیات یہ ہیں ؎

الٰہی کرنہار کرتار توں   سنوارا ہے قدرت کی سینسار توں

تو قادر ہے قدرت سوں روشن کیا   زمیں آسماں کو تو پیدا کیا

اختتام —   کہ یو تیں سو دس اہیں بیت یو   کیا نظم نامہ سو ایسا کہو

مرتب کیا نورنامہ تمام   بحقِ محمدؐ علیہ السلام

ترقیمہ یہ ہے:۔

کاتب الحروف فقیر حقیر حاجی محمد خیر الدین ولد حاجی غلام محی الدین بتاریخ بست و پنجم ماہ محرم الحرام ۱۲۰۰ھ روز جمعہ بوقت دو پہر باتمام رسانید۔"

کتاب کے سرورق پر ایک تحریر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ گل چمن بوا کے لیے خرید اگیا تھا۔ خط نستعلیق ہے، اور سرخ روشنائی کا بھی (ہر صفحے پر اسمائے معرفہ کے اظہار کے لیے) استعمال کیا گیا ہے۔

۱۳ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ "۶ × "۴½۔

۴۳۸۔ شرح مایۃ عامل

قواعد نحو عربی

عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی۔

عربی کا یہ مشہور رسالہ خوش خط ثلث میں صحت و اہتمام سے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے۔ کاغذ اور نہجِ خط کے لحاظ سے اوایل تیرھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

۸ ورق ۔ ۱۶ سطور فی صفحہ ۔ "۴¾ × "۸۔

۴۳۹۔ یادگارِ غلام حسین

طب ۔ اردو و فارسی

اس رسالے میں دکنی اردو اور فارسی میں مختلف بیماریوں کے علاج، دواؤں کے نسخے، اور استعمال کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ ان میں سے اکثر محمد امین بیگ سے مولف نے حاصل کیے تھے۔ یہ رسالہ جنوبی ہند میں غالباً مدراس، یا کرنول میں مرتب کیا گیا ہے۔ کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے، لیکن اس کے بعد کے ایک رسالے کے حاشیے پر قادر علی کے دستخط ہیں، غالباً وہی اس کے کاتب ہیں اور سو سال قبل یہ رسالے نقل کیے ہیں چنانچہ ایک رسالے کے آخر میں ۔ ۲ر مارچ ۱۸۵۸ء درج ہے۔

خط نہایت زشت اور کاغذ انگریزی، آسمانی رنگ کا دبیز ہے۔ کتاب کے سرورق پر ایک خوش وضع مستطیل مہر ثبت ہے جس پر طغری نما خط میں شیخ میراں بن محمد حسین ۱۲۶۲ھ سنہ درج ہے۔

۱۱ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ "۵½ × "۸۔

۴۴۰۔ اعمالِ نجوم

نجوم۔ اردو

علم نجوم کے اس رسالے میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں مختلف سمتوں میں سفر پر جانے کے وقت اور نتائج نقشوں کے ذریعے سے واضح کیے گئے ہیں۔ دوسری فصل میں بارہ برجوں، ان کے مالک سیاروں، ان کے مزاج اور ان سے متعلقہ حروف تہجی نقشے کے ذریعے سے سمجھائے ہیں۔ تیسری فصل میں کسی پریشانی یا مصیبت کے اسباب معلوم کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

اس کے حاشیے پر قادر علی کے دستخط ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اور اس سے پہلے (نمبر ۴۳۹) اور بعد کے رسالے (نمبر ۴۴۱ و ۴۴۲) بھی انہی کے مکتوبہ ہیں۔ یہ رسالہ سو سال قبل کی کتابت ہے۔ اس کے نقشوں اور جدولوں کو خاص اہتمام سے تیار کیا گیا ہے، اگرچہ خط معمولی نستعلیق ہے۔

۸ ورق۔ صفحوں پر سطریں نہیں بلکہ اشکال ہیں۔ ۱/۲ ۵" × ۸"۔

۴۴۱۔ نقوش و عملیات

عملیات۔ اردو

عملیات کے نقشوں اور دعاؤں وغیرہ کا یہ رسالہ غالباً قادر علی (کاتب نمبر ۴۳۹ و ۴۴۰) نے مدراس یا کرنول میں سنہ ۱۸۵۷ء میں نقل کیا ہے۔ خط اسی طرح زشت نستعلیق ہے۔ زبان مدراسی بول چال کی اردو ہے۔ اس کتاب کے مالک نے آخر میں ترقیمہ لکھا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حوالدار جنگلی شریف اس نسخے کا مالک ہے جن کے فرزند کا نام محمد عمر تھا۔

۸ ورق۔ ۱۲ سطور فی صفحہ۔ ۱/۲ ۵" × ۸"۔

۴۴۲۔ رسالۂ قارورہ

طب۔ اردو

اس کا عنوان ہے "قاروریاں پہچاننے کے بیان میں"۔ یہ رسالہ بھی رسالہ نمبر (۴۴۱) کی طرح دکنی اردو میں ہے، اور سنہ ۱۸۵۷ء سے قبل لکھا گیا ہے۔ اس کی ابتدائی چند سطریں یہ ہیں، جن سے زبان و اسلوب کا اندازہ ہو سکتا ہے:

"قارورے سے سردی اور گرمی اور تری اور خشکی معلوم ہوتی ہے اور احوال اعضا کا اور کلیجے کا، اور دماغ کا، اور دوسری چیزوں کا، اور ہاضمہ اور غیر ہاضمہ کا معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ قارورے کی پہچانت اور سمجھنا بہت مشکل ہے، لیکن جس قدر کہ اس ہیچ مدان کی سمجھ اور بوجھ میں آیا، اس کتاب میں بطریق اختصار کے لکھا۔"

اس کے کاتب غالباً وہی قادر علی ہیں جنہوں نے رسالہ جات نمبر (۴۳۹ تا ۴۴۱) نقل کیے ہیں۔ مولف کا پتہ نہ چل سکا۔ حوالدار جنگلی شریف نے رسالے کے آخر میں ۲ مارچ سنہ ۱۸۵۸ء کو ان کے یہاں جتنے کپڑے موجود تھے ان کی فہرست لکھی ہے۔ اس فہرست سے اس زمانے کے ضروری لباس کی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ لباس کس قسم کے کپڑوں کا ہوتا تھا۔

۸ ورق۔ ۱۱ سطور فی صفحہ۔ ۱/۲ ۵" × ۸"۔

۴۴۳۔ سراپائے ماہ لقا

مثنوی۔ فارسی

سید ابو القاسم میر عالم۔

میر عالم دیوانِ دکن نے ماہ لقا بائی چندا کی تعریف میں یہ مثنوی لکھی تھی، اور اس کا اصل نسخہ ان کے نواسے نواب مختار الملک کے کتب خانے میں محفوظ تھا۔ راقم الحروف کی فرمایش پر نواب سالار جنگ نے اصل نسخے کی یہ نقل ۔۔۔ سال قبل کرائی تھی، اور اس کے چند نسخے طبع بھی کرائے تھے جس میں ماہ لقا بائی کی اس قدِ آدم تصویر کا عکس شریک کیا گیا تھا، جو عاشور خانہ چندا بائی میں چند قدیم قطب شاہی قدِ آدم تصاویر کے ساتھ محفوظ ہے۔ یہ نسخہ صاف نستعلیق خط میں نقل کیا گیا ہے۔ ماہ لقا بائی چندا کے حالات ادارے کی ایک کتاب مرقعِ سخن میں شایع ہو چکے ہیں۔

۲۶ ورق۔ ۹ سطور فی صفحہ۔ ۶ ۱/۴" × ۸"۔

۴۴۴۔ قواعد احمدی

اخلاق۔ اردو

شیخ احمد سوداگر

یہ کتاب پند و نصائح کے موضوع پر ہے، اور اس میں اس کے مولف شیخ احمد نے (جو سوداگر پیشہ تھے) اخلاق و موعظت کے مختلف عنوانوں پر مفید عبارتیں درج کی ہیں، اور اچھے پیرائے میں کام کی باتیں قلمبند کی ہیں۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں، کتاب میں اس طرح کے جملہ عنوان سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں:۔

"ایمان داری بڑی حکمت ہے۔ حاجت کی کوئی انتہا نہیں۔ بات کا بتنگڑ نہ بناؤ۔ نو نقد نہ تیرہ ادھار۔ زمانۂ حال سے کوئی وقت بہتر نہیں۔ غیر جنس سے دوستی اچھی نہیں۔ انتقام اگرچہ خوشگوار ہے، لیکن اکثر انجام بہتر نہیں ہوتا۔"

ہر مضمون مختصر بطورِ تشریح لکھا ہے لیکن مناسب اشعار اور کہاوتوں وغیرہ کی مدد سے دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے درمیان میں ایک طویل مثنوی بھی درج ہے جو بجائے خود ایک علٰحدہ کتاب ہے، اس لیے اس کا ذکر نمبر (۴۴۵) کے تحت کیا گیا ہے۔ اس مثنوی کے بعد مزید (۱۴) ورق اصل کتاب قواعدِ احمدی سے متعلق ہیں جو ملفوظات و ملحقات کے عنوان پر اضافہ کیے گئے ہیں۔ اس میں احادیث اور بزرگانِ دین کے ملفوظات کے ترجمے شریک ہیں۔ یہ کتاب مسودے کی شکل میں ہے، اور شاید زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔

اس کتاب کا ابتدائی حصہ غالباً محفوظ نہ رہا، اس نسخے میں جس عبارت سے اس کی ابتدا ہوتی ہے وہ بطور نمونۂ زبان و اسلوب درج ذیل ہے:۔

"اکثر ناواقف اور کوتہ اندیش لوگ اپنے مالکوں سے بے وفائی و غداری کر کے تھوڑی دیر کا فایدہ حاصل کر لینے کی کوشش میں تمام عمر کے لیے اپنا نقصان گوارا کر لیتے اور اپنے ضمیر کو جدا کمزور کر لیتے ہیں۔"

۸۷ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ۔ ۸" × ۱۲"۔

۴۴۵۔ فیضِ احمدی — سنہ ۱۳۱۰ھ — مثنوی۔ اُردو

شیخ احمد (یا رسا)

رسالۂ قواعدِ احمدی (نمبر ۴۴۴) کے درمیان یہ مثنوی درج ہے، جو پندرہ سو سے زیادہ ابیات پر مشتمل ہے، اور اخلاق و سلوک و عرفان کے موضوع پر قلمبند کی گئی ہے۔ اس میں (۱۹) باب ہیں، اور ہر باب کسی نہ کسی ایک عنوان کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ بعض عنوان یہ ہیں :-

"عقلِ جزوی ناقص اور عقلِ کُلی کامل۔ مشورت کرنا ساتھ عاقلوں کے اور احمقوں سے پرہیز کرنا۔ جزا یعنے عملِ نیک سے نیکی اور عملِ بد سے بدی حاصل ہونا۔ آدمی کی ابتداء اور انتہا۔ فنا فی اللہ اور بقا باللہ۔"

آخری یعنے انیسویں باب میں مصنف نے اپنی نسبت معلومات قلمبند کی ہیں۔ اس باب سے پتہ چلتا ہے کہ مولف کا نام شیخ احمد ہے، وہ تاجر پیشہ ہے، اور سوداگری کے کاموں ہی میں مصروف رہتا ہے۔ آخر میں اس نے قطعۂ تاریخ اختتامِ مثنوی بھی درج کیا ہے، جو یہ ہے :-

جب یہ دریا میں نے یہ سلک گہر | فکر تھی تاریخ کے انجام کی
سال یہ منقوط میں خامہ مرا | فیضِ احمد صحبتِ ایزد لکھا

لیکن اس آخری صفحے کے حاشیے پر شکستہ آمیز پختہ خط میں ایک طویل عبارت درج ہے جس کا ابتدائی حصہ یہ ہے :-

"یہ جائے اخیر میں مسٹر رسا کا کام ہے اس جانب کے لیے بھی الفاظِ دعائیہ ضرور ہے۔ یعنے مطلب یہ ہو، خدایا میری اولاد کو اس مثنوی پر عمل کرنے کی ہدایت فرما، اور اُن کو چشمِ زخم سے بچا، اور اُن کی عمر و دولت میں ترقی فرما۔" وغیرہ۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ احمد سوداگر خود اس مثنوی کے مصنف نہیں ہیں، بلکہ انہوں نے کسی نوجوان شاعر رسا سے بہ معاوضہ یہ مثنوی لکھائی تھی، اور اس کے مطالب وغیرہ اپنی فرمایش کے مطابق قلمبند کرائے تھے، اور بہ طورِ مصنف اپنا نام داخل کرا لیا تھا۔

یہ مثنوی مولانا روم کی مشہور مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے، اور اکثر عنوانوں کے سلسلے میں مثنویِ رومی کی بہت سی ابیات بھی شریک کر لی گئی ہیں۔ اس مثنوی کے ابتدائی اوراق ضایع ہو گئے ہیں، اور پہلے باب کا آخری حصہ محفوظ ہے۔ دوسرے باب کی ابتدائی چند ابیات یہ ہیں جن سے زبان و اندازِ بیان کا اندازہ ہو سکے گا :-

دو طرح کا علم ہے تجھ پر ضرور | حاصل اس کو کر اگر ہے ذی شعور
ایک تو ہے علمِ ارکانِ صلوٰۃ | دوسرا اخلاص دل لے نیک ذات
ایک بھی گر ترک ان میں ہو اگر | پھر کہاں تیری نماز اے بے خبر
پیشتر کر تو عقاید کو درست | بعد اس کے دیں میں ہو چالاک و چست

مثنوی صاف نستعلیق خط میں لکھی گئی ہے، عنوانات سرخی میں ہیں، ہر صفحے کے اطراف سرخی میں جدولیں کھینچی گئی ہیں۔

کاتب نے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں لکھا۔

۴۶ ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ ۸" x ۱۲" ۔

۴۴۶۔ سعادت الکونین ۱۲۲۴ھ سیر۔ فارسی

مفتی محمد اکرام الدین نبیرۂ عبد الحق محدث دہلوی۔

مفتی محمد اکرام الدین دہلی کے مشہور عالم اور محدث مولوی عبد الحق ابن مولوی یوسف الدین البخاری کی اولاد میں تھے۔ انہوں نے یہ کتاب سنی اور شیعہ عالموں کی اکثر کتابوں سے استفادہ کرکے حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے حالاتِ زندگی سے متعلق شرح و بسط سے قلمبند کی ہے، اور اس کے دیباچے میں اس قسم کی جملہ کتابوں کی فہرست بھی لکھ دی ہے۔ اسی سلسلے میں اپنے دوست حکیم ثناء اللہ خاں فراق دہلوی کے دو فارسی قطعات تاریخی بھی درج کیے ہیں۔ دوسرے قطعے میں فراق نے اس مصرعہ سے تاریخ نکالی ہے ع

از سر در دخود گفت ریاض الحسنین

یہ نسخہ پاک نستعلیق میں عمدہ کاغذ پر ۱۲۵۰ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ ترقیمے کا کچھ حصہ ضائع ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے کاتب کا نام محفوظ نہ رہ سکا۔ کتاب کا پہلا ورق بھی موجود نہیں ہے۔

ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۶" x ۱۰" ۔

۴۴۷۔ تمہیدات عین القضات تصوف۔ فارسی

عین القضات

یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور اس کی کئی شرحیں فارسی میں اور قدیم دکنی اردو میں لکھی گئی تھیں۔ حیدرآباد کے ایک صوفی اور شاعر سید شاہ میراں جی حسینی خدانما شاہ نے شرح تمہیدات کی دکنی اردو میں شرح لکھی تھی (دیکھو تذکرۂ اردو مخطوطات، جلد اول، صفحہ ۲۵) یہ نسخہ بہت ہی قدیم اور نہایت پاکیزہ ہے۔ غالباً بارھویں صدی کے آخر میں لکھا گیا ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ اور خط بہت ہی پختہ اور اعلیٰ نستعلیق ہے۔ عنوان شرخ روشنائی میں اور عربی عبارتیں پاکیزہ خطِ نسخ میں لکھی گئی ہیں۔ اکثر صفحات پر حاشیے اور شرحیں بھی درج ہیں۔

یہ کتاب راقم الحروف کے خاندانی کتب خانہ واقع درگاہ حضرت سید شاہ علی سائیں سلطان مشکل آسان تند معار شریعت میں محفوظ تھی، اور اس کے ابتدائی صفحات پر راقم کے ہم جد بزرگوں حسینی صاحب اور ان کے نبیرے سید شاہ برہان اللہ حسینی سجادہ کے دستخط ثبت ہیں۔ موخر الذکر کی وفات کے بعد جب ان کے کسی عزیز نے اس قدیم کتب خانے کی کتابیں فروخت کرنی شروع کیں تو یہ کتب ادارۂ ادبیاتِ اردو میں خرید لی گئیں۔ یہ کتاب بھی انہی میں شامل تھی۔ یہ نسخہ مکمل ہے، لیکن کاتب نے کوئی ترقیمہ نہیں لکھا ہے۔

۱۹۷ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۵½" x ۸½" ۔

۴۴۸ - ترجمۂ چہل حدیث

حدیث - عربی و اردو

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اس نسخے کے اردو ترجمے کی نسبت تذکرۂ اردو مخطوطات، جلد اول کے صفحات ۲۸۰ و ۲۸۱ پر معلومات شایع ہو چکی ہیں، لیکن وہاں اس کا داخلہ نمبر د بجائے ۴۴۸ کے، کتابت کی غلطی سے ۴۸۳ چھپ گیا ہے۔

اس نسخے میں جو احادیث لکھی گئی ہیں ان کا خط نہایت جلی اور عمدہ نسخ ہے اور ترجمے کا خط خفی نستعلیق ہے۔ اس کے کاتب میر فخر الدین ہیں اور سنہ کتابت ۱۲۴۲ھ ہے۔ ان کی نقل کی ہوئی دوسری کتابوں کا ذکر بھی اس سے پہلے گذر چکا ہے۔

۵ ورق - ۲۰ سطور فی صفحہ - ۶" × ۱۰½"۔

۴۴۹ - شرح تہذیب

منطق و کلام - فارسی

منطق کی اس مشہور درسی کتاب کو محی الدین نے اپنے استاد محمد بدیع الدین واعظی کے نسخے سے بمقام کھمم (ہنکنڈ، حیدر آباد) ۱۲۹۳ھ میں نقل کیا ہے۔ اس کے ابتدائی چند اوراق تو صاف اور خوش خط نستعلیق میں لکھے گئے ہیں، لیکن باقی حصہ غالباً عجلت میں لکھا گیا اور معمولی شکستہ خط میں ہے۔ آخر میں کاتب نے فارسی میں ایک طویل ترقیمہ لکھا ہے جس میں اپنے استاد مولوی بدیع الدین واعظی کا ذکر نہایت ہی احترام و اعتقاد کے ساتھ کیا ہے، اور ان کی بیوی اور دختر کی صحت و تندرستی اور خوش حالی کے لیے دعا کی ہے۔

یہ نسخہ مولوی عبید محمد صاحب ایم۔ اے ریڈر اردو جامعہ عثمانیہ کا عطیہ ہے جو ادارے میں ۱۳۴۳ھ میں داخل کیا گیا ہے۔

ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹½"۔

۴۵۰ - شرح مایتہ عامل

قواعد نحو عربی

عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی

اس کتاب کا ایک اور نسخہ ادارے میں نمبر ۴۳۸ پر موجود ہے، جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے، لیکن یہ نسخہ بہت قدیم اور بہت ہی خوش خط نسخ میں اور اعلیٰ کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ اس پر نہایت عمدہ نستعلیق خط میں فارسی نظم و نثر میں حاشیے بھی لکھے ہوئے ہیں۔ یہ نسخہ کاغذ اور طرز کتابت کے لحاظ سے اواخر گیارھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتا ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

یہ نسخہ مولوی میر عباس علی صاحب نبیرۂ حضرت میر محمد مومن الموسوی الحسینی پیشوائے قطب شاہیہ کا عطیہ ہے۔

۱۷ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۴½" × ۷½"۔

۴۵۱ - ہدایہ

قواعد نحو ۔ فارسی

علامہ مرغینانی

اس نام کی ایک اور کتاب نمبر ۲۷۸ پر موجود ہے، جس کا ذکر گذر چکا ہے، لیکن یہ کوئی اور کتاب ہے جو مختصر ہے اور علمِ نحو پر قلمبند کی گئی ہے۔ اس کے مصنف اور کاتب دونوں کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ سرِورق پر جو نام درج ہے وہی اس نمبر پر درج کیا گیا ہے۔

اس کو شرح ہدایت عامل (نمبر ۴۵۰) کے کاتب ہی نے قلمبند کیا ہے۔ نسخہ نہایت قدیم اور خوش خط نسخ میں خاص اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ خط اور کاغذ دونوں بہت قدیم ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ یہ نسخہ بھی میر عباس علی صاحب نبیرۂ حضرت میر مومن پیشوا کا عطیہ ہے۔

۱۶ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ۴″ × $\frac{1}{2}$۶″ ۔

۴۵۲ - حفظِ مراتب

سنہ ۱۰۰۹ھ

تصوف ۔ فارسی

خوب محمد چشتی

خوب محمد چشتی گجرات کے رہنے والے اور اردو کے ابتدائی مصنفین میں سے تھے۔ انہوں نے سنہ ۹۸۶ھ میں تصوف کی ایک اردو مثنوی "خوب ترنگ" لکھی تھی جس کا تفصیلی ذکر "اردو شہ پارے" اور "پنجاب میں اردو" میں شایع ہو چکا ہے۔ بعد کو سنہ ۱۰۰۰ھ میں انہوں نے اس اردو مثنوی کی شرح "امواجِ خوبی" کے نام سے فارسی میں لکھی تھی۔ زیرِ نظر کتاب اس امواجِ خوبی کے نو سال بعد سنہ ۱۰۰۹ھ میں تالیف کی گئی تھی، معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سلسلۂ تالیف سالہا سال تک جاری رہا۔ چنانچہ اب تک صرف خوب ترنگ اور امواجِ خوبی کا پتہ چلا تھا، اب ادارے کے اس زیرِ نظر نسخے کی موجودگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اور بھی کتابیں تالیف کی تھیں۔

خوب محمد شاعر بھی تھے، نثر نگار بھی اور صوفی بھی۔ انہوں نے اپنی تالیفات کے قطعاتِ تاریخی ہر کتاب میں خود ہی قلمبند کر دیے ہیں، چنانچہ خوب ترنگ کی تاریخ لکھی تھی ؎

خوب محمد کیے بچار — چودہ گھاٹ اوس برس ہزار

امواجِ خوبی کی تاریخ اس طرح ظاہر کی ہے ؎

عدد شمار ز تاریخ شرحِ نعتِ محمدؐ — ہزار سال مکمل ز فکرِ خوب محمد

حفظِ مراتب کی تاریخ یوں بیان کی ہے ؎

خوب محمد کہ چہ تاریخ سال — می شمرد از تو عدد یا حفیظ

ہر شعر میں اپنا نام ضرور لے آتے تھے۔

یہ نسخہ نہایت پاکیزہ خطِ نستعلیق میں بہ مقام احمد نگر شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے عہدِ حکومت میں نقل کیا گیا ہے۔ آخر میں کاتب نے ایک ترقیمہ بھی لکھا ہے، لیکن خود اپنا نام اس میں نہیں لکھا۔

ترقیمہ:— "تمت الکتاب بعون الملک الوہاب، بتاریخ بست و ششم

شہر صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ۱۱۰۰ھ ہجری در بلدۂ فاخرۂ احمد نگر
بخط منت کمال سرگرداں پیری ناتواں امید وار مغفرت رحمان۔"

یہ نسخہ مولوی میر عباس علی صاحب نبیرۂ حضرت میر مومن پیشوائے قطب شاہیہ کا عطیہ ہے، اور اس کے پہلے ورق پر ان کے دستخط موجود ہیں۔ پہلے صفحے کی لوح پر ایک مدور بیضوی مہر بھی ہے جس کے حروف پڑھے نہیں جاتے۔

۳۶ ورق - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۶″ × ۹½″ -

۴۵۳ - کتاب منیر در مدح پیر دستگیرؓ — ۱۳۵۵ھ — مناقب۔ فارسی

قاضی منیر الدین حسین فاروقی

حضرت عبد القادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کی منقبت میں احمد منیر الدین حسین قاضیؔ (قاضی پربھنی) نے یہ مکمل فارسی دیوان لکھا ہے۔ اس میں ردیف وار نظمیں اور غزلیں درج کی گئی ہیں، جو الف تا ی جملہ ردیفوں میں ہیں۔ قاضیؔ، حضرت محبوب سبحانیؒ کی محبت میں غرق تھے۔ انہوں نے یہ دیوان ایک مطبوعہ کتاب نذرِ عقیدت مرتبہ ابو الفضل سید محمود بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے ساتھ سادہ اوراق مجلد کرکے ان پر خود اپنے قلم سے نقل کیا ہے، اور آخر میں ایک ترقیمہ بھی لکھا ہے، جو یہ ہے:-

"تاریخِ کتابت شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ بمقام رکاب گنج حیدر آباد دکن
بہ قلم احمد منیر الدین حسین قاضی فاروقی القادری قاضیٔ پربھنی،
نبسۂ حضرت سید احمد بادشاہ صاحب قدس سرہٗ سجادۂ درگاہ
ٹیکمال۔ برائے برخوردار سعادت آثار سید محبوب احمد علی صاحب
قادری نقل نمودہ شد۔"

یہ کتاب مصنف نے اپنی وفات سے چند سال قبل ۱۳۵۹ھ میں راقم الحروف کو عطا فرمائی تھی، اور میں نے اسی وقت اس کو ادارے کے قلمی مخطوطات میں شامل کر دیا تھا۔ قاضی صاحب کی وفات کے بعد ان کے ایک فرزند قاضی بشیر الدین احمد صاحب نے قاضی صاحب کے خاندانی کتب خانے کے پورے قلمی مخطوطات اردو کتب خانہ اسلامیات کو عطا فرمائے ہیں۔ اس کتب خانے کے قلمی نسخوں کا ایک تذکرہ بھی راقم الحروف مرتب کر رہا ہے، جس کی اشاعت پر معلوم ہوگا کہ قاضی صاحب کے کتب خانے کے بعض قلمی نوادر نہایت بیش بہا ہیں۔

یہ دیوان اس لئے اہم ہے کہ خود مصنف کا مکتوبہ ہے، اور حضرت محبوب سبحانیؒ کی منقبت میں کسی ایک شاعر نے اتنا زیادہ کلام شاید ہی لکھا ہو۔ (دیکھو مخطوطہ نمبر ۴۵۴)۔

۱۸ ورق - ۲۲ سطور فی صفحہ - ۶½″ × ۹½″ -

۴۵۴ - کلام منیر — ۱۳۵۹ھ — کلام۔ اردو و فارسی

قاضی منیر الدین حسین فاروقی

قاضی (مصنف نسخہ نمبر ۴۵۳) کے مختلف اردو و فارسی کلام کا یہ ذخیرہ بھی ایک مطبوعہ کتاب نذرِ عقیدت

کے ساتھ سادہ اوراق مجلد کرکے ان پر لکھا گیا ہے۔

اس میں غزلیں، مخمسات، اور نظمیں سب ہی شامل ہیں۔ موضوع زیادہ تر مدح محبوب سبحانیؒ ہے۔ بعض نظموں میں کتاب فتوح الغیب کے مضامین کو منظوم کیا گیا ہے۔ کتاب نذرِ عقیدت کے بعد کے سادہ اوراق میں قاضی صاحب نے بعض مشاہیر شعرائے عربی و فارسی کی ایسی نظمیں اور اشعار بھی نقل کیے ہیں جو حضرت محبوب سبحانیؒ کی مدح میں لکھے گئے ہیں، لیکن مولف کتاب نذرِ عقیدت کو مل نہ سکے تھے، یہ گویا نذرِ عقیدت کا تکملہ ہے۔

قاضی منیر الدین حسین کی حیات اور شاعری پر ادارے کی ایک کتاب مرقع سخن جلد دوم میں ان کی تصویر کے ساتھ مضمون شائع ہو چکا ہے۔

۱۹ ورق ۔ ۲۲ سطور فی صفحہ ۔ ۴½" × ۶½"۔

۴۵۵ - حاشیہ شرح مُلّا جامیؒ

نحو - عربی

عبد الرحمٰن جامیؒ نے عربی نحو کی مشہور کتاب کافیہ مولفہ ابو عمر عثمان جلال الدین ابن الحاجب کی جو شرح بنام فوائد ضیائیہ لکھی تھی، اس کے حاشیے کے طور پر یہ کتاب قلمبند کی گئی ہے، گویا اس کو شرح فوائد ضیائیہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس میں رسالۂ کافیہ، فوائدِ ضیائیہ اور مُلّا جامیؒ کے نام ابتدائی حصے میں آ گئے ہیں، لیکن خود اس حاشیے اور اس کے مولف کے ناموں کا پتہ نہ چل سکا۔ جہاں مولف کا نام لکھا جانا چاہیے تھا، وہاں جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے، اور یوں لکھا ہے :-

"ہٰذہ کلمات وافیات بحل شرح الجامی قدس اللہ سرہ السامی
سمعتہا من لسان استاذی و ملاذی افضل العلمائے المتاخرین
— ادام اللہ تعالیٰ افادۃ و افاضۃ علی المستفیدین والمستفیضین۔

کتاب کے آخر میں بھی کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ نستعلیق خط میں نقل کی گئی اور عنوانات سُرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔ اس کے ابتدائی صفحات پر مولانا حافظ حامد صدیقی صاحب قادری نے راقم الحروف کی فرمائش پر اس کے متعلق نوٹ تحریر کیے ہیں۔ یہ نسخہ مولوی ابو سعد سید اسمٰعیل صاحب شہید شورا پوری کا عطیہ ہے، اور اس کے ابتدائی اور آخری صفحات پر ان کی ایک بیضوی مہر ثبت ہے۔

ورق ۔ ۱۷ سطور فی صفحہ ۔ ۵" × ۷½"۔

۴۵۶ - قواعدِ عثمانیہ

۱۳۳۸ھ

قواعد - اُردو

محمد قوی الاسلام عباسی بدایونی

اُردو صرف و نحو و عروض پر یہ ایک مبسوط کتاب ہے، جو ۱۳۳۸ھ میں تالیف کی گئی ہے۔ یہ نسخہ غالباً خود مصنف کا مبیضہ ہے۔ اس کے آخر میں مولانا عبد الماجد قادری بدایونی اور مولوی عنایت احمد نے خود اپنے قلم سے تقریظیں لکھی ہیں، جن پر ماہ شوال ۱۳۳۸ھ کی تاریخیں درج ہیں۔ اور آخری ورق پر خود مصنف کے فرزند موید الاسلام نے مولف کا شجرۂ نسب اپنے قلم سے تحریر کیا ہے۔

کتاب اپنے موضوع پر مفید معلومات سے مملو نظر آتی ہے اور غالباً اب تک شایع نہیں ہوئی ہے۔ ابتدائی صفحات خوش خط کسی کاتب سے لکھوائے گئے ہیں، اور صفحہ ۵۴ کے بعد معمولی خط ہے جو غالباً مولف ہی کا ہے۔
کتاب کا آغاز ان جملوں سے ہوتا ہے:۔

"حضرات عہدِ شاہانِ اسلام سے لیکر اب تک کہ زمامِ حکومت و
سلطنت سرکار ابد قرار انگریزی کے ہاتھ میں ہے۔ میرے
اسلافِ کرام اور بزرگانِ عظام کا جو کچھ کہ اعزاز و امتیاز
رہا، اس کا اظہار میں ایک امرِ فضول سمجھتا ہوں، اور نہ ان کے
اسناد کو اپنے لیے کاسۂ گدائی بنانا چاہتا ہوں۔"

آخری جملے یہ ہیں:۔

"ناظرینِ با تمکین اگر کوئی ذلت اور خطا پاویں اصلاح سے دریغ
نہ فرمادیں۔ میں نے بنظرِ افادۂ طلبہ بہت عجلت کے ساتھ
بحالتِ علالت و کسلمندی اس رسالے کی تالیف کی ہے مگر
خواہ مخواہ کی عیب چینی سے درگذر کریں۔"

یہ کتاب بھی مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے ریڈر اردو جامعہ عثمانیہ کی عطیہ ہے۔
۲۵۲ صفحات۔ ۲۰ سطور فی صفحہ۔ ۷" × ½۱۰"۔

سائنس۔ اردو

۴۵۷۔ تاریخ کیمیا

سید محمد ضمیر نقوی

سید محمد ضمیر نقوی مرحوم بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ٹی، سٹی ہائی اسکول حیدر آباد کے مدرس سائنس تھے، اور انہوں نے یہ رسالہ ۱۹۱۸ء میں مرتب کیا تھا۔ یہ نسخہ خود انہی کا مسودہ ہے، جو نہایت خفی قلم میں گنجان لکھا گیا ہے۔
اس میں قدماء کے فلسفۂ کیمیا کے بیان سے جدید علم کیمیا کے ارتقاء تک کے تاریخی واقعات شرح و بسط سے درج کیے گئے ہیں۔ جملہ ۱۷ ابواب ہیں، اور آخری باب کا عنوان ہے:۔

"۱۸۵۰ء کے بعد سے طبیعیاتی کیمیا کی ترقی"

آخر میں ایک انڈکس یا اشاریہ بھی مولف نے شامل کیا ہے، جس میں ایک طرف انگریزی خط میں اصطلاحیں اور اسماء درج ہیں، اور ان کے مقابل اردو اصطلاحیں اور اسماء لکھے گئے ہیں۔
اس کتاب کے کچھ اجزاء غالباً سٹی کالج کے رسالۂ "الموسیٰ" میں شایع کیے گئے تھے۔ یہ کتاب بھی مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے کی عطیہ ہے۔
۱۵۰ صفحات۔ ۲۲ سطور فی صفحہ۔ ¼۴" × ½۶"۔

کلام۔ اردو

۴۵۸۔ انوار

سید علی اختر

سید علی اختر صاحب حیدر آباد کے مشاہیر شعراء میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے کلام کا یہ مجموعہ ۱۹۴۰ء میں

مرتب کیا تھا، تاکہ ادارۂ ادبیات اردو کی طرف سے شایع کیا جائے۔ یہ نسخہ خود شاعر کے ہاتھ کا مسودہ ہونے کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے پہلے ورق پر شاعر نے حسب ذیل انتساب بھی لکھا ہے، جس کو بوقتِ اشاعت راقم الحروف نے حذف کرادیا تھا۔

"جناب ڈاکٹر زور کے نام
ان کی ادبی اور علمی کاوشوں کے اعتراف میں۔
علی اختر"

اوراق ۔ ۱۸ سطور فی صفحہ ۔ ۶½" × ۸"۔

۴۵۹۔ رسالۂ مقداریہ

اوزان۔ فارسی

میر محمد مومنؒ پیشوائے قطب شاہیہ۔

عہدِ محمد قلی قطب شاہ کے وزیر اعظم میر محمد مومنؒ کی یہ مشہور کتاب نواب سالار جنگ مرحوم کے کتب خانے کے ایک نسخہ مورخہ ۱۲۷۶ھ سے راقم الحروف نے اب سے دس سال قبل ۱۳۵۹ھ میں نقل کرائی تھی۔ اس کے کاتب محمد علی ہیں جنہوں نے ۲۶ / شوال ۱۳۵۹ھ میں اس کی کتابت مکمل کی ہے۔ خط خفی رواں نستعلیق ہے۔

اس کتاب کا تفصیلی ذکر راقم الحروف نے حیاتِ میر محمد مومن میں درج کیا ہے، جو ادارۂ ادبیاتِ اردو کی طرف سے شایع ہوئی ہے۔

۳۲ صفحات ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۵½" × ۹"۔

۴۶۰۔ مجموعۂ فضائل ۱۱۴۵ھ

انشاء۔ فارسی

خلیفہ شاہ محمد

فارسی مکتوبات کی یہ مشہور کتاب بہت ہی خوش خط، اور اہتمام سے لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں، اور ہر صفحے کے اطراف جدولیں بھی سرخی میں کھینچی گئی ہیں۔ کوئی ترقیمہ نہیں ہے، لیکن گذشتہ صدی کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

۴۰ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ ۶" × ۸½"۔

۴۶۱ - انشائے نعمتی

انشاء - فارسی

نعمت اللہ

فارسی انشاء کی اس کتاب کا ایک اور نسخہ بھی ادارے میں محفوظ ہے، جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

یہ نسخہ راقم الحروف کی پرنانی حضرت قادر بی بی صاحبہ کے بھائی قاضی محمد واحد مرحوم کے لیے ۱۲۰۴ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ خط معمولی، روشنائی اور کاغذ معمولی ہے۔ حضرت قادر بی بی صاحبہ کے کتب خانے کی جملہ کتابیں، راقم الحروف نے ادارۂ ادبیاتِ اُردو کے کتب خانے میں بطور عطیہ داخل کر دی ہیں۔ ان میں سے اکثر کا تذکرہ اس سے پہلے کے صفحات میں گذر چکا ہے، نیز تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد اول میں بھی بعض کتابوں کا حال شائع ہو چکا ہے۔ اس نسخے کے آخر میں کاتب نے ایک ترقیمہ لکھا ہے، لیکن خود اپنا نام نہیں لکھا۔ ترقیمہ یہ ہے:-

"کتاب انشاء نعمتی تحریر بچہاردہم شہر رمضان ۱۲۰۴ھ برائے خواندن واحد صاحب ابن خلف محمد امام الدین متوطن قصبہ بھینسہ نوشتہ شد۔"

اس کتاب کے بعد اسی کاتب نے کوئی فارسی مثنوی بھی نقل کی تھی جس کے چند اوراق اس جلد میں محفوظ ہیں۔

۱۵ اوراق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۵ × ۸½ -

۴۶۲ - زینت قاری

سنہ ۱۱۰۶ھ

نظم - فارسی

محی الدین

فارسی کے اسی منظوم رسالے میں قرأت قرآن مجید کے قواعد و ضوابط نہایت شرح و بسط سے بیان کیے گئے ہیں۔ پوری کتاب ایک قصیدے کی شکل میں لکھی گئی ہے۔ قصیدے کی اس زمین میں متعدد فارسی اور قدیم اُردو کی فقہ اور تصوف کی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

سببِ تالیف کتاب کے عنوان میں مصنف نے سنہ تالیف اور اپنا نام جن اشعار میں لکھا ہے وہ یہ ہیں:-

بعدِ ہجرت یک ہزار و یک صد و شش سال بود	آمد الہام اندرون دل بہ فال نیک تر
کایں قواعد راکہ در ترتیل قرآں بود منتشر	بہ کہ آرائش دہم آں را بنظمے چوں دُرر
تا بہ طبع مبتدی خوش آید و خواند بشوق	می کند در کار محی الدین دعائے نیک تر

یہ نسخہ خوش خط لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں۔ اس کے کاتب جعفر بیگ ہیں جن کی لکھی ہوئی اور کتابیں بھی (دیکھو نمبر ۴۲۶ وغیرہ) ادارے میں محفوظ ہیں۔ ترقیمہ یہ ہے:-

"تمام شد در وقت دو شنبہ۔ تاریخ بستم شوال ۱۱۵۳ھ راقمہ احقر العباد جعفر بیگ نامراد ولد دوست بیگ غفر اللہ ذنوبہما۔"

۳۴ صفحات - ۱۵ سطور فی صفحہ - ۶ × ۸½ -

۴۶۳۔ سفر السعادة

حدیث۔ فارسی

شیخ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی گازرونی۔

مجد الدین محمد بن یعقوب (۷۲۹ھ تا ۸۱۷ھ) کی یہ کتاب حدیث کی اصطلاحوں اور مشہور محدثین کے سوانح حیات اور خصوصیات پر مشتمل ہے اور اس کی شرح مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی تھی۔

یہ نسخہ خوش خط نستعلیق میں خفی قلم سے لکھا گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ آخر کے ایک جملے سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عظیم الدین صاحب کی کتاب سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے۔ اواخر بارہویں صدی ہجری کی کتابت ہے۔

۳۶ ورق - ۱۲ سطور فی صفحہ - ۷ ۳/۴" × ۴ ۳/۴"۔

۴۶۴۔ گلستاں

اخلاق۔ فارسی

سعدی شیرازی۔

یہ ایک ناقص الطرفین نسخہ ہے۔ خط معمولی۔ عنوانات اور پہلے دلیں سُرخ روشنائی میں ہیں۔ کاغذ اور کتابت آخر گیارھویں صدی ہجری کی معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۳ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۶" × ۹ ۱/۲"۔

۴۶۵۔ مولود نبیؐ

مثنوی۔ اردو

نامعلوم

یہ ۶۳ ابیات کی ایک اردو مثنوی ہے جس میں مولود پڑھانے کے فائدے بیان کیے گئے ہیں اور اس سلسلے میں بغداد کے ایک تاجر اور اس کی بیوی کا قصہ بھی لکھا گیا ہے۔ اس کے مصنف کوئی معمولی درجے کے شاعر ہیں جن کے تخلص کا بھی ٹھیک طور پر پتہ نہ چل سکا۔

شہر حیدرآباد میں مولود کی جماعتیں میلاد شریف کی محفلوں میں جو قصیدے، نظمیں اور مثنویاں پڑھتے ہیں ان میں سے یہ ایک ہے۔ اس کی ابتدائی اور آخری ابیات یہ ہیں ؎

ابتدا: ؎
بولو مومنو تم درود و سلام — یہ روح محمد علیہ السلام
سنو اب فضیلت یہ مولود کی — رکھو حق سے امید بہبود کی

انتہا: ؎
تو واللہ حاصل ہوا اس کی مراد — جو کوئی کہے سے مولود کے ہوئے شاد
برکت سے مولود کے ہوئے شاد — ہو دنیا میں ہو حشر میں شاد شاد

کاتب کا نام برہان الدین ہے جنہوں نے مثنوی اور اس کے بعد کی نظمیں ۱۲۴۳ھ میں نقل کی ہیں۔

صفحات - ۱۲ سطور فی صفحہ - ۶" × ۸ ۱/۲"۔

۴۶۶ - کراماتِ غوثِ اعظمؓ

مثنوی - اردو

یہ بھی نمبر (۴۶۵) کی طرح ایک مثنوی ہے جس میں حضرت غوثِ اعظمؓ کی ایک کرامت بیان کی گئی ہے کہ کس طرح سے آپ نے ایک سُنار عورت کے لڑکے کو بعدِ مرگ زندہ کیا تھا۔

مثنوی سے پہلے اردو نثر میں خلاصہ لکھا گیا ہے اور اس کے بعد اصل مثنوی لکھی ہے۔ شاعر کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ممکن ہے کہ اس کا مصنف بھی وہی ہو جو مثنوی نمبر (۴۶۵) کا ہے۔ یہ دونوں ایک ہی سلسلے میں ایک ہی بیاض میں درج ہیں۔

اس کے کاتب بھی برہان الدین ہیں اور انہوں نے اس کے خاتمے پر ایک ترقیمہ بھی لکھا ہے۔

ابتداء:—

مومنو تم سنو روایت ہے	غوثِ اعظمؓ کی یہ کرامت ہے
سیکڑوں ہیں کرشمے ان کے بیاں	کیا کریں ہم حقیر اس کا بیاں

انتہا:—

سب کی یا غوثؓ تم برائے خدا	دین و دنیا کے مقصدیں برلا
غرق ہیں بحرِ معصیت میں تباہ	تم بچالو اُسے مرے آقا

ترقیمہ:— "مورخہ ۲۱ رجادی الاول ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۳۳۵ف روز چہارشنبہ راقم برہان الدین۔"

۷ صفحات - ۱۲ سطور فی صفحہ - ۶" × ۸½"۔

۴۶۷ - ترکیب بند کرامت

مناقب - فارسی

بلہار

اس شاعر کے ایک مرثیے کا ذکر تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول صفحہ ۲۹۶ پر شائع ہو چکا ہے۔ یہ نظم ایک ترکیب بند کی شکل میں لکھی گئی ہے جو طویل ہے اور جس میں حضرت غوثِ اعظمؓ کی ایک کرامت بیان کی گئی ہے کہ کس طرح انہوں نے ایک عورت کی عصمت بچائی تھی۔

اس ترکیب بند کی خصوصیت یہ ہے کہ قدیم دکنی مرثیوں کی طرح اس میں ہر بند کا چوتھا مصرع پہلے بند کے ردیف قافیہ میں لکھا گیا ہے۔ اس کے ابتدائی اور آخری بند یہ ہیں ؎

ابتداء:

ہے یہ روایت سُنیئے محبّاں	بحرِ کرامت ہیں غوثِ صمداں
اک مرد و عورت در شہرِ گیلاں	رہتے تھے باہم خرم و شاداں

انتہا:—

مرشد پہ اپنے بلہار بلہار	تھے وہ نہایت دونوں نکوکار
تو بھی ہو بلہار حضرت پہ ہر بار	تجھ پر مہرباں ہیں محبوبِ سبحاں

اس کے کاتب بھی برہان الدین ہیں جنہوں نے نمبر (۴۶۵) نقل کیا ہے۔ یہ سب نظمیں ایک ہی بیاض میں درج ہیں جو راقم الحروف کو حضرت شاہ راجو قتالؒ کے گنبد واقع بیرون فتح دروازہ حیدرآباد میں دستیاب ہوئی تھی۔

ترقیمہ: "مورخہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ مطابق ۷ بہمن ۱۳۳۵ف روز پنجشنبہ۔ راقم برہان الدین۔"

۴ صفحات - ۱۲ سطور فی صفحہ - ۶" × ۸½"۔

مثنوی۔ اردو

۴۶۸۔ قصہ جولاہے کا

یہ ۷۷ ابیات کی ایک مثنوی ہے جس میں حضرت غوث اعظمؓ کی کرامت کا ایک قصہ بیان کیا گیا ہے۔ شاعر کا نام معلوم نہ ہو سکا غالباً اس کا مصنف بھی وہی ہے جس نے مثنوی نمبر (۴۶۶) لکھی تھی۔

ابتداء:— یوں روایت ہے ایک افضل تر   سنو اے یار و گوش دل دھر کر
اے سنو ہوش سے یہ رکھ کر دل   تاکہ ہو جائے سب کی حل مشکل

انتہا:— تو ولی تیرا باپ اور دادا   وہاں سے عظمت ہوئی ہے تجھ کو عطا
پھر تو بڑھیا کو کر دیے رخصت   بیٹھے اپنے مکاں میں بافرحت

۷ صفحات۔ ۱۲ ابیات فی صفحہ۔ ۶″×۸″۔

قصیدہ۔ اردو

۴۶۹۔ قصیدۂ منقبت

سنیؔ

یہ ایک بہت طویل قصیدہ ہے جس میں دکن کے ایک شاعر سنیؔ نے حضرت عبد القادر جیلانیؓ کی ایک کرامت بیان کی ہے کہ کس طرح انہوں نے ایک ضعیفہ کو گیارہ فرزند عطا فرمائے تھے۔

ابتداء ان اشعار سے کی گئی ہے ؎

باوضوئے کر قلم لکھتا ہوں میں حمد خدا   بعد ازاں کر کے ادا نعت نبی صلی علیٰ
بعد اس کے کر کے کچھ توصیف اصحاب کرام   میں کرامت غوثؓ کی لکھتا ہوں با صدق و صفا

قصیدے کے آخری حصے میں شاعر نے اپنی گیارہ آرزوئیں بر لانے کی دعا مانگی ہے۔ آخری اشعار یہ ہیں جن میں شاعر نے اپنا تخلص بھی درج کیا ہے ؎

نویں یہ ہو خاتمہ بالخیر میرا مرتے دم   دسویں یہ ہے مکر سے شیطان کے دینا بچا
اور میری فکر کیجے دو دریا غوث کریم   گیارھویں یہ حشر میں ہو ظل داماں آپ کا
ہے یہ سنی روز ازل سے غلام کمتریں   تم خدا سے یہ دلاؤ اس کا ہر اک مدعا

اس قصیدے کا ترقیمہ یہ ہے:—

"مورخہ ۲۹ رجمادی الاول ۴۴ سنہ مطابق ۴ ار بہمن ۱۳۳۵ ف سنہ روز چہارشنبہ بہ وقت ۲ ساعت روز۔ برہان الدین۔"

۱۲ صفحات۔ ۱۲ سطور فی صفحہ۔ ۶″×۸″۔

کلام۔ اردو

۴۷۰۔ منتخب کلام خاموشؒ

شاہ معین الدین خاموش

شاہ خاموشؔ حیدر آباد کے ایک مشہور صوفی اور شاعر تھے۔ ان کا دیوان چھپ چکا ہے، اور ان کے

حالات ادارے کی ایک کتاب "مرقع سخن" میں شایع ہو چکے ہیں۔ یہ ان کے ایسے کلام کا انتخاب ہے جو میلاد النبی کی مجلسوں میں مولود خواں بالعموم پڑھا کرتے ہیں۔

یہ منتخب کلام اس بیاض میں برہان الدین نے نقل کیا ہے جس کا ذکر نمبر (۴۶۷) پر گذر چکا ہے، اور یہ اس کے صفحات ۴۱ تا ۶۲ پر قلمبند کیا گیا ہے۔

ابتدا جس غزل سے کی ہے اس کا مطلع یہ ہے ؎

صلی علی کیا چہرا نبی کا ۔۔۔ چہرۂ حق تھا چہرہ نبی کا

کاتب نے شاہ خاموش کی نعتیہ غزلوں کے بعد جامی، شایق، خسرو اور بلہار کے فارسی اور اردو نعتیہ غزلیں بھی نقل کی ہیں۔

آخر میں حسب ذیل ترقیمہ بھی درج ہے:۔

"مورخہ ۶ ار رجب ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹ ار اسفندار ۱۳۳۵ف روز پنجشنبہ

بہ وقت دس ساعت صبح۔ راقم برہان الدین۔"

۲۱ صفحات۔ ۱۰ سطور فی صفحہ۔ ۶" × ۸"۔

۴۷۱۔ جواہر الحکم ۱۳۲۴ھ جغرافیہ۔ فارسی

محمد مہدی خراسانی

مرزا محمد مہدی خاں کوکب، حیدرآباد میں مردم شماری اور گزیٹیر ممالک محروسہ کے دفاتر کے ناظم تھے۔ ان کی متعدد اردو اور فارسی کتابیں خود ان کے قلم کی لکھی ہوئی ادارے کے کتب خانے میں محفوظ ہیں، اور یہ سب ان کی برادر زادی محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ زوجۂ پروفیسر حسین علی خاں صاحب رکن پبلک سروس کمیشن حیدرآباد کی عطیہ ہیں۔

یہ کتاب بہت ضخیم ہے اور خود مصنف کا مسودہ ہے۔ جگہ جگہ جغرافیائی اشکال بھی درج ہیں۔ اس کا موضوع طبیعی جغرافیہ ہے۔

مصنف نے کتاب کے سرورق پر کتاب کا نام موضوع، تاریخ تصنیف وغیرہ بھی درج کر دی ہے۔

۲۲۹ صفحات۔ ۱۷ سطور فی صفحہ۔ ۶" × ۸"۔

۴۷۲۔ طبیعیات (نیچرل فلاسفی) سائنس۔ اردو

محمد مہدی خراسانی

یہ بھی مولف جواہر الحکم نمبر (۴۷۱) کی ایک اور تالیف ہے جو غالباً کسی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ (۱۲) ابواب پر مشتمل ہے، اور یہ نسخہ مکمل ہے، اور جگہ جگہ شکلیں بھی درج ہیں۔

خود مولف کی مکتوبہ اور محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ کی عطیہ ہے۔

۱۴۸ صفحات۔ ۲۰ سطور فی صفحہ۔ ۶" × ۹½"۔

۴۷۳۔ عشرت کدۂ آفاق

انشاء و تاریخ۔ فارسی

چندو لال شاداں

مہاراجہ چندو لال شاداں، حیدرآباد کے ایک مشہور امیر اور اردو و فارسی کے شاعر اور سرپرست تھے۔ ان کے حالات ادارے کی ایک کتاب "مرقع سخن" میں شایع ہو چکے ہیں۔ ان کی یہ کتاب فارسی نثر و نظم پر مشتمل ہے۔ اس کے دیباچے میں انھوں نے اپنے دربار کے بڑے بڑے علماء، حکماء، ادباء اور شعراء کے نام درج کیے ہیں۔ کتاب تین فصلوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

اس نسخے میں پہلی دو فصلیں شامل ہیں، اور تیسری فصل نسخہ نمبر (۴۷۴) میں شریک ہے۔

یہ نسخہ نہایت ہی کرم خوردہ اور بوسیدہ ہے۔ بہت خوش خط ہے اور خاص اہتمام سے خود مہاراجہ نے نقل کرایا ہے۔ اس کے آخر میں ایک ترقیمہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مہاراجہ چندو لال نے حیدرآباد کے ریزیڈنٹ کے سر دفتر کے لیے لکھوایا تھا۔ اس کے آخر میں خود مہاراجہ چندو لال کے دستخط بھی جلی قلم میں ثبت ہیں۔

ترقیمہ یہ ہے:۔

"فرستادۂ شاداں مہاراجہ چندو لال بہ خدمت عظیم الدین خاں صاحب
سر دفتر ریزیڈنٹ حیدرآباد خریطہ خواں سرکار آصف جاہ نظام الملک بہادر
مدظلہ العالی۔ چندو لال"۔

۲۴ ورق۔ ۱۱ سطور فی صفحہ۔ ۱/۲ ۵" × ۱۰"

۴۷۴۔ عشرت کدۂ آفاق

انشاء و تاریخ۔ فارسی

چندو لال شاداں

نسخہ نمبر (۴۷۳) ہی کا آخری حصہ ہے جو اس کتاب کی غالباً تیسری فصل پر مشتمل ہے۔ اس کے آخر میں وہ ترقیمہ درج ہے جو نسخہ نمبر (۴۷۳) کے ذکر میں نقل کیا گیا ہے۔

۱۶ ورق۔ ۱۵ سطور فی صفحہ۔ ۱/۲ ۵" × ۱۰"

۴۷۵۔ مکاتیب خواجہ بندہ نواز

انشاء و تصوف۔ فارسی

سید محمد حسینی بندہ نواز

اس کتاب میں گلبرگہ کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے وہ مکاتیب درج ہیں جو انھوں نے ملک محمود شنجن کے نام ۸۲۴ھ و ۸۲۵ھ میں لکھے تھے۔ ہر خط بہت طویل اور تفصیلی ہے اور الگ الگ موضوع تصوف پر لکھا گیا ہے۔

آخری مکتوب وہ ہے جو ۴ محرم ۸۲۵ھ کے بعد لکھا گیا تھا۔

یہ نسخہ بہت ہی قدیم ہے۔ کاغذ اور نہج کتابت کے لحاظ سے سنہ ۱۱۰۰ھ سے قبل کی کتابت ہے۔ اس کے

سرورق پر "سید شاہ برہان اللہ حسینی الرفاعی القادری عفی عنہ" کے دستخط اور کتاب کا نام ان ہی کے خط میں "مکتوبات حضرت بندگی مخدوم حسینی گیسو دراز بندہ نواز شاہ باز قدس سرہ العزیز" درج ہے۔ یہ صاحب راقم الحروف کے جد امجد حضرت سید علی سانگڑے سلطان مشکل آسانؒ کی درگاہ کے سجادے تھے، اور یہ نسخہ اسی درگاہ کے کتب خانے کے ان نسخوں میں شامل ہے جن کو سجادہ صاحب موصوف کی وفات کے بعد ان کے ورثاء نے فروخت کر دیا تھا، اور ان میں بعض کتب نواب سالار جنگ مرحوم نے اور بعض کتب خانۂ ادارۂ ادبیاتِ اردو نے خرید لی تھیں۔

خط نہایت پاکیزہ نستعلیق اور سیاہی بہت روشن ہے۔ ابتدائی چند صفحات میں ہر خط کا عنوان سرخ روشنائی میں لکھا گیا ہے۔

۱۹۴ - اوراق - ۱۹ سطور فی صفحہ - ۵″ × ۸½″ -

۴۷۶ - انشائے مروارید

انشاء - فارسی

ملا منیر

ملا منیر عہد شاہ جہاں کے مشہور ادیب ہیں۔ ان کی کتابوں کارستان وغیرہ کے کئی نسخے ادارے میں محفوظ ہیں۔ زیر نظر نسخہ ملا صاحب کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اپنے عہد کے علماء و امراء کے نام لکھے تھے۔

عمدہ خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں۔ اس کے کاتب محمد جعفر ہیں جنہوں نے ۱۰۹۲ھ میں یہ نسخہ نقل کیا ہے۔ بہت ہی کرم خوردہ ہو گیا ہے، اور ادارے نے اہتمام کے ساتھ اس کو محفوظ کیا ہے۔ اس کے ساتھ کارستان بھی مجلد ہے۔ ترقیمہ یہ ہے:-

"تمت الکتاب انشاء مروارید بہ تاریخ بست و سیوم ۱۰۹۲ھ کاتب الحروف محمد جعفر۔"

۱۰۹ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۴½″ × ۸½″ -

۴۷۷ - کارستان

قصہ - فارسی

ملا منیر کی اس مشہور کتاب کے اور نسخوں کا ذکر اس سے قبل گذر چکا ہے۔ یہ نسخہ انشائے مروارید نمبر (۴۷۶) کے ساتھ ایک ہی جلد میں شامل ہے۔ اس کا خط اور کاغذ اور کاتب بھی وہی ہے جو نسخہ ۴۷۶ کا ہے۔ یہ بھی بہت کرم خوردہ ہے۔ اس کے کاتب محمد جعفر ہیں، لیکن اس کے ترقیمے میں انہوں نے سنہ کتابت نہیں لکھا۔

۹۵ ورق - ۱۳ سطور فی صفحہ - ۴½″ × ۸½″ -

۴۷۸ - رقعات قاضی زین الدین

انشاء - فارسی

قاضی محمد زین الدین

محمد زین الدین قاضی سرکار آصف گیر (حیدرآباد دکن) نے جو رقعے اپنے معاصروں کو لکھے تھے اور ان کے جو جواب وصول ہوئے تھے ان کو اس مجموعے میں ان کے ایک ہمعصر شیخ احمد برادر خلیفہ محمد رفیع استاد دینکٹ نرسنگ داؤ دیش پانڈے نے مرتب کر کے یکجا کیے ہیں۔

یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ خط اور کاغذ کے لحاظ سے بارھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتا ہے۔ اوراق بہت کرم خوردہ ہوگئے ہیں۔

۳۲ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ۵ × ۸½ ۔

۴۷۹ ۔ تاریخ دکن

تاریخ ۔ فارسی

کسی نامعلوم مصنف نے مہاراجہ چندو لال کے مطالعے کے لیے دکن کی مختلف قدیم تاریخوں سے اہم واقعات حیدرآباد اس مختصر سے رسالے میں یکجا کیے ہیں۔ اس میں ۱۲۲۵ھ تک کے حالات درج ہیں۔

یہ نسخہ ۱۵ سال قبل راقم الحروف نے نواب معین الدولہ مرحوم کے کتب خانے کے ایک نسخے سے نقل کرایا تھا۔

۱۲ صفحات ۔ ۱۲ سطور فی صفحہ ۔ ۴ × ۶¼ ۔

۴۸۰ ۔ وفات نامہ

تاریخ ۔ فارسی

اس نسخے میں کسی مولف نے مختلف بزرگانِ اسلام کی وفات کی تاریخیں درج کی ہیں۔ کتاب ناقص الآخر ہے۔ خط قدیم جلی نستعلیق ہے۔

۳ ورق ۔ ۴ سطور فی صفحہ ۔ ۲¼ × ۴ ۔

۴۸۱ ۔ عقاید نامہ

عقاید منظوم ۔ فارسی

یہ ایک مختصر سا منظوم رسالہ ہے جس میں اسلامی عقاید مختلف سُرخیوں کے تحت قلمبند کیے گئے ہیں۔ ناقص الاول ہے۔ ابتدا کا ایک ورق غائب ہے۔ نہایت خوش خط نستعلیق میں خاص اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ عنوانات سُرخ روشنائی میں ہیں۔ حاشیے پر تشریحیں اور مطالب بھی خوش خط درج ہیں۔ آخر میں ایک ترقیمہ ہے جس میں کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ترقیمہ یہ ہے:۔

”تمام شد عقاید نامۂ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ۔ بتاریخ غرۂ رجب المرجب ۔ یوم جمعہ سنہ ۱۲۰۷ھ نبوی صلعم بنا بر خواندن محب اللہ ولد منشی خواجہ علی صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ صورت ارقام پذیرفت۔“

اسی کاتب نے کئی اور رسالے (دیکھو ۴۸۲ تا ۴۸۴) بھی نقل کیے ہیں جو اسی جلد میں مجلد ہیں اور ان کا ذکر آگے درج ہے۔

۸ ورق ۔ ۱۱ اشعار فی صفحہ ۔ ۴½ × ۷¾ ۔

۴۸۲۔ نامِ حق — سنہ ۶۹۲ھ — فقہ۔ فارسی

شرف بخاری

ایک سو ستر ابیات کا یہ مشہور و معروف رسالۂ فقہ بھی اسی کاتب نے نقل کیا ہے، جس نے عقاید نامہ (۴۸۱) سنہ ۱۲۶۰ھ میں نقل کیا تھا۔ خط اور کاغذ بھی وہی ہے۔ اس کے آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ اس کے آخری دو صفحات فارسی نثر میں حیض و نفاس اور غسل کے بارے میں ہیں۔

۱۲ ورق — ۱۱ اشعار فی صفحہ ½۵″ × ¾۳″۔

۴۸۳۔ مفتاح الصلواۃ — سنہ ۱۲۰۱ھ — فقہ۔ فارسی

یہ فارسی نثر کا ایک طویل رسالہ ہے، جس میں فقہ کے اکثر مسایل شرح و بسط کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ مصنف نے آخر میں سنۂ تالیف اور سببِ تالیف بھی درج کیا ہے۔ اس کے کاتب بھی وہی ہیں جنھوں نے رسالہ جات نمبر (۴۸۱ تا ۴۸۴) نقل کیے ہیں۔ اس کے آخر میں یہ ترقیمہ درج ہے:۔

"در سنہ ۱۲۶۶ھ شہرِ شعبان المعظم در قصبۂ نوجر حُسنِ اختتام یافت"

ورق — ۱۱ سطور فی صفحہ — ½۵″ × ¾۳″۔

۴۸۴۔ خیر الزاد لیوم المعاد — عقاید۔ فارسی

محمد خیر الدین السعدی

اس کتاب میں تقویۃ الایمان مولفۂ مولوی محمد اسمٰعیل شہید کے مباحثِ شفاعت کا رد لکھا گیا ہے۔ درمیان میں تقویۃ الایمان کی اردو عبارتیں درج کی گئی ہیں، اور پھر فارسی عبارت میں ان کے جوابات دلایل کے ساتھ قلم بند کیے ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں بھی ایک ترقیمہ ہے لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ یہ کتاب، اور اس کے ساتھ دوسری کتابیں (دیکھو ۴۸۱ تا ۴۸۳) ایک ہی کاتب نے نقل کی ہیں، اور ایک ہی جلد میں محفوظ ہیں۔ اس کا ترقیمہ یہ ہے:۔

"در سنہ یک ہزار و دو صد و شش و پنج از ہجری خیر الانام سیزدہم
شہرِ شوال المکرم روز شنبہ در موضع سرکار معطف نگر"

نسخہ آب زدہ ہو گیا ہے، اور آخری صفحات بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

ورق — ۱۳ سطور فی صفحہ — ½۵″ × ¾۳″۔

۴۸۵۔ رسالہ سنقہ نامہ — تصوف۔ اردو

یہ تصوف کا ایک ناقص الاول رسالہ ہے، جس میں کسی دکنی صوفی نے صاحبانِ عرفان کو سنقہ قرار دے کر

سلوک کے مختلف منازل بڑی خوبی سے بیان کیے ہیں۔ زبان قدیم دکنی ہے۔ خط نہایت زشت، نسخ نما نستعلیق ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ نمبر ۴۸۶ بھی لکھا گیا ہے۔

ابتدا کا ایک ورق مفقود نہیں ہے۔ مصنف اور کاتب کا نام معلوم نہ ہو سکا، اور نہ سنہ کتابت۔ کاغذ اور طرز کتابت سے بارھویں صدی ہجری کے اوائل کی کتاب معلوم ہوتی ہے۔ جس عبارت سے اس نسخے کی ابتداء ہوتی ہے وہ یہ ہے:-

"اس رسالہ سوں خبر نئیں جانیا تو اسے کسب حرام ہے اگر بابو ن شبگہ رز بیانو کا فر ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا ذالک۔ آمنا و صدقنا۔ پس سعی کرون طرح بھوت نا اچھنا تھوڑا کرنا ہور پانی بیچ راہ خدائے تعالے کے نصرت کرنا ہور جھاڑاں کون پانی پلانا۔ اللہ تعالے رزق و روزی کشادہ کرے گا۔"

رسالے کی آخری عبارت یہ ہے:-

"یوسف پیغمبر کے تئیں سمندان گھوڑا ہے۔ اسمٰعیل پیغمبر کون سنجاب ہے۔ اسحٰق پیغمبر کون ختنگ ہے۔ عیسٰی پیغمبر کون تورت لگر ہے۔ دانیال پیغمبر کون سرخنگ ہے۔ نوح پیغمبر کون نیلا ہے۔ ابراہیم پیغمبر کون زردا گھوڑا اگر ہے۔"

۵ صفحات - ۱۴ سطور فی صفحہ - $7\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{2}$

۴۸۶ - رسالہ خرقہ خلافت

تصوف۔ اردو

مذکورہ بالا رسالہ کے ساتھ ہی اسی کاتب نے ایک اور دکنی رسالہ نقل کیا ہے جس میں تصوف کے سلسلوں کا بیان درج ہے۔ اس رسالے کا آغاز اس عبارت سے ہوتا ہے:-

"حمد ہور شکر کے بعد تو ان درود بھیجیا اپر اس عاقبت محمود کے، ہور بدیع جو اول نعمت ہور برکت حضرت خاتم الانبیا سوا یچ سرور ہور دوستاں کے ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذی النورین و علی مرتضیٰ کوں پہونچی رضی اللہ تعالے ان سبھوں کے اوپر۔ ہور علی سوں خواجہ حسن بصری کوں پہونچی۔ یو جو علی کوں چار خلیفے اتھے۔ دو صلبی حسن ہور حسین"

یہ رسالہ نہایت موجز ہے اور اس میں اکثر صوفیوں کے نام اور ان کے مشہور سلسلوں کا بیان درج کیا گیا ہے۔ آخری عبارت یہ ہے:-

"ہور دوسرا سلسلہ خضریہ ہے، جو سلطان احمد خضری بلخی سوں ملتے ہیں۔ ہور سلطان احمد رد میں لکھے ہیں۔ ترتیب رد حانی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوں ہوئی۔ ہور سوا اسے اس تھا تو دیان کے ہور بھی سلسلے ان کے خارج بھی ہور دایرے بھوت بھوت بزرگواراں نے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

کتاب قدیم اور اہم ہے، لیکن کاتب نہایت کم سواد ہے۔
۱۴ ورق ۔ ۱۳ سطور فی صفحہ ۔ "۶½ × ۸½"۔

۴۸۷ ۔ غزلیات شایق

کلام ۔ اردو

مفتی اعظم علی شایقؔ، حیدر آباد کے ایک مشہور شاعر تھے، جن کا نعتیہ کلام بہت مقبول ہوا ۔ اس جلد میں ان کی مختلف نعتیہ غزلیں بلا ترتیب نقل کی گئی ہیں ۔ ابتدا میں آتشؔ کی چند غزلیں درج ہیں ۔ کاتب نہایت کم سواد ہے ۔ اکثر الفاظ اور اشعار غلط نقل کیے ہیں ۔ کاتب نے اپنا نام فتح اللہ بیگ اور لقب فتحؔ رقم کیا ہے ۔ تاریخ کتابت سنہ ۱۳۳۲ھ ۔ اس کے بعد کے نسخہ نمبر (۴۸۸) میں درج ہے ۔ یہ تو یہ بیاض نقل کی گئی ہے ۔ ابتدائی اور آخری اشعار یہ ہیں :-

ابتداء :- شاہ کے چاہنے والوں کو خدا ملتا ہے
کوئے جاناں کا انہی گھر سے پتہ ملتا ہے

آخری شعر :- خدا کے واسطے اور فاطمہ حسینؑ کا صدقہ
مدینہ جلد شایقؔ کو بلانا یا رسول اللہ

۷۰ صفحات ۔ کسی صفحہ پر ۵ اور کسی پر ۱۰ شعر ۔ "۶ × ۸½"۔

۴۸۸ ۔ کلام نعتیہ

کلام ۔ اردو

حافظ دبندہ وغیرہ

بیاض نمبر (۴۸۷) کے ساتھ یہ کلام بھی ایک ہی جلد میں شامل ہے ۔ اس کے کاتب ابتدائی صفحات کے عبد القادر ہیں، اور آخری صفحات کے فتح اللہ بیگ (نسخہ ۴۸۷) ہیں ۔ اس میں مختلف شعراء حافظ دبندہ وغیرہ کا نعتیہ اردو کلام نقل کیا گیا ہے، جو بالعموم دکن کے مولود خوان پڑھا کرتے ہیں ۔ اس بیاض کی کتابت سنہ ۱۳۳۴ھ میں کی گئی ہے ۔

ابتداء : جب حشر کو میدان میں آئیں گے محمدؐ ۔ امت کو وہاں غم سے چھڑائیں گے محمدؐ

آخری : جبریلؑ پنکھا پلاتا کس ناز سے جھولا جھلاتا ۔ اے عرش خدا کے تارے تم تم محمد تم تم
ہے خواجہ یہ بندہ قرباں یک بار نہ یک جاں سو جاں ۔ محبوب خدا کے پیارے تم تم محمد تم تم

۴۰ صفحات ۔ ۱۰ شعر فی صفحہ ۔ "۶ × ۸½"۔

۴۸۹ ۔ علوم طبعی

سائنس ۔ اردو

مرزا مہدی خاں کوکب

کوکب کی مختلف کتابوں کا ذکر اس سے قبل گزر چکا ہے، اور اسی موضوع پر ایک رسالہ نمبر (۴۷۲) پر موجود ہے ۔ یہ اس کا ایک نامکمل مسودہ ہے ۔ خود مصنف کا لکھا ہوا ہے، اس لیے اہمیت رکھتا ہے ۔

۴۰ صفحات ۔ ۱۴ سطور فی صفحہ ۔ "۶½ × ۱۰"۔

۴۹۰ - مقدمۂ شرح جامِ جہاں نما

تصوف ۔ فارسی

شیخ خوب محمد چشتی

یہ ایک فارسی رسالہ ہے جس میں اسمائے باری تعالیٰ کی تشریح کے سلسلے میں نجوم ۔ طب ، اور عملیات وغیرہ کے مختلف مسایل بیان کیے گئے ہیں ۔ کتاب ناقص الاول ہے ، لیکن نہایت خوش خط ہے ، اور خاص اہتمام سے نقل کی گئی ہے ۔ کاغذ اور نہج کتابت کے لحاظ سے قدیم ہے ۔

شیخ خوب محمد چشتی احمد آباد کے مشہور اُردو شاعر تھے ، اور اِن کی کئی فارسی کتابیں بھی ادارے میں موجود ہیں (دیکھو نمبر ۲۵۲) ۔

۱۰ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ″۶ × ″۹½ ۔

۴۹۱ - شراب جام

تصوف ۔ فارسی

شیخ خوب محمد چشتی

یہ کتاب بھی شیخ خوب محمد چشتی احمد آبادی کی تصنیف ہے ، اور اِس کا نام غالباً جامِ جہاں نما بھی مشہور ہے ۔ اس کا ایک بسیط مقدمہ بھی مولف نے لکھا تھا ، اور نسخہ نمبر (۴۹۰) غالباً اسی کا مقدمہ ہے ۔ چنانچہ یہ کتاب اسی کے بعد ورق (۱۱) الف سے شروع کی گئی ہے ۔ یہ دونوں کتابیں مولوی میر عباس علی صاحب نبیرۂ میر محمد مومن کی عطیہ ہیں ۔

یہ کتاب تصوف کے اعلیٰ مضامین پر مشتمل ہے اور نہایت خوش خط نستعلیق میں خاص اہتمام سے نقل کی گئی ہے ۔ ناقص الآخر ہے ۔ کاتب ، اور سنہ کتابت کا علم نہ ہو سکا ۔

۲۰ ورق ۔ ۱۵ سطور فی صفحہ ۔ ″۶ × ″۹½ ۔

۴۹۲ - کلامِ المعی

کلام ۔ اُردو

سید نجم الدین المعی

دکن کے مشہور اُردو شاعر کے کلام کے اِس مجموعے کو غالباً اِن کے نبیرے سید نجم الدین نجم نے ۱۳۵۰ھ میں مرتب کیا ہے ۔ اِس پر اِن کے دستخط اور تاریخ کتابت ثبت ہیں ۔

اسی مجموعے کو پیشِ نظر رکھ کر ادارۂ ادبیاتِ اُردو کی طرف سے المعی کے کلام کا ایک مجموعہ "تنویرِ تخیل" شایع کیا گیا ہے ۔

اس میں المعی کے جملہ اصنافِ سخن کی غزلیں اور نظمیں وغیرہ درج ہیں ، اور آخر میں اِن کے چند مضامین نثر بھی شریک ہیں ۔ کلام کے درمیان میں بعض صفحات سادہ بھی چھوڑ دیئے گئے ہیں ۔

ترقیمہ یہ ہے :-

" تمت بالخیر ۔ مرقوم ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ روز چہار شنبہ ۔ سید نجم الدین نجم ۱۹ - ۱۱ - ۳۰ ع "

۱۸۰ صفحات ۔ ۱۹ سطور فی صفحہ ۔ ″۵ × ″۷½ ۔

تصوف ۔ اردو

۴۹۳ ۔ اوصاف الاشراف

نصیر الدین طوسی

خواجہ نصیر الدین طوسی مصنف اخلاق ناصری کا یہ رسالہ نہایت خوش خط نستعلیق میں اور خاص اہتمام سے نقل کیا گیا ہے۔ ابتدائی صفحات مطلا، مذہب ہیں، اور ہر صفحے کے اطراف بھی طلائی اور سرخ جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے، لیکن بہت کرم خوردہ ہو گیا ہے۔

ترقیمہ یہ ہے:۔

"تمام شد کتاب مستطاب اوصاف الاشراف من کلام بہجت نظام
خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمۃ بہ خط اقل بندگان ابوالقاسم الشیرازی
شیریں قلم المتخلص بہ وفائی۔ بتاریخ دوشنبہ سلخ جمادی الثانی سنہ
۱۳ ہزار دسی و صد من الہجرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ آمین۔"

ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ½۵" × ½۸"۔

ادعیہ ۔ عربی

۴۹۴ ۔ درودِ تاج

یہ ایک نہایت خوش خط مطلا و مذہب نسخہ ہے، جس کے ہر صفحے پر طلائی کام ہے، یعنے ہر صفحے پر طلائی کام میں روشن سیاہی میں بہ خط نسخ حروف لکھے گئے ہیں۔ جدولیں سرخ کبود و طلائی کھینچی گئی ہیں۔ نسخہ مصور بھی ہے۔ مکہ شریف اور مدینۂ منورہ کی تصویریں بھی بہت عمدہ کھینچی گئی ہیں۔

ناقص اول و ناقص الآخر ہے۔ اس میں درودِ تاج کے علاوہ اور بھی ادعیہ ہیں جن کا ذکر آیندہ نمبر میں درج ہے۔

۴ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ½۳" × ½۶"۔

ادعیہ ۔ عربی

۴۹۵ ۔ ادعیہ دلائل الخیرات

نسخہ نمبر ۴۹۴ کے سلسلے میں لکھا گیا ہے۔ یہ نسخہ مطلا و مذہب اور مصور ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے، لیکن یہ ادعیہ بھی نامکمل ہیں اور اس جلد کے ۴ تا ۱۵، اوراق پر مشتمل ہیں۔

۱۱ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ½۳" × ½۶"۔

ادعیہ ۔ عربی

۴۹۶ ۔ ادعیہ حذب اعظم

نہایت مطلا و مذہب نسخہ ہے۔ اس کے آخر میں روضۃ النبی ؐ کی ایک رنگین تصویر بھی درج ہے۔ نسخہ جات نمبر ۴۹۴ و ۴۹۵ کے سلسلے میں یہ ادعیہ بھی شریک ہیں۔ ادارے کے خوش خط اور بہترین نسخوں میں شامل ہے۔

۴ ورق ۔ ۱۱ سطور فی صفحہ ۔ ½۳" × ½۶"۔

۴۹۷۔ شرح قصیدۂ خزرجیہ

عروض۔ عربی

غلام نقشبند شفیعی

اس کتاب میں علامہ ضیاء الدین ابی محمد عبداللہ بن محمد الخزرجی اندلسی کا قصیدہ اور اس کی شرح درج ہے۔ خط شکستہ آمیز نستعلیق ہے۔ کاغذ قدیم ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی میں لکھے گئے ہیں۔

کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔ البتہ تاریخ کتابت رمضان ۱۰۹۵ھ درج کی ہے۔

۵۱ ورق ۔ ۱۹ سطور فی صفحہ ۔ ۶ × ۹۔

۴۹۸۔ دیوانِ درد

کلام۔ اردو

خواجہ میر درد

اردو کے مشہور شاعر میر درد کے دیوان کا ایک اور قلمی نسخہ ادارے میں نمبر (۵۲۳) پر موجود ہے، اور اس کا ذکر تذکرۂ اردو مخطوطات جلد اول کے صفحہ ۱۰۱ پر شایع ہو چکا ہے۔

زیر نظر نسخہ مکمل ہے، اور سنہ ۱۲۶۳ھ میں نرمل (حیدرآباد) میں نقل کیا گیا ہے۔ خط رواں نستعلیق ہے۔ صاف پاک لکھا گیا ہے۔ حاشیے پر مختلف نسخوں کے الفاظ اور اشعار کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ ہر غزل میں شاعر کا تخلص سرخ روشنائی میں لکھا گیا ہے۔ یہ نسخہ نواب عنایت جنگ بہادر کا عطیہ ہے۔ پہلے ورق پر ان کے دستخط اور آخری ورق پر ایک مدور بیضوی مہر ثبت ہے۔

اس نسخے میں ادارے کے نسخہ نمبر (۵۲۳) سے زیادہ اشعار درج ہیں۔ چنانچہ وہ نسخہ جس غزل ... اشعار پر ختم ہوا ہے اس کے بعد بھی اس زیر نظر نسخے میں مزید دس ورق، یعنی (۲۶۰) شعر شریک ہیں۔ اس میں خمسے اور ترکیب بند بھی شامل ہیں جو نسخہ نمبر (۵۲۳) میں نہیں ہیں۔

آغاز:۔ مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا　　حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

آخری اشعار یہ ہیں ؎

اے درد جہاں کہیں میں دیکھا　　وہ یار مرا ہی جلوہ گر ہے
خاموش ہو مت ستا کسی کو　　آتا ہے نظر خدا کسی کو

اس کا ترقیمہ حسب ذیل ہے جس سے کاتب کا نام، تاریخ کتابت اور مقام کتابت وغیرہ کا پتہ چلتا ہے:۔

"تمت بالخیر کتاب دیوان خواجہ میر درد بسبب فرمایش مشفقی محمد حسین جمعدار
ارقام یافت۔ بایں کہ ہذا تسطیر از دست خاک پائے خلق اللہ سید مراد علی شاہ
ساکن نرمل بہ تاریخ سلخ ذیحجہ یوم دوشنبہ وقت یک پاس در ساعت مشتری
ارقام اختتام شد۔ محررہ فسخ مسطور سنہ ۱۲۶۳ ہجری۔"

اس ترقیمہ کے بعد اس کاتب نے کسی شاعر نوری کی غزل نقل کی ہے جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

مطلع:۔ جس کے دل میں نقشِ اسم ذات ہے　　ذکر مطلق اس کو دن اور رات ہے

مقطع:- چُپ رہو توری زباں کوں قید کر جو کہ مرشد سے تجھے اثبات ہے

۲۳ ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ - ۶ × ۳½"۔

۴۹۹. دیوانِ دردؔ

کلام۔ اُردو

خواجہ میر دردؔ

اس سے قبل دیوانِ دردؔ کے اور دو نسخوں کا ذکر گذر چکا ہے (دیکھو نمبر ۴۹۸ و ۵۲۳) یہ دیوان ان دونوں نسخوں سے زیادہ پاک صاف اور قدیم ہے، اور بہت خوش خط ہے۔ خاص اہتمام سے نقل کیا گیا ہے۔ اس کے ہر صفحے پر سُرخ روشنائی میں جدولیں ہیں۔ سیاہی نہایت روشن ہے اور کاغذ بھی بہت عمدہ اور باریک ہے۔ ہر غزل میں تخلص بھی سُرخ روشنائی میں لکھا گیا ہے۔ رسمِ خط اور نہجِ کتابت سے دردؔ کے قریبی زمانے میں مکتوبہ معلوم ہوتا ہے۔ ناقص الآخر ہے، اس لیے کاتب اور سنہ کتابت کا علم نہ ہو سکا۔

اس دیوان کی ابتدا تو ان ہی اشعار سے ہوتی ہے جو نسخہ نمبر (۴۹۸) میں درج ہے، لیکن آخر میں کلام اس نسخے سے بھی زیادہ ہے۔ ان دونوں نسخوں میں کافی اختلافات بھی ہیں۔ مثلاً نسخہ نمبر (۴۹۸) کے آخری شعر اس زیرِ نظر دیوان میں اس طرح لکھے گئے ہیں ؎

اے دردؔ جہاں کے تیں میں دیکھا وہ یار مرا ہی جلوہ گر ہے
خاموش ہو مت جتا کسی کو آتا ہے نظر خدا کسی کو

وہ نسخہ ان ہی اشعار پر ختم ہوتا ہے، لیکن زیرِ نظر نسخے میں اس کے بعد بھی مزید ۱۳ شعر درج ہیں اور پھر یہ نسخہ مکمل بھی نہیں ہے۔ آخری اوراق محفوظ نہیں رہے۔ موجودہ آخری ورق کی پچھلی سطریں بھی تلف ہو گئی ہیں۔ یہ نسخہ ان اشعار پر ختم ہوتا ہے ؎

مینا کو نہ توڑ محتسب تو میرے تئیں سنگسار کرنا
ظالم ہے تری یہ چشمِ قاتل عاشق سے ادب نہ چارہ کرنا

اس کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہے:-

"مجموعۂ ہذا از ملک محمد عبدالرحمان عفی اللہ عنہ۔"

۴۳ ورق - ۱۴ سطور فی صفحہ - ½۵" × ½۲"۔

۵۰۰. علم الاقوام

تاریخ تمدن۔ اُردو

انتھنالوجی یا علم الاقوام پر یہ ایک اُردو رسالہ ہے جو ناقص الآخر ہے۔ اس کے مولف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ اس مسودے کے ساتھ سید منظر علی اشہر مرحوم کا ایک خط بھی محفوظ ہے جس سے اس مسودے کے مولف کی نسبت شاید کچھ پتہ چل سکے۔ یہ مسودہ خود مولف ہی کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ اشہر کا خط یہ ہے:-

"قبلہ و کعبہ بتسلیم
کام کی فرصت بہ مشکل اتنی فرصت دیتی ہے کہ کبھی کبھی ادبا کی تصنیف سے اپنا دل بہلا لیا کرتا ہوں۔

اپنے "کانِ نمک" سے لذت حاصل کر رہا تھا کہ "علم الاقوام" پر آپ کی نامکمل کتاب نظر آئی۔ یاد پڑتا ہے کہ اس کے ابتدائی دس صفحے آپ کے پاس غالباً اٹاوہ سے روانہ کیے تھے، اور آخر حصہ ابھی لکھنے کو باقی تھا۔ میں آپ کا مسودہ اس غرض سے واپس کرتا ہوں کہ ایسے پاکیزہ خیالات نامکمل حالت میں نہ رہیں۔ میں اس کی نقل بھی روانہ کرتا ہوں تاکہ اگر ابتدائی حصہ گم ہو گیا ہو تو آپ کو میرے اوراق سے مدد ملے۔

میں اس کو اپنے رسالے "مشورہ" میں شایع کرتا، لیکن اب یہ خیال یہاں کے مناسبِ حال نہیں ہے۔ اس لیے اب بھی کتابی صورت میں شایع کرنے کے لیے تیار ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ خود اس علمی مضمون کی خاطر اور مجھ ناچیز کا پاس فرما کر اسے مکمل فرما دیں گے۔

سگِ آستانِ مرتضوی، سید منظر علی"

روز پنجشنبہ کوٹھی نواب محسن الملک مرحوم۔ حیدرآباد دکن

اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے، لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقریباً ۳۰ سال قبل کی تحریر ہے، اور منظر علی اشہر مرحوم کے ابتدائی قیام حیدرآباد کے زمانے میں لکھا گیا ہے۔ یہ تاریخ علم الاقوام غالباً انگریزی کتب کو پیشِ نظر رکھ کر مرتب کی جا رہی تھی۔ مولف کا اسلوب بیان سنجیدہ اور عالمانہ ہے۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:۔

"اِتھنالوجی یعنے علم الاقوام ایک معتدلانہ اظہار، انسان کے ان گروہوں اور مجامع اور ان کے انتظامات کا ہے جن کو اصطلاح میں ایل، دُودمان، قبیلہ اور ملت کہتے ہیں۔ خصوصاً ان کی ترقی کے ابتدائی مراتب میں جب کہ وہ وحشی اور بربری تھے، لیکن اتینا گرافی میں ان کی توضیحی تفصیل کو بیان کیا جاتا ہے۔"

یہ مسودہ اس عبارت پر ختم ہوتا ہے، جس سے ظاہر ہے کہ مسودہ نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا:۔

"ابتدائی قبائل اور خانہ بدوش شکاری قبائل جہاں کہیں رات کی تاریکی ان کو گھیر لیتی ہے وہیں اپنی رات کی آرام گاہ ترتیب دے لیتے ہیں، جیسے جنوبی زنگی اور بش مین اور بوٹوکود قومیں۔ اس کے لیے وہ درختوں کی پتلی ڈالیوں اور ٹہنیوں سے ایک ٹٹی بنا کر اور اس پر پتے جما کر سی دیتے یا باندھ دیتے ہیں، اور ان ٹٹیوں کو ہوا کے مقابل اپنے جھونپڑوں کے دروازہ"

یہ کتاب غالباً طبع نہیں ہوئی ہے، اور نہ اس کے متعلق مزید کوئی معلومات حاصل ہو سکیں۔

۳۸ صفحات — ۳۶ سطور فی صفحہ — ۸ × ۱۳ –

اشاریہ

اس تذکرے میں اشخاص، کتب و رسائل اور مقامات کے نام اس کثرت سے آئے ہیں کہ ان کے اشاریہ کی ترتیب ایک مشکل کام تھا لیکن مولوی محی الدین احمد صاحب ایم اے جامعہ عثمانیہ لائق مبارک باد ہیں کہ انھوں نے دو ماہ کی محنت کے بعد اس کو مکمل کر لیا جس کے لیے منجانب ادارہ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ (مرتب)

(الف)

ابا سیٹھ۔ محمد ۵۵، ۶۱، ۱۶۰،
آباد۔ مہدی حسین خاں ۴۰/۵
ابراہیم بیگ ۲۹، ۸۲،
ابراہیم بیگ خاں ظفر الدولہ مبارز الملک ضابط جنگ ۴۸،
ابراہیم عادل شاہ ۵۸،
ابراہیم علی خاں تیر ۴۵،
ابراہیم محمد ۸۲،
ابرو ۱۰۲،
ابن خاتون۔ محمد ۳۴، ۳۵، ۱۱۱،
ابن حجر ۱۴۴،
ابن نشاطی ۲۴، ۴۳،
ابوالقاسم ۱۳۹،
ابوبکر صدیقؓ (حضرت) ۴۷، ۷۷،
ابو حامد محمد غزالی ۷۶،
ابوالبقا بن عبدالباقی الحسینی ۵۲،
ابوالعباس احمد بن محمد بن علی الیمنی ۱۵،
ابوالفضل علامہ ۴۰/۱، ۵۳،
اُتا ولی ۱۱۹
آتش۔ خواجہ حیدر علی ۴۰/۴، ۵۹،
اٹاوا ۱۵۲
اثبات الاحوطیہ فی الجمع بین الظہر والجمعہ ۱۱۲

اجودھیا ۴۲، ۴۳، ۴۴،
اجین ۵۲،
احسن اللہ خاں ۹۳،
احکام معاد و معاش ۱۲۵،
احکام الصلوٰۃ ۷۲، ۷۹، ۱۲۰،
احمد (مولانا) ۶۰،
احمد آباد ۱، ۶۰، ۷۷، ۱۴۸،
احمد اللہ خاں حکیم ۱۲،
احمد حسین ۱۰۲،
احمد شاہ (بادشاہ) ۱، ۶۱، ۷۹،
احمد علی ۳۹،
احمد نگر ۱۳۲، ۱۳۳،
احوال شب زفاف ۴۰/۹،
احوال قیامت ۲۷،
اختر۔ فصیح الدین احمد ۸۴،
اخلاق ناصری (رسالہ) ۱۴۹،
ادعیہ حزب الاعظم ۱۴۹،
ادعیہ و دلائل الخیرات ۱۴۹،
اڈلور جنکنول (سرکار گلشن آباد) ۱۰۶،
آرام دل ۱۹،
آرام جگر ۱۴۳،
ارتیح ناصر الوجود ۳۲،
ارتضا علی خاں۔ محمد۔ قاضی القضاۃ ۹۵،

اردو نثر پارے ۹۴، ۱۳۲،
ارشاد نامہ ۲۴، ۹۴،
ارکاٹ ۳۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۴۰/۲
اساس الاسلام ۸،
اساس المصلی ۱۴،
اسحٰق ۷۳، ۷۴، ۷۵،
اسد اللہ حسین القادری۔ سید ۲،
اسرار علی شاہ۔ سید ۱۵۰،
اسرار غوثیہ ۱۸،
اسمٰعیل سید ولد سید اسحٰق ابن سید میراں مہدی ۸۱،
آسماں جاہ بشیر الدولہ ۳۲،
اسناد سورۂ مزمل ۳۸،
اسناد جہل کاف ۳۸،
اسیر۔ جلال الدین ۹۲، ۹۳،
آشرف ۲۴، ۲۵،
اشہر۔ سید منظر علی ۱۵۱، ۱۵۲،
اصطلاحات حدیث ۱۱۹، ۱۲۰،
آصفجاہ اول ۶،
آصفجاہ سادس ۴۵، ۱۴۲،
آصفی حسام الملک خان خاناں ۶، ۱۲۳، ۱۲۴،
اعجاز احمدی ۷۸،
اعجاز اسلام ۸۸،
اعجاز الدین۔ غلام ۱۰۳،
اعظم خاں ابن خاں مہمند محمد ۵،
اعظم التفاسیر ۱۳۵،
اعظم۔ محمد لکھنوی ولد افضل علی ولد قاضی سیف اللہ ۴۰/۱
اعمال مسمہ ۱۸،
اعمال نجوم ۱۲۷،
افسق ۲۰، ۲۲،
افضل اللہ خاں مرزا ۳،
افضل شاہ قادری۔ محمد ۴۹،
افضل۔ محمد ۱۲۴،
اقبال یار جنگ ۹۸،
اکبر آباد۔ (آگرہ) ۵۲،
اکبر۔ جلال الدین (بادشاہ) ۱۴، ۹۴،
اکبر۔ محمد ۵،
اکوبی نعل ۳۶، ۳۷،
آگاہ۔ محمد باقر ۱۶، ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۷، ۴۰/۲، ۶۴،
اگرگل ۳۲،
آگرہ (اکبر آباد) ۵۶، ۱۲۲،
الطاف الدین۔ منشی محمد ۱۴، ۲۹،
الفت۔ محمد علی شاہ ۲۱،
آلی۔ محمد بہار الدین ۱۸،
الہ آباد ۱۴،
الموسی (رسالہ) ۱۳۵،
امام الدین ۱۳۷،
امانی ۲۴،
امان اللہ حسینی ۱، ۶۷،
امان اللہ خاں عرف پیپو میاں ۹،
امجد علی شاہ ۲۵،
امجد۔ شیخ ۳۹،
آمدن نامہ ۴۰/۲،
امر سنگھ خاکی ابن بدر سنگھ ابن رائے دیبی داس ۴۰/۱،
امیر الدین۔ محمد محتسب نبولہ ۹۲، ۹۳،
امیر خسرو ۵۳،
امیر شریف ۸۳،

امیر علی ۷۶،
امین الدین۔ سید ۱۰۳،
امین الدین۔ محمد ۱۲۳،
امین بیگ۔ محمد ۱۲۶،
امین سیتانی۔ محمد ۴۷،
انتخاب رسالہ رفیع الدین ۴۰،
انتخاب کلام میر، شاہی وغیرہ ۹۰،
انشاء۔ میر انشاء اللہ خاں ۴۰/۲،
انشائے تسکین ۱۰۶،
انشائے دلکشا ۴۰/۲،
انشائے مروارید ۱۴۳،
انشائے نعمتی ۵۳، ۴۷،
انندپور (تعلقہ ملباری) ۱۱۵،
انوار ۱۳۵،
انوار اللہ خاں فضیلت جنگ ۴۹، ۱۲۰،
انوار الدولہ ولد محمد انور خاں بہادر جنگ ۹۴،
انور الدین خاں والاجاہ ۴۰/۱، ۶۲،
اوجین ۱۴،
اودھ ۳۵،
اورنگ آباد ۱۰، ۴۱، ۱۲۳،
اورنگ زیب عالمگیر ۳۹، ۹۸، ۱۳۲،
اوصاف الاشراف ۱۴۹،
اویس۔ محمد ۱۱۳،
ایمان۔ شیر محمد خاں ۲۷،

(ب)

باجن۔ شیخ برہان پوری ۵۰،
بازو فاختہ ۲۱،
باسط بیگ۔ مرزا ۳۷، ۴۰/۱،
باغ ابراہیم ۴۰،
باقر ۱۱۰،
بالکنڈہ ۹۲،
بایزید بسطامی (رسالہ) ۹۸، ۹۹،
بحری۔ قاضی محمود ۹۷، ۹۸،
بدیع الدین۔ محمد واعظی ۱۳۱،
بڈن خاں (کاتب) ۷۵،
برق بخشی الملک فتح الدولہ ۴۰/۷،
مرزا محمد رضا خلف میر
کاظم علی صابح
برق۔ لکھنوی ۴۰/۶، ۴۰/۷،
برق۔ میر کاظم علی موسوی ۹، ۱۵/۳۰، ۳۵، ۴۰/۲،
برہان الحق ۹۴،
برہان الدین ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰،
برہان الدین خاں۔ محمد۔ حاجی ۱۱۳،
حافظ ابن سید محمد نور الحسن خاں
بہادر
برہان اللہ حسینی سید شاہ ۱۳۰، ۱۴۳،
برہان پور ۹۴،
برہمن۔ چندر بھان ۱۲۲،
بریلی ۴۳، ۴۰/۳
بزرجمہر حکیم ۶۷،
بستان التفاسیر ۱۲۵،
بسوراج بہادر راجہ ۶۱،
بسم اللہ خاں ۸۱،
بسمل۔ امیر حسن خاں خلف ۴۰/۶
عاشق علی خاں کاکوری
بسمل۔ پنڈت سندر لال خلف ۴۰/۶
بخشی ٹیکا رام لکھنوی
شاگرد ناسخ
بسمل۔ جابر علی سید رئیس پہاڑ گڑھ ۴۰/۶

بسمل. عبدالحکیم محمد خلف حکیم مہر بخش برادر زادہ امام بخش صہبائی ۳۰/۹،
بسمل. لکھنوی ۳۰/۹، ۳۰/۹،
بسمل. محمد حسین حافظ خلف حافظ محمد بخش دہلوی ۳۰/۱،
بسمل. محمدی بیگ لکھنوی خلف مرزا محمد امین ۳۰/۹،
بسمل. محمدی عرف میاں دہلوی ۳۰/۹،
بشیرالدین احمد. قاضی ۱۳۳،
بشیر: بشیرالنساء بیگم ۱۲۱،
بغداد شریف ۱۰۸،
بکٹ کہانی ۴۹،
بلارم ۱۹،
بلاقی. سید ۲۱، ۳۰،
بلخ ۷۷،
بلہاد ۳۹، ۱۳۱،
بندہ ۴۷،
بندہ نواز خواجہؒ ۲۰، ۲۳، ۳۹، ۴۴، ۴۷، ۹۲، ۷۶، ۹۴، ۱۱۴، ۱۳۲، ۱۴۳،
بنوالی چند ۴۲،
بودھن (مصطفیٰ آباد) ۱۴،
بورگاؤں ۷۷،
بوستان ۱۱۸، ۳۰/۲،
بوستان خیال ۹۰،
بوعلی قلندر شاہ شرف ۱۶، ۹۰،
بہاء الدین محمد ابراہیم ترمذی ۱۱۸،
بہاء الدین محمد آلاعلی ۵۱، ۱۰۴، ۱۱۱،
بہادر بیگ ۳۰/۸،
بہار بنگالہ ۷۰،
بہار دانش ۹، ۴۱، ۶۰،
بہارستان عشق ۱۰۱، ۱۰۳،
بہار گلشن ۱۸،
بہرام جنگ قادر نواز خاں ۳،
بھینسہ ۱۳۷،
بھگوانی داس ۱۲۲،
بھگوت گیتا ۲۰،
بیاض رقعات ۶،
بیاض قدیم میراثی ۱۰۵،
بیان رحم کا ۹۱،
بیان روح ۲،
بیجاپور ۹۵، ۹۷، ۷۰، ۷۳، ۱۰۱،
بیجود ۳۵،
بیاض اشعار ۹۰،
بیدل. مرزا عبدالقادر ۱۰۷، ۱۱، ۵۳، ۱۰۹، ۱۱۰،

(پ)

پان گاؤں (بیڑ) ۹۴،
پٹن ۵۵،
پدماوت ۳۲،
پربھنی ۳۳،
پربودھ چندر ۴۲،
پنجاب میں اردو ۱۳۱،
پنچھی باچھا ۱۹، ۳۰، ۱۱۵، ۳۰/۸
پنج گنج ۱۱۹،
پندنامہ ۳۰/۱
پندنامہ لقمان ۹۹،
پورن مل ۱۲۲،
پھول بن ۲۳، ۳۳،
پریم کہانی ۴۶،

(ت)

تاج محمود قادری ۳۶،
تاریخ بدر ۲۸،
تاریخ تمدن یورپ ۲۰، ۳۲،
تاریخ ٹیپو سلطان ۵۵،
تاریخ دکن ۱۴۴،
تاریخ فرشتہ ۱۱۱،
تاریخ کیمیا ۱۳۵،
تاریخ ہندوستان ۱۷،
تانا شاہ ابوالحسن ۵۵،
تبصر القراء ۳۷،
تجلی علی شاہ ۵۱،
تحفۃ النساء ۱۶، ۳۰،
تحفۃ النصائح ۴۷، ۴۸، ۶۳،
تحفۃ الاسرار ۶۶، ۶۷،
تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول ۲، ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۷، ۶۳، ۶۴، ۶۶، ۷۸، ۸۱، ۸۳، ۸۴، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۴، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۵، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۴۰/۱، ۱۴۰/۲، ۱۴۰/۵، ۱۴۰/۸، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۵۰،
تذکرہ گلشن ہند ۹۸،
تذکرۃ الامام ۹۴،
تراب شاہ ۱۰۹،
ترجمہ اعتقادات ۱۰۴،
ترجمہ چہل حدیث ۱۳۱،
ترجمہ مفتاح الفلاح ۵۱،
ترچناپلی ۷۳،
ترکیب بند کرامت ۱۳۹،
تزک آصفیہ ۵۱،
تسکین، غفور علی ۱۰۶،
تعدد وجود ۴۵،
تفسیر اذا جاء ۱۰۵،
تفسیر عزیزی ۱۲۵،
تقویۃ الایمان ۱۴۵،
تکرار عشق ۳۰،
تکملہ جامع عباسی ۱۱۱،
تلسی رام، منشی لالہ ۷،
تمہیدات عین القضات ۱۳۰،
تناولی ۲۹،
تنبیہ الغافلین ۱۱۸،
تنویر عقل ۱۴۰،
توکل بیگ ۱۱۲،
تواریخ ایمہ ۹۹،
تواریخ فرخندہ ۱۲،
توحید الوجود ۹۰،
توحید مطلق وجدان الحق ۴۰،
تزک قطب شاہیہ ۱۰،
توکل بیگ ۱۱۲،

(ٹ)

ٹیپو سلطان ۵۵، ۷۵،
ٹیکمال ۱۳۲،

(ث)

ثاقب، میر مہدی الحسینی ۹۵،

ثناء اللہ۔ میر مانکپوری ٥٦،

(ج)

جام جہاں نما ١٢٨،
جام زر (یا چہار چمن) ١١٣، ١١٤،
جامع القوانین ٦، ٥٤،
جامع القوانین معروف بہ انشائے خلیفہ ٥٨،
جامع المعجزات ٦٩، ٧١،
جامع عباسی (شرح) ٣٤، ١١١، ١١٢،
جامی۔ عبدالرحمٰن ٣٥، ٥٨، ٦٦، ٨٠، ١٢٢، ١٣٤، ١٤١، ١٤٤،
جان۔ میر یار علی لکھنوی ٤٠/٥، ٤٠/٦، ٨٩،
جانم۔ شاہ برہان الدین ٩، ٢١، ٢٤، ٣٩، ٩٤،
جدہ ٦٦، ٩٧، ١٠٠،
جرجانی۔ عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن ١٢٦، ١٣١،
جعفر بیگ (کاتب) ولد دوست بیگ ١٣٧،
جعفر علی خاں ١٠٦،
جعفر محمد (کاتب) ١٤٣،
جعفری۔ سید محمد حسین ٢٣،
جغرافیائے طبیعی ٩،
جگ موہن ١٦،
جلال الدین ابو عمر عثمان ابن الحاجب ١٣٤،
جلال الدین بخاری۔ سید ٤٤،
جمال الدین ١٠١،
جمال الدین۔ الشیخ محمد صالح ابن شیخ ابراہیم بن محمد عزیزی التبریزی ٦٣،
جمال الدین محمد بن یوسف بن ہشام انصاری شیخ ٥٧،
جمال الدین مغربی ٣٩،
جنگ نامہ محمد حنیف ١٧، ٨٣،
جنگلی تشریف۔ جوالدار ١٢٧،
جنونی ٣٥،
جواہر الحکم ١٤١،
جونپور ٣،
جیون پور ٤٢، ٤٣،
جیون خاں ابن یعقوب خاں ١٤،

(چ)

چشمۂ فیض ٢٣،
چکی نامہ ٢٤،
چندا۔ ماہ لقابائی ١٢٨،
چندر بدن و ماہیار ١٩،
چندو لال مہاراج ١٠، ١١، ٢٠، ١٤٤،
چہار درویش ١٩، ٢٨، ٢٩، ١١٦،
چہار عنصر ١٠٩،
چہار کرسی ١٨، ١١٧،
چھپرا (تحصیل) ١٢٢،
چیناپٹن ٣٠، ١٠٣،

(ح)

حاتم ٧٩،
حبیب اللہ قادری۔ سید ٧٧، ١٣١،
حاشیہ بر رسالہ میر ١٠٠،
حاشیہ خیالی ٥٧،
حاشیہ قطبی ١٥،
حاشیہ ملا جامی ١٣٤،
حاشیہ من درین ١٦، ٢٢،
حاشیہ میر ٣٨،

حافظ ۴۸، ۹۳، ۱۱۸، ۱۴۷،
حالات وتصانیف محمد شمس الدین ۳۵،
صدیقی
حامد صدیقی حافظ قادری ۹۱، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۳،
۱۳۴،
حبیب العیدروس ۱۳۰،
حرارت۔ شیخ داؤد ۱۱۴،
حروفات سرو ننہ بہر ۴۷،
حزب البحر ۱۰۸،
حسن حضرت امام ۱۳۰،
حسن استرآبادی ۱۰۵،
حسن القادری ۳۷،
حسن خاں بہادر۔ سید ۶۲،
حسنات العارفین ۱۳۶، ۱۱۵،
حفظ مراتب ۱۳۲،
حسین احمد ۱۷، ۲۶، ۱۰۰، ۱۱۷، ۱۳۰،
حسین ابن حسن ۵۴،
حسین بن معین ۲۳،
حسین علی خاں (پروفیسر) ۴، ۲۸، ۱۱۶، ۱۴۱،
حسین علی۔ محمد ۵۶،
حسین یار خاں ۶۹،
حسین۔ حضرت امام ۱۳۰،
حسینی بادشاہ۔ سید ۳۴، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸،
حسینی پیر بادشاہ ۱۱۰،
حق نما ۹،
حقیقت المحققین ۳۴،
حکمت بزرجمہر ۹۱،
حکومت رائے ۴۱،
حملہ حیدری ۲۸،
حمید الدین۔ محمد۔ ۱۰۱،
حیدر ۲۰،
حیدرآباد دکن ۱، ۲، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۲۰، ۳۲،
۳۵، ۴۱، ۴۵، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۱، ۵۸،
۶۲، ۶۴، ۷۳، ۷۷، ۷۸، ۹۱، ۹۴،
۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲،
۱۰۷، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۳،
۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹،
۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۷،
حیدر حسین بن عزیز الدین آملی ۱۰۴،
حیدر فقیر اللہ شاہ ۲۹، ۱۱۷،
حیدر علی خاں سلطان ۵۵،
حیدر علی وفاقانی میر بن حیدر قلی بیگ ۱۰۵،
بن محمد عارف
حیدری۔ سید حیدر بخش ۳۱،

(خ)

خاموش۔ معین الدین ۱۴۰، ۱۴۱،
خان جہاں لودھی ۹۸،
خان خاناں عبدالرحیم ۹۱،
خان محمد۔ قاضی ۱۸،
خاوند شاہ محمد ۶۰،
خدانما شاہ سید شاہ میراں جی حسینی ۱۳۰،
خاصیت چہل اسمار باری تعالیٰ ۱۰۴،
خرد ۹۰،
خزانہ عبادت ۸۲،
خسرو ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۴۱،
خضر خاں نپی نواب ۷۰،
خطبہ الحاقیہ من علمار کلکتہ ۶۵،
خلاصۃ الاحکام ۸۲،
خلاصۃ التصانیف ۱۲۴، ۱۲۵،

خلاصہ شاہنامہ ۱۱۲،
خلاصۃ المسائل ۳۶،
خلیل۔ مرزا علی ابراہیم ۱۰۷،
خواجہ۔ رحمت اللہ سید ۱۱۹، ۱۲۰،
خواجہ وفا ۴، ۵،
خواجہ یٰسین ۴،
خوان نعمت ۱۸،
خوب ترنگ ۱۳۲،
خوب محمد چشتی ۱۳۲، ۱۴۸،
خورشید علی۔ میر ۳۰،
خوشنود ۱۰۵،
خیرات علی بیگ ولد صفدر علی بیگ مرزا ۴۶،
خیر الدین محمد العمری ۱۴۵،
خیر الدین۔ محمد۔ ولد حاجی غلام محی الدین ۱۲۵، ۱۲۶،
خیر الزاد الیوم المعاد ۱۴۵،

(د)

دارا شکوہ۔ محمد ۸، ۹، ۳۶، ۱۱۵،
داستان بارہ امام ۶۸،
داغ۔ نواب مرزا خاں دہلوی ۴۹،
دانش۔ میر دلاور علی ۴۶، ۴۷،
داؤد ۲۵،
در اسرار ۲۰،
درد۔ خواجہ میر ۱۵۰، ۱۵۱،
درگا پرشاد لالہ ۷،
درود تاج ۱۴۹،
درویش محمد ۱۴، ۱۱۹،
دریا ۲۰، ۲۱، ۴۰/۲
دستگیر ۷۷،
دستور الاتقیاء ۲۳،
دستور المبتدی ۱۱۹،
دعائے داؤد و سریانی ۲۱،
دعائے سریانی (ترجمہ فارسی) ۹۵،
دعائے صبوحی ۱۰۵،
دل افروز ۶۶،
دلدار علی مرزا ۶،
دلاور الدین ولد محمد غوث ۱۱۴،
دلاور علی۔ حکیم ۱۱۴،
دلدل نواز ۷۹، ۸۵، ۸۶،
دوا دین مزاج ۳۲،
دو و دو دنیا ۹۴،
دولت رائے لالہ ۱۲،
دہلی ۵۲، ۶۸،
دہ مجلس ۱۰، ۳۰، ۱۱۷،
دین و دیپک ۲۸،
دیوان یوسف علی خاں ناظم ۱۱، ۹۰،
دیوان اسیر ۹۲،
دیوان آصفی ۱۲۳،
دیوان انشا ۴۰/۲،
دیوان اول اردو میر ۱۳،
دیوان بیدل ۵۳، ۵۴، ۱۰۹،
دیوان حافظ ۴۴، ۹۳، ۱۱۸،
دیوان درد ۱۵۰، ۱۵۱،
دیوان رنگین ۶۵،
دیوان سوز ۱۱۵،
دیوان سلام و نوحہ جات آصفی ۱۲۳،
دیوان سلطان ۸۹،
دیوان شمس تبریز ۹۵،
دیوان عاجز اورنگ آبادی ۲۵،

دیوان عصر ۲۱،
دیوان فی الحال شاہ ۴۰/۳،
دیوان مظہر ۲،
دیوان معین ۹۱،
دیوان ناسخ اول ۲۷،
دیوان ولی ۲۰، ۲۳،
دیوان یقین ۲۶،
دیو گلی (آگرہ) ۵۲،

(ذ)

ذکا حبیب اللہ منشی ۸۹،
ذکر و فکر صوفیا ۴۴،
ذکی محمد صدیق انصاری ۶۴،

زبور ۱۰۵،

(ر)

راحت جان ۱۶،
رائجل شاہ عبد العلی ۱۷،
رادہا کشن ۱۲،
راز اللہ عرف صاحب پیراں ۵۳،
رازی قطب الدین ۲۹،
رامچندر جی ۴۳،
رانا رائے ریواڑی ۵۲،
رحمان شاہ ۲۵،
رحمت الامت فی اختلاف الائمہ ۶۲، ۶۳،
رحمت اللہ خواجہ ۱۹، ۲۵، ۲۶،

رسالہ شیخ احمد ۱۲۹،
رسالہ ابو لہب ۲۲،
رسالہ اصلاح مسلماناں ۳۱،
رسالہ اطوار ۴۳،
رسالہ بی بی فاطمہ ۱۳،
رسالہ بے نماز ۱۷،
رسالہ تجوید ۱۲۴،
رسالہ تشریح احدیت ۱۰،
رسالہ جات وجود ۹،
رسالہ چہل تن ۳۳،
رسالہ حضرت سلطان بایزید بسطامی ۹۹،
رسالہ خرقہ خلافت ۱۳۶،
رسالہ درویش ۴۰/۳،
رسالہ سفر نامہ ۱۳۵،
رسالہ سلوک ۱۳،
رسالہ سوال وجواب ۹۸،
رسالہ شاہ مدار ۱۱۲،
رسالہ شرک و بدعت ۳۱،
رسالہ شہاب ۵۸،
رسالہ طب ۸۶،
رسالہ قارورہ ۱۲۷،
رسالہ وقفہ ۱۳۴،
رسالہ مقداریہ ۱۳۶،
رسالہ سلم العلوم ۶۲،
رسالہ منطق ۵۲،
رسالہ نجوم ۹۳،
رسالہ نصائح ۹۶،
رسالہ نصیحت ۶۷،
رسائل فقہ ۶۳،
رسول پور۔ ڈھاکہ ۱۲،

رضوان شاہ و روح افزا ۲۶،
رفعت۔ محمد علی شاہ ۲۸،
رفیع الدین خاں۔ عمدۃ الملک نواب ۱۴،
رفیع الدین شاہ دہلوی ۱۶،
رفیع الدین شاہ قندہاری ۴۰، ۵۶،
رفیع الدین محمد ۵۶،
رقعات ۱۱، ۱۲، ۷۶، ۹۹،
رقعات بیدل ۵۳،
رقعات قاضی زین الدین ۱۴۳،
رکن الدین ابو الفتح ۴۷،
رکن الدین سندھی ۱۴،
رکن الدین عماد دبیر ۵۹،
رند۔ سید محمد خاں خلف نواب سراج الدولہ غیاث الدین محمد خاں نیشاپوری ۴۰/۲
رمز محل ۳۲،
رنگین۔ سعادت یار خاں ۶۵، ۸۵،
روپ سنگار ۲۲،
روزنامہ رزیڈنسی ۱۹،
روشن علی انصاری جونپوری ۹۹، ۱۰۰، ۱۲۲، ۱۲۳،
روشن علی۔ میر ۱۱،
روضۃ الاحباب ۷۶،
روضۃ الارواح ۴۴،
روضۃ الاطہار ۷۸،
روضۃ الصفا ۶۰،
روضہ میاں شاہ یاہو ۸،
روضۃ الشہداء ۲، ۴۲، ۴۷، ۵۹، ۱۱۵،
رومی۔ جلال الدین مولانا ۹۲، ۱۰۵، ۱۱۸، ۱۲۹،
رومی شاہ ۴۰،
رویت الحق ۹۴،
ریاض الجناں ۲۱، ۴۰/۲
ریاض العارفین ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶،
ریاض النسوان ۸۲،
رے ۴۵،

(ز)

زخم۔ حافظ۔ سید شاہ ابو البرکات غلام محمد القادری ۱، ۱۵،
زلیخا ۲۲،
زمرد ۷، ۹،
زور۔ سید محی الدین قادری ڈاکٹر ۱۱، ۱۴، ۶۴، ۱۱۰، ۱۳۶،
زور آور جنگ بہادر (دیوڑھی محی علی) ۸۱،
زبدۃ الحساب ۴۱،
زین العابدین محمد قاضی ۱۴۳،
زین العابدین ۱۷،
زین بن عبد الکریم ۵۰،
زینت قاری ۱۳۷،

(س):

سالار جنگ (نواب) ۱۲۸، ۱۳۶، ۱۴۳،
سالک۔ غوث نما۔ سید سلطان محی الدین بادشاہ ۳۴، ۴۰،
سالوتر اپیان ۶۱، ۷۹، ۸۵،
سامانی۔ محمد علی ۷۶،
سانگڑے۔ سلطان سید شاہ علی مشکل آسان ۱۳۰، ۱۴۳،
ساوی نظام بن حسین ۱۱۱،
سبحات ۳۰،
سب رس (دکنی) ۳۴، ۷۷،
سحر البیان ۲۰، ۷۸، ۷۹، ۱۰۶، ۱۱۹،
سراج شاہ اورنگ آبادی ۲۵، ۹۰،

سدا سیوگری ۷۲،
سدانند ولد چھبیل داس ۵۲،
سُدی عنبر ۳۲،
سراپائے ماہ لقا ۱۲۸،
سرالاسرار ۱۰۷، ۱۰۸،
سرالسلوک ۱۰۸،
سرمست۔ سید شاہ جلال الدین ۷۵،
سرمۂ اغنیا ۷، ۱۱، ۵۳،
سلک السلوک ۱، ۴، ۱۰،
سلطان ۸۹،
سلطان بہادر گجراتی ۷۵،
سلطان شاہ صفی ثانی ۵۱،
سعادت الکونین ۱۳۰،
سعد الدین تفتازانی (علامہ) ۵۷،
سعد اللہ خاں (آصفجاہ) ۴۰/۱
سعدی شیرازی ۱، ۴۰/۲، ۳۵، ۷۳، ۱۰۷، ۱۱۸، ۱۳۸،
سعید عبدالمقتدر محمدؒ ۹۰،
سفر السعادۃ ۱۳۷،
سفینۃ الاولیاء ۸، ۳۶، ۱۱۵،
سکندر آباد ۱۲، ۱۶،
سکندر جاہ بہادر ۹، ۱۱، ۲۰، ۷۸،
سلطان احمد خضری کابلی ۱۴۶،
سنی ۱۴۰،
سوالات دارا شکوہ وجوابات بابا لعل ۳۷،
سوالات گذرین وجوابات ہادی ۱۷،
سودا۔ میرزا رفیع ۲۳، ۲۵، ۲۸، ۷۵، ۱۰۲،
سورۂ مائدہ ۵۰،
سوز میر محمدی ۱۰۲، ۱۱۵،
سوانح دکن ۱۲۱،
سہ نثر ظہوری ۵۴،
سید ابو سعد اسمٰعیل ۱۳۴،
سید احمد ابن سید اسمٰعیل ابن سید احمد حبیب اللہ ۹۰،
سید احمد بادشاہ ۱۳۳،
سید پیر ۱۰۳،
سید۔ سید ابراہیم ۲۱،
سید شریف۔ سید شاہ محی الدین ۱۲۰،
سید شریف جرجانی علامہ ۵۶،
سید عالم بیجاپوری ۹۹، ۷۱،
سید عالم ہستیڑوی ۸۱،
سید علی ترمذی ۱۱۳،
سید علی سانگڑے سلطان شکل آسان ۱۲۷،
سید علی ہمدانی میر ۴۴،
سید عمر ۷۰، ۷۱،
سید غلام مصطفیٰ عرف مصطفیٰ خاں ۹۲،
سید محمد۔ پروفیسر ۲، ۱۰۳، ۱۳۱، ۱۳۵،
سید محمد (کاتب) ۱۲۵،
سید محمد ضمیر نقوی ۱۳۵،
سید محمد قادری نور دریا عرف مولی پیرا ۱۱۲،
سید محمد ابو الفضل ۱۳۳،
سید مرتضیٰ ابن سید شاہ قدر عالم قادری الشطاری ۵۱،
سید محمدی ۷۶،
سید میراں ابن سید پیر ۷۴،
سید یٰسین ۵۹،
سید یوسف ۸،
سیرت نبی صلعم ۷۶،
سیف الملوک ۱۹،
سیفی ۲۲،

سیکاکول ۶۲،
سیوک ۱۷، ۸۳،

(ش)

شاد۔ سرکشن پرشاد ۱۲۴،
شادان۔ چندولال ۱۴۲،
شادی (نظم) ۲،
شاہ برہان ۲۲،
شاہ جہاں ۱۴۳،
شاہ جہاں آباد ۱۲، ۱۷، ۲۲، ۴۹،
شاہ چندا ۹۷،
شاہ حسین ۸،
شاہ راجو بن شاہ سفیر اللہ بن شاہ ۵۴، ۵۵، ۶۲، ۱۰۵، ۱۲۹،
راجو بن شاہ سفیر اللہ بن شاہ
اسد اللہ
شاہ شرف (مثنوی) ۲۲،
شاہ علی ادہونی ۲۹،
شاہ علی ۴،
شاہ عنایت ۱۸، ۸۴، ۱۲۵،
شاہ محمد خلیفہ ۶، ۵۴، ۵۸، ۵۹، ۱۳۶،
شاہ ملک (مثنوی) ۷۷،
شاہ نامہ فردوسی ۱۱۲،
شائق۔ مفتی اعظم علی ۱۴۱، ۱۴۷،
شجاع الدین میر حافظ ۲۶، ۱۱۲،
شجاع الدولہ بہادر ۴۲، ۴۳، ۶۶،
شجرہ چشتیہ مسکین شاہ ۱۸،
شجرہ سہروردیہ۔ مسکین شاہ ۱۸،
شجرہ کبرویہ مسکین شاہ ۱۸،
شراب جام ۱۴۸،
شرح سامی دیوانِ حافظ ۴۴،

شرح امالی ۱۱۳،
شرح جامع عباسی ۳۴،
شرح مایۃ عامل ۱۲۶، ۱۳۱،
شرح تہذیب ۱۳۱،
شرح خزرجیہ ۱۰۰،
شرح چغمنی ۱۲۹،
شرح عقاید اسلامیہ ۵۷،
شرح علامی ۴۰/۱
شرح فوائد ضیائیہ ۱۳۴،
شرح گلستاں ۶۵،
شرح محبت نامہ ۲۲،
شرح مفتاح العلوم ۵۶،
شرح میر شمس الدین ۱۵،
شرح وقایہ ۵۰،
شرف بخاری ۱۴۵،
شریف علی الجرجانی۔ سید ۶۰،
شعلہ۔ میر کاظم علی خاں ۳۰، ۳۱،
شفیق۔ لچھمی نارائن ۴۱،
شکر اللہ۔ شیخ محمد ۱۲،
شمائل الاتقیا ۵۹،
شمائل النبی ۴۰/۱، ۲۳،
شمائل نامہ ۱۱۹،
شمائل نبی و ادعیہ ۹،
شمس الامراء ۱۴،
شمس الدین محمد ۱،
شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن ۶۲، ۸۲، ۸۳،
الشافعی
شمس الدین بن حاجی حسین شیرازی ۱،
شمشیر خاں ۱۱۲،
شورا پوری۔ سید ابو سعد ۱۲۴،

شوق۔ محمد علی خاں ۱۸، ۱۹،
شوکت ۳۵،
شہاب الدین محمد ۵۸، ۵۹،
شہید۔ محمد عبدالکریم ۱۰۰،
شہید۔ ناصر جنگ ۶،
شیخ احمد ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۲۸،
شیخ احمد برادر محمد ولی ۱۴۳،
شیخ آدم ۸۸،
شیخ اسمٰعیل ۱۱۹،
شیخ صفی بن نصیر ۱۱۹،
شیخ محمد ۱۶،
شیخ محمود ۹۴، ض۲،
شیخ محمود بن شیخ عبدالواحد بن قاضی ۱۲۳،
شمس الدین
شیخ میراں بن محمد حسین ۱۲۶،
شیخ یوسف بن شیخ علاءالدین ۱۱۹،
شہید۔ محمد اسمٰعیل ۱۴۵،
شیدا۔ سید شاہ غلام محمد قادری ۱۱۳،
شیدا۔ نوازش علی ۴۸، ۴۹،
شیرازی قطب الدین ۳۵، ۳۶،

(ص)

صاحب ۲۵،
صدرالدین ابوالفتح بندگی خواجہ ۳۹،
صدرالدین شاہ ۲۴،
صدق مقال ۵۸،
صدیق خاں محمد بہادر ۹۰،
صرف و نحو (ہندی) ۶،
صفات امام ۱۰۰،
صبغۃ اللہ بن محمد غوث مدراسی ۸۴،

صلاح ۹۰،

(ض)

ضابطہ قواعد الحساب ۵۵،
ضعیفی۔ شیخ داؤد ۱۶، ۶۶،
ضیاء الدین بن سدید جرجانی ۱۰۴، ۱۰۶،
ضیاء الدین ابی محمد عبداللہ بن ۱۰۰،
محمد الخزابی اندلسی
ضیاء نخشبی ۴،
ضیاء، سید باقر حسین ۳۲،
ضیافت نامہ ۲۷،

(ط)

طبی نسخے ۱۱۳،
طبیعیات (نیچرل فلاسفی) ۱۴۱،
طغریٰ (طا) ۴۶،
طلسم اعظم ۹۰،
طور معرفت ۱۰، ۱۱، ۵۳،
طوطی نامہ ۲۱،

(ظ)

ظفر نامہ ۲۶،
ظہورالدین محمد کرم اللہ حسینی ۶، ۷،
میر شاہ
ظہوری (طا) ۵۴، ۵۸،
ظہیرالدین طوقی ۵،
ظہیر گرامی ۳،

(ع)

عابد ۸،

عادل بیگ مرزا ۱۴،
عارف بن ابو محمد القریشی الگنگوہی ۵۶،
عارف محمد ۱۲۴،
عاشقاں (کتاب) ۱۱۶،
عاصی ۸۹،
عالمگیر اورنگ زیب ۳، ۳۶، ۴۲،
عالمگیر نامہ ۸،
عالمگیری۔ محمد مراد ۱۲،
عالی۔ نعمت خاں ۲۰،
عباس صفوی ۱۱۱، ۱۱۲،
عباس علی میر۔ نبیرۂ حضرت میر محمد مومن الموسی الحسینی ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۴۰،
عبد۔ عبدالملک ۸۱، ۸۲،
عبدالادل بن علا الحسینی ۱۱۹،
عبدالجلیل ۱۱۷،
عبدالحکیم سیالکوٹی ۵۵،
عبدالحق محدث دہلوی ۱۳۸،
عبدالرحمن بن احمد الجامی ۱،
عبدالرحمن حسینی القادری سید ۴، ۵،
عبدالرحمن سید ۲،
عبدالرحمن بن عبدالرسول عباسی ۴۲، ۴۳،
عبدالرحمن قاضی ۱۱۶،
عبدالرحیم ۲۰،
عبدالرحیم ترقی ۵۹،
عبدالصمد ۱۱۳،
عبدالصمد بن افضل محمد ۵۲، ۵۳،
عبداللطیف قادری سید ۵۹،
عبدالعزیز دہلوی ۸۶، ۱۲۵،
عبدالعلی راجی شاہ ۱۷،
عبدالغفار ۱۲۰،

عبدالقادر ۴، ۵۲، ۱۴۷،
عبدالقادر شاہ ولد شیخ ولی اللہ دہلوی ۵۰،
عبدالقادر شاہ سوکھر پوری ۹۹، ۱۰۰،
عبدالقادر ولد علی صاحب ۷۷، ۷۹،
عبدالکریم ۶، ۱۲، ۱۰۱،
عبداللہ انصاری خواجہ ۱۱۴،
عبداللہ بیگ ابن اکبر بیگ ۸۲، ۸۳،
عبداللہ بن احمد بن محمود ابوالبرکات ۶۲،
عبداللہ بن حسن بن علی الملی الحسینی الجیلانی ۳۹،
عبداللہ بن حبیب اللہ میر ۹۲،
عبداللہ بن شیخ وجیہ الدین محمد ۹۵، ۹۷،
عبداللہ ابن صفی ۶۱،
عبدالماجد قادری بدایونی ۱۳۴،
عبدالمنتخب الکریم الدین القادری ۱۵،
عبدالملک بھروچی ۲۵،
عبدالنبی ابن قاضی عبدالرسول ۳۶،
عبدالواحد بن محمد عرب بن محمد حمید الخوانی ۶۰،
عبدی ۱۷،
عبرت و عشرت ۳۲،
عثمان رض حضرت ۷۴، ۸۸، ۱۱۹،
عثمان ہارونی خواجہ ۴،
عراقی شیخ ۱۱۰،
عروس عرفان ۹۷، ۹۸، ۹۹،
عروض سیفی ۲۲،
عزت خاں برہان پوری ۵،
عشرت کدہ آفاق ۱۳۲،
عصر۔ میر احمد علی ۲۱،

عصمت اللہ بن اعظم بن عبدالرسول سہارنپوری ملا ۵۵،
عصمت اللہ بخاری ۱۰،
عطاء اللہ بن فضل اللہ جمال الحسینی ۷۶،
عطاء اللہ کروستانی ۴۵،
عطار خواجہ فریدالدین ۴۰، ۷۳،
عطیات حب ۳۸،
عظیم الدین شاہ قادری ۲،
عظیم الدین محمدؒ ۱۵، ۱۳۸، ۱۴۲،
عقائد اسلام ۱۱۷،
عقائد جامی ۱۱۷،
عقائد دیلمیہ ۱۰۴، ۱۰۹،
عقائد نامہ ۱۶، ۱۴۴،
علاء الدین۔ سید ۳۹،
علم الاقوام ۱۵۱، ۱۵۲،
علیؓ (حضرت) ۲۶، ۷۴، ۸۸، ۱۰۰،
علی اختر سید ۱۳۵، ۱۳۶،
علی اکبر مودودی ۱۰۰،
علی بن حسام الدین۔ متقی ۹۷،
علی محمدؒ ۴، ۵، ۱۱۲،
علی محمدؒ۔ سید ۲،
علی نامہ ۷۱،
علوم انسانی ۲، ۳۴،
علوم طبعی ۲۴، ۳۱، ۱۴۷،
عمدۃ الامراء ۱۰۱،
عمرؓ (حضرت) ۴، ۷۷،
عنایت احمد ۱۳۴،
عنایت العلی محمدؒ ۱۱۳،
عنایت اللہ۔ شیخ ۶۰،
عنایت جنگ بہادر ۱۲، ۱۶، ۲۰، ۲۹، ۴۸، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۱۵،
عنایت شاہ ۱۸،
عنصر دوم بیدل ۱۰۹،
عنصر سوم " ۱۱۰،
عیشی طالب علی خاں لکھنوی ولد علی بخش خاں ۴۰، ۷۴، ۸،
عین مقصود ۸۷،
عین القضات ۱۳۰،

(غ)

غازی۔ ضامن علی۔ مرزا ۱۰۶، ۱۰۷،
غالب مرزا اسد اللہ خاں ۸۹،
غزالی امام ۹۷، ۱۲۴، ۱۳۵،
غزلیات ذکا ۸۹،
غزلیات شائق ۱۴۷،
غزنین ۱۱۲،
غلام احمد ۵۳،
غلام نبی خاں ۷۹،
غلام حسین ۲، ۱۲۱،
غلام حسین بن زین العابدین ۴۸،
غلام حسین خاں ۱۰۱،
غلام دستگیر ۲۷،
غلام رسول خاں (نواب) ۵۳،
غلام علی ۳۱، ۶۰،
غلام علی میر ۱۲۰،
غلام نقشبند شفیعی ۱۵۰،
غواصی (ملا) ۹، ۷۱،
غوث اعظمؓ۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ۱۰، ۳۹، ۸۸، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۳۹، ۱۴۰،
غوث محمدؒ گوالیاری ۴۰،
غوثی ۲۶،

غیاث الدین (کاتب) ابن شیخ امام الدین ۱۸، ۷۹، ۸۰، ۸۶، ۸۸،

(ف)

فاروق رض (حضرت) ۸۸،
فاضل ۱۸،
فاطمہ رض (حضرت) ۹۸،
فائقض (فائز) ۲۶،
فتح اللہ ابن احمد ابن محمود ۴۷،
فتح۔ فتح اللہ بیگ ۱۴۷،
فتح خاں افغان سودی ۶۲، ۹۳،
فتح شریف بلخی ۶۶،
فتوح الغیب ۱۲۱،
فخرالدین باقر علی ۱۰۵،
فخرالدین قادری سید شاہ حنبلی ۱۱۴،
فخرالدین محمد ۱۰۷،
فخرالدین میر ۱۳۱،
فخرالدین میر ابن میر غلام حسین ۱۲۱،
فخر اللہ خاں محمد ۹،
فدا ۶۹،
فدا الدین ۳۵،
فدائی ۶۶،
فدوی علی خاں سید ۲۹،
فراست نامہ ۱۳،
فراق حکیم ثناء اللہ خاں دہلوی ۱۳۰،
فراق۔ خواجہ بہادر حسین لکھنوی ۴۰/۴،
فرض الصلوات ۴۵،
فرخ آباد ۱۲۲،
فرہنگ بہار دانش ۱۲۳،
فرہنگ رشیدی ۱۲۲،
فریدالدین احمد شیخ ۴۸، ۶۹،
فرید شکر گنج شیخ ۴۴،
فرسنامہ ۸۵،
فرشتہ ابوالقاسم ۱۱۱،
فضل علی ۱۲۲
فضل علی شفائی خاں سید ۱۱،
فقیر اللہ فقیر ۲۲،
فقیر محمد خواجہ ۴، ۵،
فقیر محمد ۱۴،
فقہ ہندی ۱۷،
فوائد چہل کاف ۳۸،
فوائد ضیائیہ ۱۳۴،
فیض احمدی ۱۲۹،
فیض اللہ بن سید عبدالوہاب قادری ۶۶، ۶۷،
فیض بخش (جہاز کا نام) ۶۶، ۶۷، ۶۸،
فیض جاری ۲۶،
فیض حسین لکھنوی ۹۰،
فیض میر شمس الدین محمد ۱۵، ۲۳، ۲۹، ۸۹،
فیضی فیاضی ۱۴، ۹۴،
فی الحال شاہ عبدالقادر ۴۰/۳،

(ق)

قادر ۱۸،
قادر بی بی ۱۱، ۳۸، ۵۳، ۱۲۰، ۱۳۷،
قادر بیگ مرزا ۴۰/۳،
قادر حسین ۶۶،
قادر خاں محمد منشی بیدری ۱۲،
قادر علی ۱۲۶، ۱۲۷،
قادر محی الدین محمد ۹۵، ۹۶، ۹۷،
قاسم ۲۵،

قاضی احمد منیر الدین ۱۳۳،
قاضی محمود بحری ۹۷،
قاضی محمود ولد قاضی حسن اللہ ۴۸،
قانونچہ بہرہ بخش ۴۰/۱،
قدرت اللہ شاہ قادری، سید ۴۰/۳،
قدرت اللہ عارف باللہ، سید ۴۰/۳،
قدسی ۳۵،
قرآن شریف ۴۰/۴، ۴۵، ۵۰، ۹۶، ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۳۷،
قصائد نعت و منقبت ۲۰،
قصائد ہدایت ۲۱،
قصہ اکبر ۵۲،
قصہ بادشاہ روم ۲۸،
قصہ بہرام گور ۵۳،
قصہ جولاہے کا ۱۴۰،
قصہ دائی حلیمہ ۳۸،
قصہ رسیا ۲۵
قصہ سیاہ پوش ۲۵،
قصبہ گڑھ مکتیسر ۴۹،
قصص الانبیاء ۲۹،
قصیدہ یحییٰ نادر بن شفیق ۲۶،
قصیدہ معجزہ ۲۵،
قطب الدین احمد ابن محمد اسحٰق بلگامی ۳۰،
قطب الدین منشی محمد ۱۴،
قطب الدین۔ خواجہ بختیار کاکی ۱۱،
قطب الدین رازی ۲۷،
قطب الدین شیرازی ۳۷،
قطبی ۳۷، ۹۰،
قلونج۔ خواجہ اسد اللہ آفتاب الدولہ ۴۰/۴
قمرنگر ۸، ۵۳،
قواعد احمدی ۱۲۸،
قواعد فتحیہ ۹۶، ۹۷، ۹۸،
قواعد عثمانیہ ۱۳۳،
قواعد فارسی ۱۲۲،
قوت لایموت ۱۱، ۲۲،
قوی الاسلام عباسی بدایونی محمد ۱۳۴،
قیامت نامہ ۱۶،

(ک)

کارستان ۳، ۱۳۳،
کاشفی۔ ملا حسین واعظ ۵۹،
کاظم علی ۹۰
کافیہ ۱۳۴،
کتاب ادویات ۹۱،
کتاب الحکم العطائیہ ۱۵،
کتاب الطریقۃ ۱۰۸،
کتاب فقہ ۴۵، ۵۰،
کتاب غیر و مدح پیر دستگیر ۱۲۳،
کرامت غوث اعظم ۱۳۹،
کردار علی شاہ قادری ۱۲۵،
کرمانی۔ شاہ نعمت اللہ حسینی ۶، ۷،
کرنول ۸، ۵۳، ۷۰، ۹۵، ۱۲۹، ۱۲۷،
کریم الدین ۵۹،
کریم اللہ قادری سید ۵۹،
کسب تجارت ۲۳،
کشف الخلاصہ ۲۶،
کفایت الاسلام ۲،
کلکتہ [illegible]
کلام المتقی ۱۴۸،
کلام صوفیا ۴۴،
کلام غیر ۱۳۲،

کلام نعتیہ ۱۴۷،
کلام انور ۴۹،
کلام ہندی ۹۱،
کلیات ایمان ۲۷،
کلیات سودا ۲۳،
کلیات کاظم ۹۰،
کمال الدین مجرد بیابانی ۳۹،
کمال یار جنگ مرحوم۔ نواب ۱۲۳، ۱۲۴،
کمتر۔ قادر علی ۸۲،
کلمۃ الحقایق ۲۱، ۲۲،
کنز الدقایق ۵۰، ۹۲،
کنور دھیندر کرن قصہ ۴۹،
کنول کرن ۹۴،
کوک شاستر ۵۲،
کوکب۔ مرزا مہدی خاں ۳، ۴، ۹، ۱۳، ۲۰، ۲۴، ۳۱، ۴۳،
۳۴، ۱۴۱، ۱۴۷،
کہانی چنیز مکت ۱۷،
کھمم ۱۱۶، ۱۳۱،
کبیر داس کا بیتھ سکینہ ۵۲،

(گ)

گدہ گمیتشر ۱۷، ۲۲،
گلبرگہ شریف ۴۳، ۹۱، ۱۲۳، ۱۴۲،
گل حسینی محمد ۸۰،
گل چمن لوا ۱۳۶،
گلدستہ محسنی ۱۴،
گلزار ابراہیم ۱۰۷،
گلزار شفیق ۴۱،
گلستان ۱، ۳۵، ۹۵، ۱۰۷، ۱۳۸،
گلسر نامہ خاتون جنت ۲۴،

گلشن عشق ۷۱،
گنڈ ہیالال۔ لالہ ۱۲۳،
گولکنڈہ (قلعہ) ۴۵، ۷۱، ۱۰۱، ۱۱۱،
گونڈپلی ۳۰،
گھانسی رام ۲۰،
گھن پور (حیدرآباد دکن) ۱۷،
گیتا ۴۲،

(ل)

لالہ چند ۱۲۳،
لاہور ۴۰/۱
لچھمی پرشاد لالہ ۱۷،
لار۔ محمد سید ۶۰،
لطف الدین محمد ۹۵،
لطیف۔ شیخ ۳۰،
لعل خاں محمد ۹۸،
لکھنو ۴۰/۴،
لمعات ۱۱۱،
لوائح ۵۸، ۱۲۲،
لیلاوتی ۹۴،

(م)

ماژندران ۴۵،
مانک پور ۱۴،
مناقب عادل ۳۸،
مناقب غوثیہ ۷۷،
مثلث روحی و دیگر مصنفین ۸۸،
مثنوی ضیاء دکن ۳۲،
مثنوی نادر ۱۹،
مثنوی معنوی ۹۲،

مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی ۱۳۸،
گارزانی
محبوب طبی ۱۱۳، ۱۱۴،
مجمع الاشعار ۳،
مجموعہ فضائل ۱۳۶،
مجموعہ قطبی و میر ۳۵،
مجموعہ قواعد خوش نویسی ۴۶،
مجموعہ کلام شعرائے عالی مقام ۳۸،
مجموعہ مستزاد ۴۰،
مچھلی بندر ۱۰۶،
محامد حمادیہ ۱۱۴،
محب اللہ ولد منشی خواجہ علی ۱۴۴،
محبوب احمد علی قادری سید ۱۴۳،
محبوب القلوب ۲۷، ۶۴،
محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ۱۱، ۶۶، ۶۴، ۷۷، ۱۲۱، ۱۳۲، ۱۴۴،
محتشم کاشی ۴۶، ۱۱۸،
محسن الملک ۱۵۲،
محسن مصطفیٰ آبادی، محمد ۱۴،
محمد آباد ۳/۴۰، ۱۰۸، ۱۱۰،
محمد اسمٰعیل ۹۵، ۹۷،
محمد اکرام ۵۴،
محمد الدین شیخ ۳،
محمد باقر حضرت امام ۶۸،
محمد بن عبداللہ ۱۵،
محمد جعفر ۹۷،
محمد حسین جمعدار ۱۵۰،
محمد حسین ولد غلام حیدر ۶۶،
محمد حسین بن حسن نقشبندی حافظ ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۱۲،
محمد حسین الحسینی الحنفی ۴۵،
محمد شاہ بادشاہ ۵۲، ۶۸،
محمد صالح ۹، ۶۰،
محمد غالب ولد عبدالنبی ۸۳، ۸۴،
محمد غوث قاضی ۹۲، ۹۸،
محمد صادق شہابی سعدی قادری ۷۷،
محمد علی ۱۳۶،
محمد علی شاہ (بادشاہ) ۳۵،
محمد قاسم ولد نیر الدین ۵۳، ۵۴،
محمد قاسم منشی ۸،
محمد قلی قطب شاہ ۳۴، ۷۱، ۱۳۶،
محمد کریم ابن شیخ احمد علامہ ۱۰۴،
محمد مراد ۱۲،
محمد معصوم ۱۰۷،
محمد مومن میر ۱۳۶،
محمد یوسف ۷۰، ۱۰۲،
محمود ۴۷،
محمود اللغات (فرہنگ بہار) ۱۲۳،
محمود بخشی میر ۵۱،
محمود حبشی شیخ ۳۸، ۳۹،
محمود شیخن ۱۴۳،
محمود قادری ملک ۱۱۳،
محمود گاواں خواجہ جہاں ۲، ۵،
محی آباد (پونہ) ۱۰۶،
محی الدین ۱۳۱، ۱۳۷،
محی الدین بادشاہ قادری سید ۳۹، ۴۰،
سلطان سالار خوش نما
محی الدین خاں الحسینی ابوالحسن ۵۹، ۱۱۳،
سید محمد
محی الدین خاں قادری غلام ۹،
محی الدین علی عرف میاں قاسم ۱۱۲،
محی الدین غلام ۹۳، ۹۷،

مختار الملک ۱۲۸،
مختار علی میر ۱۱۸،
مخدوم علی خاں۔ محمد ۲،
مخزن اسرار (مثنوی) ۱۳، ۹۳، ۹۵، ۹۸،
مخزن طب قطب شاہی ۴۵،
مدراس ۸، ۲۳، ۳۹، ۸۲، ۹۵، ۱۰۳، ۱۲۶،
۱۲۸،
مدرسہ ۷۳،
مدگل (فلسفہ) ۱۲۵،
مدن سنگھ ولد بھوانی سنگھ ۲۰،
مذہب عشق ۲۲، ۲۹،
مرأت المسائل ۵۰،
مراقبات سلوک ۱۸،
مرتضیٰ نگر ۱۱۶،
مرثیہ محتشم ۴۶،
مرزا ۱۰۵،
مرزا شہسوار بیگ ۱۱۲،
مرزا صفدر علی بیگ ولد مرزا احمد علی بیگ ۴۶،
شیرازی
مرزا۔ محمد مرزا ۲۸،
مرغینانی علامہ ۵۷، ۱۲۳،
مرغوب الطبع ۱۱۹،
مرقع دکن ۳۴،
مرقع سخن ۱۲۴، ۱۲۸، ۱۳۴، ۱۴۱، ۱۴۲،
مزاج حکیم مظفر الدین خاں ۳۲، ۱۱۳،
مسائل طبیعی ۹۱،
مستان خاں ۷۲،
مستند محمد سعید مہمند ۴۰/۳،
مسدس اکبر ۳۱،
مسدس برق ۴۰/۶
مسدس عیشی ۴۰/۶
مسکین شاہ ۱۸، ۱۱۰،
مسئلہ وحدت الوجود ۳۶، ۳۷،
مسیح اللہ سید خلف الصدق سید ۷۶،
فصیح اللہ خاں
مشورہ (رسالہ) ۱۵۲،
مشکوٰۃ المصابیح ۶۱، ۵۰،
مصباح الصلوٰۃ ۸۲،
مصر ۱۰۰،
مصطفیٰ نگر ۳۰، ۱۴۵،
مظفر حسین سید ۳۲،
مظفر حسین میر محمد ۱،
مظفر سلطان ۱،
مظہر ۹۰، ۱۰۲،
مظہر الدین خاں محمد بشیر الدولہ ۹۱،
آسماں جاہ امیر اکبر
مظہر جان جاناں مرزا ۲،
معارف ۱۲،
معارف السلوک ۳۰،
معارف النساء ۵۲،
معارف حق ۳۲،
معجزہ خاتون جنت ۱۸،
معراج نامہ ۲۱، ۳۰،
معصومہ بیگم ۴، ۹، ۲۱، ۲۴، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۱۳۱،
معلومات سائنس ۳۳،
معین الدین خاں محمد امانت جنگ ۹۱، ۹۲، ۹۴،
معین الدولہ
معین الدین محمد (کاتب) ۹۲،
مغربی حافظ احمد ابن شیخ محمد ۴۱،
مفتاح الصلوٰۃ ۸۲، ۱۴۵،

مفتی محمد اکرام الدین نبیرہ عبدالحق محدث دہلوی ابن مولوی یوسف الدین البخاری ۱۳۰،
مقام محمود ۴،
مقتول شیخ شہاب الدین ۱۰۴،
مقالہ پارسی ۴۰/۴، 115،
مقدم الصلوٰۃ ۳،
مقدمات لمحات ۱۳،
مقدمہ شرح جام جہاں نما ۱۴۸،
مقیمی ۱۹،
مکاتبات علامی ۵۲،
مکاتیب حضرت خواجہ بندہ نوازؒ ۱۴۲،
مکتوبات در اوصاف روح ۴۲،
مکتوبات سید عبدالقادر جیلانیؓ ۶۷،
مکرز تاں ۲۹،
مکہ ۱۰۰،
مکہ مسجد ۹۵،
مکھن لال ۱۷،
ملا خیالی ۵۷،
ملا محمد الحافظ ولد الشہاب ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹،
ملک محمد العلی ۱۱۱،
ملکاپور (برار) ۸۰،
من جیون ۱۶،
من درپن ۱۶،
من دیپک ۱۶،
من عرفت ۳۹،
من لگن ۹۷،
من موہن ۱۶،
من ہرن ۱۶،
منتخب دیوان سودا ۲۶،
منتخب دیوان صاحبقراں ۲۶،
منتخب دیوان عاشق ۴۰/۱
منتخب دیوان مدینہ ۲۵،
منتخب دیوان نصیر ۲۶،
منتخب کلام خاموشؒ ۱۴۰،
منتخب کلام مقبول وزٹلی ۲۶،
منصور خاں ۸۲،
منظر علی، سید ۱۵۲،
منظومات ہجویہ ۳۱،
منعم ہمدانی اورنگ آبادی ۱۲۱،
منور علی ۱۱۹،
منوہر لعل لالہ ۲۳، ۶۱،
منوہر ہری ۱۲۳،
منہاج العابدین ۸،
منہیات محمد شاہی ۵۰،
موتی لال ولد بہادر سنگھ ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۴۹،
مورک بھجاوے ۲۲،
مولانا روم ۱۱،
مولود نامہ ۲۵، ۸۱،
مولود نبی ۱۳۸،
موسیٰ بن شیخ داؤد۔ شیخ ۵، ۷۰،
موسیٰ بھوسی ۱۰۶،

- - - - - - - - - - - - - - - -

موسیٰ رضا خاں بخشی بادشاہ ۲۱،
موسیو بوسے ۱۰۶،
موہن علی، میر ۹۵،
موہن لعل ۵۴،
موید الاسلام ۱۳۴،
مہادیو کا ارشاد ماتا پاروتی کو ۴۲،
مہا دیوجی ۴۳،

مہا سکرا چارج ۹۴،
مہتق ۸۴،
مہمند محمد سعید خاں ۱۱۵،
مہیسور (میسور) ۶۱،
میاں محمود ۸۹،
میرانی ۲۶،
میراں جی شمس العشاق شاہ ۳۹، ۹۴،
میر امن دہلوی ۲۹،
میر تقی میر ۱۲، ۷۵،
میرٹھ (ضلع) ۲۳، ۴۹،
میر حسن دہلوی ۲۸، ۷۵، ۷۸، ۷۹، ۱۰۶، ۱۱۶،
میر سید شریف ۱۵، ۳۵، ۳۸،
میر عالم سید ابوالقاسم ۷۵، ۱۲۸،
میر علی انصاری جونپوری ۱۲۲،
میر محمد بن ربانی بن دوست محمد ۵۷،
میسور ۴۰/۲، ۵۵، ۷۵، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰،
میکش منشی سورج بھان ۹۰،

(ن)

ناسخ. شیخ امام بخش ۲۷،
ناصر الدولہ ۱۱۲،
ناصر جنگ ۳۰/۱،
ناصری حکیم ۱۱۳،
ناظم. یوسف علی خاں نواب رامپور ۹۰،
نفحات الانس من حضرات القدس ۱،
ناگپور ۶۴،
نام حق ۱۴۵،
نان و حلوا ۱۴۵،
نامہ حضرت سلطان یا (سراج المومنین) ۸۱، ۸۲،
نامہ علی ۱۷،
ناگور ۱۳۸،
نامی عزیز الدین خاں مستقیم جنگ ۱۰۱، ۱۰۳،
نثار علی بخاری سید ولد سید اعظم بخاری بریلوی ۴۰/۲
نجم. نجم الدین ۱۳۸،
نجم الدین شہاب عبداللہ ۵۸،
نسخہ بحران ۱۲،
نسخہ کھوڑا چولی ۱۱۴،
نشاط العشق ۳۹،
نصاب العارفین ۱۱۶،
نصائح خواجہ عبداللہ انصاری ۱۰۴،
نصرتی ۷۱،
نصیر الدین چراغ دہلوی خواجہ ۴۴، ۴۷،
نصیر الدین خواجہ طوسی ۱۴۹،
نصیر الدین عبد المومن سمرقندی ۵۶،
نطق. حافظ محمد علیم اللہ ۱۱۳،
نظام الملک ۱۱،
نظام الملک طوسی ۶۷،
نظام الدین حسین میر ۱۰،
نظام علی خاں بادشاہ ۷۵،
نظامی گنجوی ۱۳، ۹۴، ۹۵، ۱۰۲،
نظامیہ (مدرسہ) ۴۹،
نظم النور ۲۹،
نعمت اللہ ۱۸،
نعمت اللہ بنی اسرائیل ۵۳،
نفس رحمانی ۵،
نقوش و تجلیات ۱۲۷،
نکات الواصلین ۱۳۹،
نگارین نامہ ۳۱،

نل دمن ۱۴،
نوربہار عشق ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳،
نورالدین نعمت اللہ کرمانی ۷،
نوراللہ احراری محمدؒ ۶۵،
نوراللہ قاضی سید علی محمد الحسینی القادریؒ ۳،
نور اسلام ۸۶،
نورالقلوب ۱۲۲،
نورس نامہ ۵۴،
نورنامہ ۱۸، ۸۳، ۹۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۰،
نوری (شاعر) ۱۵۰، ۱۵۱،
نوسرہار ۲۴،
نوشیروان (شہنشاہ ایران) ۶۷،
نہال چند لاہوری ۲۳، ۲۹،

(و)

واجد علی شاہ ۴۰/۴، ۴۰/۸، ۲۸، ۳۵،
واحد باری ۲۵،
واحد قاضی محمدؒ ۱۳۷،
واعظ ۸۷، ۸۸،
واسوخت آباد ۴۰/۵،
واسوخت بسمل ۴۰/۹،
واسوخت جان ۴۰/۵، ۴۰/۹،
واسوخت رند ۴۰/۴،
واسوخت خلق ۴۰/۴،
والا جاہ آباد کرناٹک ۶۹،
والہ ۹۰،
وجود رسالہ ۴،
وجدی۔ شیخ وجیہ الدین ۱۶، ۳۰، ۱۱۵، ۴۰/۸،
وجہی ۶۱، ۷۷،
وحید الدین محمدؒ ۱۴،

ورنگل (قلعہ) ۱۱۳،
وزیر الدین خاں فرزند فیاض الدین علی خاں ۵۶،
وزیر شریف ۱۰۰،
وصایا ۱۱،
وصایائے عبداللہ انصاری ۶۷،
وصایائے نوشیروان عادل ۶۷،
وفات نامہ ۲۴، ۱۴۴،
وفات نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰، ۲۱، ۴۰/۲
وفات نامہ خاتون جنتؓ ۱۸، ۱۹،
وفات نامہ زہرہؓ ۹۱،
وفائی۔ ابوالقاسم الشیرازی ۱۴۹،
ولی الدین خاں بہادر محمد ابن غلام محمد خاں بہادر منددوزی ۵۸، ۵۹،
ولی اللہ ۱۰۰،
ولی اللہ قادری سید ۵۷، ۱۳۱،
ولی اورنگ آبادی ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۱۰۲،
ولی شاہ نعمت اللہ ۲،
ویلور (جنوبی ہند) ۸، ۱۴، ۷۹،
ویلوری میر ولی فیاض ۲، ۲۴، ۲۷، ۱۱۶،
ونکٹ نرسنگ راؤ ویش پانڈے ۱۴۳،

(ہ)

ہاتف ۱۳۷،
ہادی محمدؒ ۱۷،
ہجویہ نظمیں ۳۰،
ہدایت ۲۱، ۳۱،
ہدایت ہندی ۱۶، ۹۶،
ہدایہ ۱۳۴، ۵۰،
ہدایۂ اولین ۵۷،
ہرات ۴۵،

ہاشمی۔ نصیر الدین ۲۲، ۷۱،
ہشت بہشت ۱۶، ۵۳،
ہفت بند۔ ملا حسن کاشفی ۲۶،
ہمایوں بادشاہ غازی ابوالفتح محمدؒ ۵۲،
ہمدم شیرازی ۵، ۱۵،
ہم رنگ عزیز اللہ اورنگ آبادی ۶۳،
ہمیشہ بہار ۲۸،
ہندوستان ۴۵، ۹۱، ۹۹، ۱۲۲،
ہوم پالم۔ مسٹر ۱۰۰،

(ی)

یادگار غلام حسین ۱۲۶

یعقوب ۷۳،
یعقوب علی فاروقی شیخ ۱۴،
یقین علی شاہ۔ بخشش نور علی شاہ ۱۴۴،
یکرنگ۔ مصطفیٰ افقی خاں ۶۸، ۶۹،
یمن (ملک) ۸۷،
یوسفؑ ۲۲،
یوسف راجو حسینی سید دہلوی ۴۷،
یوسف چشتی شیخ دہلوی ۴۷،
یوسف زلیخا ۷۱، ۸۰، ۱۰۷،
یوسف محمدؐ ۵۶،
یونس (پیغمبر) ۸۶،

Most of them seem to have belonged to royal libraries or were copied for them with great care. Their transcribers must have been great masters of this art. They can be source of pride for any big library for they are very fine specimens of the art of calligraphy.

Most of the books were transcribed by the authors themselves. From among such, those of Mirza Mehdi Khaukab Khurasani, are worth mentioning because they are about a dozen in number. Some are not in the author's own hand but they were transcribed from the original manuscripts by the author, corrected by him or signed by him. One from them, Ishrat Kada-e-Afaq, by Mahraja Chandulal, Shadan (No. 473) is worth mentioning.

Many of the manuscripts are in Khaja Vafa's own hand writing. He was the grandson of the famous grand Vazir of the Deccan and Patron of learning, Khaja-e-Jehan, Mahmood Gawan. These were written in the reign of Abdul Hasan Tana Shah. The following Mss. of this volume are very valuable and rare pieces because they are found nowhere else. One or two copies of a few of them might be available in other libraries. Some of them were transcribed either in the author's own time or in the period just after him.

Nos. 43, 44, 37, 12, 272, 253, 123, 124, 427, 89, 51, 104.

S.M.Q.

The following are the authors of four or more books, whose works have been mentioned in this second volume.

No.	Name of the author.		Mss. Nos.
1.	Prince Dara Shikoh	..	31, 35a and b, 194, 399
2.	Mirza Abdul Qadir Bedil	..	26, 36, 40, 268, 382, 385
3.	Mirza Mahdi Khan Kaukab	..	13, 34, 47, 96, 119, 168, 183, 184, 185, 471, 472, 489
4.	Wali of Vellore	..	8, 122, 140, 405
5.	Mir Shamsuddin Faiz	..	53a and b, 114, 135
6.	Wajihuddin Wajdi	..	58, 158, 228, 401
7.	Baqir Agah	..	60, 61, 62, 102, 105, 110, 134, 137, 218, 296
8.	Md. Miskin Shah	..	75, 76, 77a and b
9.	Abdur Rahman Bin Abdur Rasul Abbasi	..	233, 234, 236, 237, 238

Some of the manuscripts, are very old. One, Mishkatul Masabeeh (No. 288) is so old that it dates back to the year 737 A.H.

The following manuscripts are also worth mentioning because of their antiquity.

1. Sharh-e-Miftah-ul-Ulum, dated 804 A.H., No. 274.
2. Risala-e-Shahab, dated 907 A.H., No. 279.
3. Nafahat-ul-Uns, dated 923 A.H., No. 1.
4. Kitab-ul-Hikam, dated 944 A.H., No. 56.
5. Yousuf Zalikha, dated 1009 A.H., No. 376.
6. Futuh-ul-Ghaib, dated 1013 A.H., No. 421.
7. Sharh-e-Aqaid-e-Islamiyah, dated 1044 A.H., No. 276.
8. Hashiya by Khiyali, dated 1044 A.H., No. 275.

The following manuscripts are valuable because of their beautiful calligraphy fine paper, decorations and great care with which they were written.

Nos. 250, 260, 268, 271, 280, 281, 286, 287, 290, 296, 388 and 491.

4. The following Mss. have been either the property of or under perusal of Hindu men of letters.

1.	Lala Lachmi Pershad ..	Surma-e-Aghniya ..	26
2.	„ „ ..	Letters of Tulsi Ram ..	27
3.	Bihari Lal ..	Diwan-e-Hafiz ..	415
4.	Tara Chand ..	„ „ ..	415
5.	Manohar Hari ..	Diwan-e-Brahman ..	427

5. The following Mss. of this volume are translations from Sanskrit or old Hindi books.

No.	Book.	Translator.	Mss. No.
1.	Nal Daman ..	Faizi ..	52
2.	Chitar Mukt ..	Zain-ul-Abidin ..	67
3.	Prabodh Chandar ..	Banwali Chand ..	232
4.	Bhagwat Gita ..	Abdur Rahman ..	233
5.	Ausaf-e-Ruh ..	„ „ ..	235
6.	Shri Maha Deo Ka Irshad Shri Krishn Ko ..	„ „ ..	236
7.	Anuman Shatya ..	„ „ ..	237
8.	Bishast and Ramchandar	„ „ ..	238
9.	Shri Maha Dev and Mata Parwati ..	„ „ ..	234
10.	Pemkahani ..	„ „ ..	247
11.	Bikat Kahani ..	Md. Afzal ..	254
12.	Kanwar and Chandar Karan ..	Ahmad Ali ..	255
13.	Salutar-e-Aspan ..	Abdulla Bin Saifi ..	289
14.	Lilawati ..	Faizi ..	357

One of the characteristics of this library of manuscripts is that it has preserved numerous copies of most of the writtings of many great and eminent literary figures.

No.	Scriber.		Name of the book.		Mss. No.
1.	Lala Daulat Rai	..	Persian Diwan of Mir	..	43
2.	Radha Kishan	..	Urdu Diwan of Mir	..	44
3.	Makkhan Lal	..	Chitar Mukt	..	67
4.	Moti Lal	..	Mathnawi Bu Ali	..	69
5.	Ghansi Ram	..	Bhagwat Gita	..	94
6.	Motilal	..	Murakh Samjha de	..	111
7.	Manohar Lal	..	Diwan-e-Wali	..	112
8.	" "	..	Dastur-ul-Imtiyaz	..	113
9.	Moti Lal	..	Zad-ul-Musafirin	..	115
10.	Hemraj Saksena	..	Kulliyat-e-Sauda	..	116
11.	Lala Dula Rai	..	" "	..	148
12.	Makkhan Lal	..	" "	..	148
13.	Akohi Lal	..	Hasanat-ul-Arifin	..	194
14.	" "	..	Wahdat-ul-Wujud	..	195
15.	" "	..	Sawalat-e-Dara Shikoh	..	196
16.	Moti Lal	..	Bikat Kahani	..	254
17.	" "	..	Kanwar & Chandarkaran		255
18.	Lala Manohar Lal	..	Salutar-e-Aspan	..	259
19.	Suraj Bhan Gaud	..	Selected Diwan of Nazim	..	342
20.	" "	..	Selections from Mir and Shahi	..	343
21.	Puran Mal	..	Diwan-e-Brahman	..	427
22.	Tilok Chand	..	" "	..	427
23.	Bhagwati Das	..	" "	..	427

3. The following Mss. of this volume were copied at the behest of the Hindus who had the literary taste.

1.	Lala Durga Pershad	..	Surma-e-Aghniya	..	26
2.	" "	..	Letters of Tulsi Ram	..	27
3.	Maharaja Chandu Lal	..	Qut-e-la Yamut	..	42
4.	" "	..	Tarikh-e-Dakan	..	479
5.	Thakur Madan Singh	..	Bhagwat Gita	..	94
6.	Maharaja Govind Bakhsh	..	Bagh-e-Ibrahim	..	252
7.	Mohan Lal	..	Jami-ul-Qawanin	..	270
8.	Raja Baswa Raj	..	Salutar-e-Aspan	..	289
9.	Babu Gurcharan Sen	..	Gul ba Sanobar	..	169 (b)
10.	Lala Gandhya Lal	..	Qawaid-e-Farsi	..	428

ignorance and prejudice. Free nations instinct with life not only value and appreciate their literary heritage but also endeavour to preserve it. It will, however, require time before we (Indians) assimilate the healthy influences of our newly won liberty. In course of time liberty will foster that breadth of vision and outlook which will enable even those, who constitute the major section of our population, to regard with pride, the great achievements of their ancestors not only in Urdu, their own language, but also in Persian. It will be evident from these pages that this cultural heritage preserved by the Idara is a mirror of national unity and common culture, and that the rich store of knowledge and learning in Urdu and Persian is indebted as much to the Muslims as to the Hindus.

The following Persian and Urdu Mss. surveyed in this volume are written or compiled by only Hindu writers.

No.	Name of the compiler.	Name of the book.	Mss. No.
1.	Lala Tulsi Ram	Letters	27
2.		Bhagwat Gita	94
3.	Nihal Chand	Bakauli	121
4.	" "	(An other copy)	151
5.	Lachmi Narayan	Qasidah	136 (b)
6.	Amar Singh	Qanuncha	213
7.	Hukumat Rai	Gulzar-e-Shafiq	230
8.	Banvali Chand	Prabodh Chandra	232
9.	Sadanand	Dilruba	264
10.	Suraj Bhan	Tauhid-ul-Vujud	343 (b)
11.	Chander Bhan	Diwan-e-Brahman	427
12.	Chandu Lal	Ishrat Kada-e-Afaq	473
13.	" "	" "	474
14.	Nem Chand	Gul ba Sanobar	169 (b)

2. The following books are in the script of Hindu writers. The names of the writers of more than half of the manuscripts surveyed in this volume are not known, otherwise this list would have probably been longer.

The Idara had at first directed its attempts particularly towards the collection and preservation of Urdu Manuscripts. But in the course of this quest, it could luckily acquire some Persian and Arabic Manuscripts also. The steady growth of the library is due mainly to the generous donations and deposits made from time to time by men of taste for oriental languages and literature. Mention has been made of the donors and their donations in the course of the survey under review, and a list of these appears in the Urdu version of the Survey. I must offer my sincere thanks to the donors on behalf of the Idara for their help and co-operation. They will certainly be pleased to know that the Idara has devoted special attention to the proper binding and preservation of the Manuscripts, and it has made them easily accessible to the public.

In view of the fact that this survey has been compiled in accordance with the serial order of the Stock Register, separate lists of manuscripts in each language viz., Arabic, Persian, Urdu and Hindi—have been placed at the beginning in order to cater to different tastes. It will be apparent from a perusal of these that in all 554 Manuscripts have been dealt with, in this volume covering 48 Manuscripts of Arabic, 250 of Persian, 251 of Urdu and 5 of Hindi. There are, however, some Manuscripts, which contain more than one book, and a few others that have been written in more than one language. Manuscripts such as these have therefore been placed in the list of languages more than one.

The Idara also possesses a fairly good collection of Manuscripts in Hindi, Sindhi, Punjabi and other Indian languages. An account of these will appear at some future date in the forthcoming volumes of our survey. It is interesting to note that many of the Manuscripts brought under survey in this second volume are, in some way or other, associated with non-Muslims. These catalogues, therefore, bear ample testimony to the fact that any language and its literary heritage cannot be the exclusive possession of any particular community, caste or creed.

At present some persons adopt an unfriendly attitude towards Persian and Urdu, wrongly assuming that these languages are exclusively associated with the Muslims. Besides treating them with cold indifference, they even want to proscribe them. This narrow outlook is the result of

INTRODUCTION

It was some twenty years back (in 1931) that the Idara-e-Adabiyat-e-Urdu (Institute of Urdu Literature) was established. Its library stocks a wide and varied collection of books which include the latest publications, rare editions, valuable manuscripts, documents, letters and papers of historical importance.

An account of the circumstances relating to the collection of these Manuscripts and the initial efforts made for securing them has been set forth in the Preface to the "Tazkirah-e-Urdu Makhtutat" (Survey of Urdu Manuscripts) published in 1943. This work could not be henceforward continued as the members of the Idara, as well as the compiler, were busy in the arrangements of the All-India Urdu Congress and the Compilation of the Urdu Encyclopaedia.

The march of time culminated into an unprecedented change that swept over the entire land. It was but inevitable that Hyderabad should have been affected by this momentous vicissitude; and the drift of events apparently produced the impression that the Urdu language, nurtured in this soil, would droop and die. At one stage it was even feared that the rich cultural and literary heritage of Urdu literature might fall a victim to the ravages of time. The Compiler was, therefore, prompted to bring under publication, at least, a brief catalogue of the Manuscripts in possession of the Idara.

Now, the lack of time at the compiler's disposal and changed atmosphere do not allow him to continue this work on the lines of the first volume published in 1943 which was designed to supply a detailed account and comparative survey of the Manuscripts. This second volume has been prepared with the intention of giving a brief survey of a fairly large number of Manuscripts involving the minimum of time and labour. In the first volume attention was confined to only 275 such Manuscripts as were composed in old or new Urdu. This survey covers the Manuscripts of four languages, viz., Arabic, Persian, Urdu and Hindi, and this has been compiled irrespective of the subject and language in accordance with the serial order of the library stock register.

Tazkirah-e-Makhtutat

VOL. II

CONTENTS

		Pages
1.	List of Arabic Manuscripts	5
2.	List of Persian Manuscripts	7
3.	List of Urdu Manuscripts	13
4.	List of Hindi Manuscripts	19
5.	Preface	
6.	Descriptive Catalogue	1
7.	Index	153

SABRAS KITAB GHAR, KHAIRATABAD
HYDERABAD-Dn.

PRICE Rs. 5

TAZKIRAH-E-MAKHUTUTAT

VOLUME II

A descriptive Catalogue of Urdu, Persian, Arabic and Hindi manuscripts preserved in the Library of the

IDARA-E-ADABIYAT-E-URDU

Compiled by

Dr. S. MOHIUDDIN QADRI ZORE,

Honorary Secretary,

HYDERABAD-Dn.

1951 A. D.

1370 A. H.

N. S. J. PRESS